صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

مباحثات

بروز جمعتہ المبارک مورخہ 25 ستمبر 1998

(بمطابق 3 جمادی الثانی 1419 ہجری)

جلد 12 | شمارہ 5

سرکاری رپورٹ

مندرجات | صفحہ نمبر

1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ 1

2۔ نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات 3

3۔ اراکین کی رخصت 39

4۔ مسئلہ استحقاق 39

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعہ مورخہ 25 ستمبر 1998ء بمطابق 3 جمادی الثانی 1419 ہجری صبح دس بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، حاجی محمد عدیل مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمْ ہ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمْ ہ

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ہ فَلَمَّاۤ اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ہ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ بِمَاۤ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ہ اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ہ (سورۃ التوبۃ، آیت نمبر ۷۵)

(ترجمہ) اور ان میں سی بعض آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے عہد کرتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے فضل سے عطا فرمائے تو ہم خوب خیرات کریں اور ہم خوب نیک نیک کام کیا کریں۔ سو جب اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دیدیا تو وہ اس میں بخل کرنے لگے اور روگردانی کرنے لگے اور وہ تو روگردانی کے عادی ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کی سزا میں ان کے دلوں میں نفاق پیدا کر دیا جو اللہ کے پاس جانے کے دن تک رہے گا اس سبب سے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنے وعدہ میں خلاف کیا اور اس سبب سے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔ کیا ان کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے دل کا راز اور ان کی سرگوشی سب معلوم ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ تمام غیب کی باتوں کو خوب جانتے ہیں۔

واخر ادعوانا عن الحمد للہ رب العالمین ہ

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بشیر خان۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! پرون زه نه ووم، تاسو نن د سپیکر په کرسئ باندے ناست یئ، تاسو ته مبارکباد درکوم او وایم چه "کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے" چه تاسو هم دلته کښیناستئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا بہت بہت شکریہ لیکن لگتا ہے کہ آپ کی بیماری کی وجہ سے آپ کی یادداشت کمزور ہوگئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کرسی پر پہلے بھی میں بیٹھا تھا۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! ہم نے آپ کو مبارکباد دی اور آپ الٹی بات کرتے ہیں، بڑا افسوس ہے۔ (قہقہے)

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): جناب سپیکر! یہ تو بڑی زیادتی ہے، آپ اپنے الفاظ واپس لیں۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک خان۔

جناب محمد کریم: شکریه۔ پرون جی د کراچئ نه بس راتلو، په هغے کښ څه بلاسټنګ شوے دے او تقریباً یولس کسان زخمیان دی او د څلورو کسانو حالت نازک دے۔ نو مهربانی اوکړئ چه هغوی د پاره دعا اوکړئ چه هغوی صحت یاب شی او کم از کم هغوی د پاره د د دوائیانو او معاوضے اعلان اوشی او د هغوی د علاج اوشی چه صحت یاب شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اورنگزیب خان۔

جناب محمد اورنگزیب خان: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل ایک بزرگ مسلم لیگی رہنما، سردار شوکت حیات وفات پا گئے ہیں۔ وہ ہمارے بزرگوں کے بڑے اچھے دوست تھے تو استدعا ہے کہ ان کیلئے بھی دعا کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب! آپ دعا کیجئے سردار صاحب کیلئے۔ سردار صاحب کی ہمشیرہ ہمارے اس ایوان کی ممبر بھی رہ چکی ہیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی۔)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں جناب ہمایون سیف اللہ سے استدعا کرونگا کہ وہ اپنا سوال نمبر 503 پیش کریں۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی: پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Deputy Speaker: No point of order during the Questions' Hour.

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

* 503 _ جناب ہمایون سیف اللہ خان: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(ا) صوبہ سرحد کے کتنے سینیٹرز، ممبران قومی اسمبلی، ممبران صوبائی اسمبلی، گریڈ 21 اور 22 کے افسران کے زیر استعمال ایسی گاڑیاں ہیں جن پر کسٹم ڈیوٹی ادا نہیں کی گئی، تفصیل بتائی جائے۔

(ب) اگر مذکورہ گاڑیوں کی تفصیل صوبائی حکومت کے پاس نہ ہو تو مذکورہ تفصیل تحقیقاتی ایجنسیوں، پولیس، آئی ایس آئی، آئی بی یا کسٹم انٹیلی جنس سے فراہم کی جائیں تاکہ احتساب کا عمل باقاعدہ شروع کیا جاسکے؟

جناب پیر محمد خان (وزیر آبکاری و محصولات): محکمہ سنٹرل ایکسائز و لینڈ کسٹم حکومت پاکستان پشاور سے وصول شدہ اطلاع کے مطابق کسی ممبر اسمبلی، سینیٹر یا سینیئر افسر کے زیر استعمال ایسی کوئی گاڑی نہیں ہے جس پر کسٹم ڈیوٹی ادا نہ کی گئی ہو، تاہم عام شکایت ہے کہ بعض ممبران اسمبلی لینڈ کروزر اور اس طرح کی دوسری قیمتی گاڑیاں جو کہ افغان مہاجرین کی فلاح و بہبود کیلئے غیر سرکاری تنظیمیں کسٹم ڈیوٹی ادا کئے بغیر استعمال کر رہی ہیں، یہ گاڑیاں ممبران اسمبلی کے نام رجسٹرڈ نہیں ہیں، ممبران اسمبلی غیر قانونی طور پھر ان تنظیموں کے اتھارٹی لیٹر پر استعمال کر رہے ہیں۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب سپیکر! ہم کسی دوسرے ممبر کے Behalf پر پیش کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، سوال چونکہ ٹیبل ہو چکا ہے، ممبر نہیں ہیں لیکن آپ ضمنی سوال کر سکتے ہیں، سپلیمنٹری کر سکتے ہیں۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: اس سوال کا مقصد یہ تھا کہ اس صوبے میں ایسی کافی گاڑیاں آتی ہیں اور میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں، پیر محمد صاحب اس میں کافی کام بھی کر رہے ہیں کیونکہ اب بھی بہت سی گاڑیاں Custom duty paid نہیں ہیں اور زیر

استعمال ہیں تو اس میں کوئی گول مول سا جواب دیا گیا ہے کہ جی ہاں، کئی گاڑیاں ہیں اور افغان تنظیموں پر ڈال دیا گیا ہے اور سارے ممبران اسمبلی پر ڈال دیا گیا ہے، افسران کا بھی ذکر ہوا تھا لیکن ان کے بارے میں منسٹر صاحب نے یا محکمے نے جواب نہیں دیا تو یہ بھی بتائیں کہ یہ گاڑیاں جو گریڈ 21 اور 22 کے افسران کے پاس ہیں، ان کی بھی ذرا لسٹ مہیا کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ یہ سوال جو کیا گیا ہے کسٹم ڈیوٹی کے متعلق، تو میرے خیال میں آنریبل سلیم سیف اللہ خان یہ جانتے ہوں گے کہ یہ پراونشل گورنمنٹ کا سبجیکٹ نہیں ہے، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے حوالے سے اگر صرف پوچھا جاتا تو بہتر تھا۔ یہ سوال بہتر تھا کہ قومی اسمبلی میں پوچھا جاتا لیکن ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے حوالے سے وزیر صاحب جواب دیں تو مہربانی ہو گی۔

وزیر آبکاری و محصولات: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر! ہمایون سیف اللہ خان صاحب نے یہ سوال کیا ہے، سلیم سیف الله خان صاحب ضمنی سوال اوکړو د هغوی په خانے۔ خبره هم دغه ستاسو ده چه کوم د کسټم سره متعلق سوالات دی، هغه پکار دی چه په قومی اسمبلئ کښ اوشی یا سینیټ کښ اوشی۔ زمونږ سره چه کوم د صوبائی ټیکسز تعلق دے نو د هغے متعلق پکار ده۔ بیا هم محکمے د کسټم یوه چټهئ هغوی رالیږلے ده د هغے په حوالے سره، هغه وائی چه په صوبه سرحد کښ د ممبرانو یا د افسرانو سره داسے څه ثبوت نشته چه هغه کسټم پرے نه وی ادا شوے او هغه ګاډے د چا سره وی۔ هسے افواه ده لکه په اخبارونو کښ راغی یا بعض خلق وائی چه بعضے خلقو سره شته نو د هغے څه ثبوت تر اوسه پورے نه دے ملاو شوے۔ بیا هم اوس چه کوم سسټم مونږه د Computerization حکومت شروع کړے دے نو په هغے کښ به دا شے انشاء الله ډیر په آسانه باندے راشی او کوم ګاډے چه کسټم نه وی Paid شوے نو هغوی ته به دغه نه ملاویږی، هغه به په آسانه باندے قبضه شی۔ نو انشاء الله تعالیٰ که چرے لږ ډیر په دے صوبے کښ یا چا سره وی هم داسے ګاډی نو هغه به ډیر په آسانه باندے قابو شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر! آپ کے جواب میں ہے کہ یہ گاڑیاں ممبران اسمبلی کے نام پر رجسٹرڈ نہیں ہیں، ممبران اسمبلی غیر قانونی طور پر ان تنظیموں کے اتھارٹی لیٹرز

استعمال کر رہے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو کیا آپ ان ممبران کے نام بتا سکیں گے کیونکہ اس سے یہ Confusion پیدا ہوتی ہے کیونکہ ہم یہاں تراسی ممبرز ہیں اور ان میں آپ بھی شامل ہیں اور ہم بھی شامل ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر صاحب! اس سوال کے جواب میں واضح ہے، تاہم عام شکایت ہے، عام لوگ کہتے ہیں، ہم نہیں کہتے، محکمہ نہیں کہتا۔ یہاں پر عام شکایت ہے کہ بعض ممبران اسمبلی لینڈ کروزر اور اس طرح کی دیگر قیمتی گاڑیاں جو کہ افغان مہاجرین کی فلاح و بہبود کیلئے غیر سرکاری تنظیمیں کسٹم ڈیوٹی ادا کئے بغیر حاصل کرتے ہیں، تو یہ عام شکایت ہے ------------

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، لیکن آپ کا محکمہ یعنی گورنمنٹ کہہ رہی ہے۔ چاہئے یہ کہ وہ اس کی معلومات کریں۔

میاں افتخارحسین: جناب سپیکر صاحب! دا د سوال جواب نه شی کیدے چه عام خلق شکایت کوی۔ ډیپارټمنټ ولے اوونیل چه نشته؟ پکار دا وه چه د خلقو شکایات په ریکارډ راواستوی۔

وزیر آبکاری و محصولات: خبره دا ده جناب سپیکر صاحب، دا سوال هم د عام شکایت متعلق شوے دے۔ همایون سیف الله صاحب هم څه ثبوت نه دے فراهم کړے۔ که د هغه سره څه ثبوت وی او مونږ ته نے راکړی نو ډیره به ښه شی۔ مونږ به بیا هم کارروائی اوکړو۔ خو هغه هم یو سوال دا کړے دے چه "صوبہ سرحد کے کتنے سینیٹرز، ممبران قومی اسمبلی، ممبران صوبائی اسمبلی، گریڈ 21 اور 22 کے افسران کے زیر استعمال ایسی گاڑیاں ہیں جن پر کسٹم ڈیوٹی ادا نہیں کی گئی"؟ نو محکمه وائی چه "محکمہ سنٹرل ایکسائز و لینڈ کسٹم حکومت پاکستان پشاور سے وصول شدہ اطلاع کے مطابق کسی ممبر اسمبلی، سینیٹر یا سینیئر افسر کے زیر استعمال ایسی کوئی گاڑی نہیں ہے" خبره خلاصه شوه۔

میاں افتخارحسین: پکار دا دی چه دا وزیر صاحب ایډمټ کوی چه د ډیپارټمنټ والادوئ له غلط جواب ورکړے دے۔ دا خو څه خبره نه ده۔

وزیرمال: جواب نے صحیح ورکړے دے چه ثبوت نشته ---------- (شور)

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات): جناب سپیکر! میں ایک عرض کرتا ہوں کہ میرے خیال میں نہ کوئسچن صحیح طریقے سے کیا گیا ہے اور نہ جواب صحیح طریقے سے دیا

گیا ہے۔ ابھی ہمارے آنریبل ممبر، ہمایون خان صاحب موجود نہیں ہیں لیکن یہ بڑا عجیب سا سوال ہے کہ کون سے ممبر کے پاس Duty unpaid گاڑی ہے؟ تو یہ جو ممبر پر اعتراض کر رہے ہیں تو کوئسچن میں ہی Doubt آجاتا ہے تو محکمہ اس کا کیا جواب دے؟ اخباروں میں یہ چیزیں آجاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اصل میں محکمہ کو یہ جواب دینا چاہئے تھا کہ کسٹم کے حوالے سے ان کے پاس انفارمیشن نہیں ہے۔

وزیر بلدیات: یہ ظاہر ہے کہ انفارمیشن نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بجائے اس کے کہ معزز اراکین شبہات پیدا کریں، میں سمجھتا ہوں کہ محترم وزیر صاحب اپنے سوال کے جواب کا باقی حصہ، جہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ تاثر یہ ہے، وہ Withdraw کر لیں، یہ پیرا Withdraw کر لیں۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: سوال کے آخر میں بڑے واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ "ممبران اسمبلی غیر قانونی طور پر ان تنظیموں کے اتھارٹی لیٹرز پر استعمال کر رہے ہیں"۔ یہ تو انہوں نے آخر میں کہا ہے کہ وہ کر رہے ہیں۔ کون ہیں وہ؟ کون کر رہا ہے؟ ان کا ہمیں بتایا جائے۔

وزیر مال: جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ نہیں ہے، وہی بات آگے چلی گئی ہے کہ Unpaid گاڑیاں استعمال کر رہے ہیں، اگرچہ ایسا نہیں ہے جیساکہ پہلے اس کی تردید کی گئی کہ ______________

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب! آپ کے محکمے میں یہ عام شکایت ہے۔ اگر شکایت ہے تو اس کا ازالہ محکمہ کو کرنا چاہئے، خالی اس کا ذکر کرنا غلط بات ہے۔ سوال یہ ہے کہ محکمہ نے شکایت کا کیا ازالہ کیا؟

وزیر مال: جناب سپیکر صاحب! ازالے کی بات بہت اچھی ہے۔ آپ نے بہت اچھا ضمنی سوال کیا ہے حسب معمول، جناب سپیکر صاحب! ___________

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے آپ کی راہنمائی کی ہے۔

وزیر مال: جناب سپیکر! آپ کا سوال بہت اچھا ہے اور اس کا جواب یہ ہے جی کہ اسی چیز کو ختم کرنے کیلئے Computerization کا سسٹم چالو ہو چکا ہے اور اس میں اس قسم کی ساری گاڑیاں پکڑی جائیں گی اور انشاء اللہ بہت جلد ان کو پتہ چلے گا کہ کون سے ایسے لوگ ہیں اور کس قسم کی گاڑیاں ہیں ان کے پاس تو وہ سب کے سب ہم پکڑیں

گے۔

میاں افتخارحسین۔ جناب سپیکر صاحب! دا خو نے نور Doubt پیدا کڑو۔

جناب بشیر احمد بلور۔ وہ پکڑے جائیں گے تو پکڑے جائیں گے' هغه به دے شره څه چل کوی؟ داسے هر څوک به ګرځی لینډ کروزر کښی او خلق وانی چه راخه او اسمبلئ کښی خبره کوو۔

میاں افتخارحسین۔ پوائنټ آف آرډر۔ دا خو وزیر صاحب نور هم Doubt پیدا کړو چه ډیپارټمنټ زما ټهیک ونیلے دی۔ دوئ وانی چه انشاء الله پته به اولګی چه څوک غله دی، ته اوس غل او بنایه۔

وزیر بلدیات۔ سپیکر صاحب! میاں صاحب میرے خیال میں Misunderstand کر رہے ہیں۔ یہ ممبروں کی بات نہیں کر رہے ہیں۔ یہ تو ہم خود ایڈمٹ کرتے ہیں کہ ہزاروں کے حساب سے Custom unpaid گاڑیاں ملک کے اندر آئی ہوئی ہیں۔ He is not talking about the Members of this House, he is talking about Public in General. یہ Computerization صرف ممبرز کی گاڑیوں کی تو نہیں کی گئی۔ یہ پشاور میں شروع ہو رہی ہے اور By end of December پورے صوبے میں یہ ہو گی اور یہ نئے رجسٹریشن نمبرز' غالباً ان کو بہتر پتہ ہے کہ جب لگتے ہیں تو باقاعدہ ان کے پیپرز کسٹم اتھارٹی سے Verify ہو کر آتے ہیں تو تب یہ نئی Digital computerized نمبر پلیٹ دی جاتی ہے۔

جناب بشیر احمد بلور۔ سپیکر صاحب! زه به دا عرض اوکوم چه وزیر صاحب ډیر زیات پوهه سړے دے او په خپل ډیپارټمنټ باندے ډیر عبور لری۔ دا یوسف ایوب صاحب ولے پاسی او د هغه دومره حمایت اوکړی؟ هغه پخپله پوهه سړے دے، پکار ده چه هغه پخپله جواب اوکړی او مونږ دا وایو چه دا غلط دے۔ دا چه لیکلے ده، دا خبره غلطه ده۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ۔ سر! زما سپلیمنټری دے جی۔ څنګه چه سلیم سیف الله خان اوونیل، دے کښی خو ډیر Clear لیکلے دی آخیره کښی چه "یہ گاڑیاں ممبران اسمبلی کے نام رجسٹرڈ نہیں ہیں' ممبران اسمبلی غیر قانونی طور پر ان تنظیموں کے اتھارٹی لیٹرز استعمال کر رہے ہیں"۔ زه دا تپوس کوم د وزیرموصوف نه چه دا کوم ممبران دی چه دا اتهارټی لیټرز استعمالوی غیر قانونی طور باندے؟ دا د

ما ته او وانی۔

وزیر مال، جناب سپیکر صاحب! دا هیچ چا ستره نشته۔ سب سے پہلے اس کا نفی میں جواب دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آنریبل منسٹر! اس کا حل یہی ہے کہ اس پیرے کو آپ Withdraw کرلیں۔

وزیر مال، جناب سپیکر صاحب! اس میں بات واضح ہے کہ حکومت سے موصولہ اطلاع کے مطابق کسی ممبر اسمبلی، سینیٹر یا سینیئر آفیسر کے زیر استعمال کوئی ایسی گاڑی نہیں ہے۔ بس اس کا جواب یہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، مطلب یہ ہے کہ آپ اس کے ساتھ Agree کرتے ہیں کہ یہ جو پیرا ہے کہ "تاہم عام شکایت ہے" اس کو Withdraw کرلیں۔ شکریہ۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان، جناب سپیکر صاحب! اس سلسلے میں میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ منسٹر صاحب ہمیں ذمہ داری سے بتائیں کہ ان کو کسٹم ڈیوٹی ادا کئے بغیر کوئی بھی گاڑی معلوم نہیں ہے؟ یہ ہمیں ذمہ داری سے بتائیں، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،جناب باز محمد خان صاحب سوال نمبر 505۔

* 505 _ جناب باز محمد خان، کیا وزیر مال صاحب از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ بنوں ڈویژن بننے سے پہلے ٹاؤن کمیٹی سرائے نورنگ (نار چراغ شاہ، نار تاج محمد، نار اکبر خان، نار فقر معصوم، سرکوٹی اور سرٹیٹی وغیرہ) ضلع بنوں میں شامل تھے جنہیں ڈویژن بن جانے کے بعد عوام کی مرضی کے خلاف ضلع لکی میں شامل کر لیا گیا،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کے اس اقدام پر علاقہ کے عوام نے شدید ردعمل کا اظہار کیا تھا اور تا حال ان میں اضطراب پایا جاتا ہے،

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت علاقہ کے عوام کی خواہشات کو مد نظر رکھتے ہوئے مذکورہ علاقوں کو ضلع لکی مروت کی بجائے ضلع بنوں میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، وضاحت کی جائے؟

جناب پیر محمد خان (وزیر مال)، (ا) جی ہاں، ضلع بنوں کو ڈویژن کا درجہ دینے سے قبل مواضعات نار محمد نورنگ، نار سلطان، مقرب خان، نار اللہ، نار میر احمد شاہ، نار چراغ شاہ، نار

اکبر خان ، تختی خیل ،نار محمد سلیمان خیل ،نار فقیر معصوم ،نار تاج محمد ، کل نو مواضعات تحصیل بنوں میں شامل تھے ،بعد ازاں تحصیل لکی مروت کو ضلع کا درجہ ملنے پر بورڈ نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر 14433/Rev vi مورخہ 30-6-92 مذکورہ مواضعات ضلع لکی میں شامل کئے ہیں۔

(ب) اس ضمن میں ایک درخواست ملک بادشاہ گل موضع نار سلطان سرائے نورنگ سے موصول ہوئی ہے جس پر کارروائی خانہ مردم شماری کی وجہ سے مؤخر کی گئی کیونکہ مرکزی حکومت کی طرف سے ہدایات موصول ہوئی تھیں کہ خانہ مردم شماری کے مکمل ہونے تک موجودہ ڈویژن، اضلاع اور تحصیل کی حدودات میں کسی قسم کا رد و بدل نہ کیا جائے ۔خانہ مردم شماری چونکہ مکمل ہو چکی ہے۔ متعلقہ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر سے رپورٹ موصول ہونے پر اس کا جائزہ لینے کے بعد ضابطہ کی کارروائی کی جائے گی۔ رپورٹ حاصل کرنے کیلئے متعلقہ افسران سے رابطہ جاری ہے ۔

(ج) مطلوبہ رپورٹ موصول ہونے پرحسب ذیل کارروائی کی جائے گی۔

جناب باز محمد خان: شکریه، جناب سپیکر ـ محترم سپیکر صاحب! دا چه څه وخت زمونږه ډویژن سن 1993 کښې جوړیدو نو د بنوں او د لکی ضلعے چه جوړے شوے نو د بنوں نه څه نو پنځوار مواضعات هلته لکی ته تلی دی خو هغے باندے د خلقو ډیر اعتراضات وو او Agitation پرے اوشو، روډ Blockade اوشو او حقیقتاً دا دے چه دغه د لکی سره شو نو خلقو ته ډیر زیات تکلیفات شو۔ خصوصیت سره چه لکه هلته چونکه اسلحه خلق ګرځوی نو د 144 پرمټ دے بنوں نه واخلی خو دے لکی نه نه شی اغستے او دا سرائے نورنګ او دا علاقے په داسے Situation کښې هغه دی جی چه بغیر د سرائے نورنګ نه دا علاقے بل طرف ته تلے نه شی۔ سرائے نورنګ او دا علاقے چونکه لکی سره شتے بیا بنوں نه کټ شوے نو دوه پرمټ به دے اخلی او هغه اغستلے نه شی۔ امپورټ ایکسپورټ کښې هم دغه حال دے جی۔ نو زه حو شکریه ادا کوم د پیر محمد خان صاحب جی چه ما ته ئے کوم جواب راکړے دے خو صرف دا به غوارمه جی چه دوئ ما ته به په فلور آف دی هاؤس دا Assurance راکړی چه دا علاقے بیا بنوں سره چه څه وخت خانه شماری او مردم شماری زما په خیال باندے شوے ده چونکه دا زما کوئسچن لړ

مخکښې وو جی، اوس خو خانه شماری هم شوے ده او مردم شماری هم شوے ده جی، که دوئ ما ته په فلور آف دی هاؤس دا Assurance راکړی چه څه وقت نے که د مردم شمارئ ریزلټ نه وی راغلے او دوئ ما ته دا Assurance راکړی چه دا به بنوں سره به شی، زه به ډیر مشکور یمه جی۔

وزیر مال: جناب سپیکر صاحب! آنریبل ممبر، جناب باز محمد خان صاحب چه کوم کونسچن کړے دے، تفصیلی جواب خو راغلے دے۔ دا خانه او مردم شمارئ دا مسئله مرکز سره ده، دلته له رپورټ نه دے راغلے خو بهرحال دے کښې لږه دا یوه مسئله شته۔ کوم خائے کښې نوے ضلع Create شوے دی یا ډویژن وی نو یو خائے نه څه حصه کټ شوے ده او بل سره Touch شوے ده په هغے وجه باندے یو خائے په ضلع کښې آبادی کمه وه، هغه زیاتولو د پاره یا د یو تحصیل آبادی کمه وه، د هغے تحصیل آبادی زیتولو د پاره ------

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز اراکین سے استدعا ہے کہ Questions' Hour میں اگر باتیں نہ کریں تو بہتر ہے۔

وزیر مال: جناب سپیکر صاحب! چه کوم خائے کښې آبادی کمه ده، هغه آبادی د برابرولو د پاره ---------

جناب ڈپٹی سپیکر: خصوصاً میں سی اینڈ ڈبلیو کے آنریبل منسٹر سے استدعا کروں گا کہ اگر وہ سوتے رہیں تو باتیں کرنے سے بہتر ہے۔

وزیر مال: جناب سپیکر صاحب! چه کوم خائے کښې آبادی کمه وی او یو نوے تحصیل جوړیږی نو د یوے آبادئ حصه کټ شی او بلے سره وقتی طور به شی خو بیا هم دوئ چه کوم Observations دی نو د بنوں، د لکی مروت، د دے ضلعو ممبران زه به را اوغواړمه، مونږ به کښینو او په دے به یوه مشترکه فیصله اوکړو لکه چه یوے علاقے یو ممبر غواړی چه دا آبادی دے نه کټ شی او بلے ضلع سره به اوشی او کیدے شی که دغه ضلع ایم پی اے وانی چه نه دا د دے سره شی که د هغه په ضلع اثر پریوخی۔ نو لهذا د Concerned Districts MPAs به زه را اوغواړمه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باز محمد خان صاحب۔

جناب باز محمد خان: محترم سپیکر صاحب! چونکه مونږ ټول دلته موجود یو۔ د

لکی ضلع ممبران او د بنوں ضلع ممبران دلته موجودی جی که چا ته په دے باندے څه اعتراض نه وی --------

جناب ڈپٹی سپیکر، نقیب اللہ خان صاحب! اگر آپ اپنی جگہ پر جائیں۔ آپ کے ضلع کا مسئلہ ہے اور اس میں آپ دلچسپی نہیں لے رہے ہیں۔

جناب باز محمد خان، محترم سپیکر صاحب! چونکه مونږه دلته د لکی او د بنوں، دواړه ضلعو ممبران چه کوم نمائندګی کوی، دلته موجود یو او زما سوال خو تقریباً کال یو نیم کال اوشو چه دلته راغلے دے، نو که چا ته په دے باندے اعتراض وی چه دا علاقے د بنوں سره شامل نه شی، هغه به دلته په فلور آف دی هاؤس اووانی جی او که چا ته پرے اعتراض نه وی لکه ښکاری چه چا ته پرے اعتراض نشته نو زه به یوه خبره اوکومه جی او خصوصیت سره ما ته په دے کښی ډیر زیات تکلیف دے۔ زما حلقه۔59 ده چونکه دا کلی زما په حلقے کښی هم شامل دی جی او اوس زه په دوه DDAC کښی تقسیم شوے یم، د لکی ضلع او د بنوں ضلع جی۔ لکی ضلع ما DDAC کښی تسلیم کوی نه، ما را غواړی هم نه۔ ما یو پریویلج موشن هم درکړے دے، ما تسلیم کوی نه جی او دا علاقے زما څه فرض کړه چه څه ډیویلپمنټل کار وی نو زه کولے نه شم ولے چه دا زما د ضلع نه بهر دے جی۔ ما ته که کپ فنډ فرح کړه چرته راکوی نو زه نه شم کولے۔ بیا چرته څه هغے --------

جناب ڈپٹی سپیکر، باز محمد خان! اس کا ایک تو حل یہ ہے کہ آنریبل وزیر صاحب نے اپنے جواب میں یہ کہا ہے کہ "مطلوبہ رپورٹ موصول ہونے پرحسب ذیل کارروائی کی جائے گی"، تو وہ رپورٹ موصول ہو چکی ہے، نمبر ایک، اگر ابھی تک نہیں ہوئی ہے تو یہ تقریباً بہت پرانی بات ہے باز محمد خان، میں سمجھتا ہوں کہ یا تو یہ ہے کہ آپ کے جن اراکین کا تعلق اس ڈسٹرکٹ سے ہے، وہ وزیر صاحب سے مل لیں یا پھر آپ ایک قرارداد لے آئیں اور متفقہ طور پر یہاں سے پاس کرائیں کیونکہ ان کو اصولی طور پر ایسا لگتا ہے کہ کوئی اعتراض بھی نہیں ہے۔

جناب باز محمد خان، زه خو دغه غواړمه جی چه لکه پیر محمد صاحب ما ته جواب خو داسے راکوی چه اصولی طور باندے دوئ دے سره متفق دی جی۔ اوس لږ ډیر په دے کښی دا فرق راځی چه د لکی ضلع او د بنوں ضلع

ممبران به زه راوغوارم بیا به فیصله اوکړم، د دے سوال د جواب نه دا ښکاره معلومیږی چه د ده د دے سره اتفاق دے۔ که تاسو اوګورئ زما د جز (ج) په جواب کښې نے دا ونیلے دی جی که "مطلوبہ رپورٹ موصول ہونے پرحسب ذیل کارروائی کی جائے گی" او مطلب دا دے چه دوئ دے سره متفق دی جی چه دوئ به دغه کلی هغه ته ورکوی نو اوس لږ ډیر په د غے، پیر محمد خان زمونږه ډیر ښه منسټر دے، جی معمولی غوندے دا فرق راغلے چه نه، زه به نور بیا په دے کښې څه حسب ضابطه کارروائی اوکړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آنریبل منسٹر! یہ "حسب ذیل کارروائی" ہے تو "حسب ذیل" تو کچھ نہیں ہے، حسب بالا ہو تو --------------

وزیر مال، یہ کٹ گیا ہے، یہ "حسب ضابطہ" ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب سلیم خان صاحب۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، جناب سپیکر! میرے خیال میں، یہ سوال چونکہ میں نے ابھی دیکھا ہے، پہلے نہیں دیکھا تھا اور جیسے منسٹر صاحب نے کہا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اگر ہمیں بٹھایا جائے تو اس میں کوئی بری بات نہیں ہوگی اور اگر ہم جو ضلع لکی مروت کے دو ممبر ہیں اور باز محمد خان، ہم بیٹھ جائیں اور یہ نہیں کہ جی میرے ووٹ زیادہ ہو جائیں یا ان کے بلکہ جس میں عوام کو فائدہ ہو تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بس ٹھیک ہے جی، اس سیشن کے دوران ہی آپ معزز ممبران کو بلا لیں اکھٹے اپنے دفتر میں یا یہیں اسمبلی میں۔

میاں افتخارحسین، جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر، په پوائنټ آف آرډر باندے یئ؟

میاں افتخارحسین، په پوائنټ آف آرډر یم جی، ځکه چه دا مسئلے زما، زه پخپله -------

جناب ڈپٹی سپیکر، تاسو بیا خپل یو کونسچن ورکوئ اسمبلی ته۔

میاں افتخارحسین، نه جی، د دے مسئلے سره ده، دا Confusion پیدا کوی۔ ښکاره خبره وی چه یو ووټر د دوئ سره دے صرف د ضلع په هغه علاقه باندے پروت دے نو هغه د عوامو د حقوقو د پاره وائی چه ما ته د اجازت

راکړی چه زه هلته فنډ استعمالوم یا نے ما سره شامل کړئ- دا مسئله چونکه ما ته هم ده خکه زه دا خبره کوم که داسے Decide شوه نو د دے مسئلے واضحه پوزیشن دے چه دوئ ته د دا اختیار ورکړی چه خپلو خلقو سره چه د دوئ په حلقه کښ دی، هغے کښ به کارکوی یا د دیخوا راواړوی۔

Mr . Deputy Speaker: Janab Haji Bahadar Khan Sahib , MPA , to please ask his Quesiton No. 631.

* 631 _ حاجی بہادر خان، کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ جندول سب ڈویژن میں حالیہ زلزلے سے ایک شخص جان بحق اور کئی مکانات منہدم ہوگئے تھے۔

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت نے متاثرہ خاندانوں کی مالی معاونت کی ہے' اگر نہیں تو آیا مالی امداد دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب پیر محمد خان (وزیر مال)، (ا) جی ہاں، تفصیل نقصانات بمطابق رپورٹ ڈپٹی کمشنر دیر مندرجہ ذیل ہے:۔

(۱) اموات: ایک۔
(۲) زخمی ایک۔
(۳) منہدم کچے مکانات جزوی طور پر۔ ایک سو تین۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت صوبہ سرحد نے حال ہی میں یعنی سال 98-1997 کیلئے سیلاب اور زلزلے کے نقصانات کی مد میں کمشنر ملاکنڈ کو فنڈز مہیا کر دیئے ہیں جس سے مقامی انتظامیہ قانون کے مطابق متاثرہ لوگوں کو امداد مہیا کرے گی۔

حاجی بہادر خان، شکریه، سپیکر صاحب- جناب والا! دا زمونږ په علاقه کښ ډیره زیاته زلزله شوے وه او یو خل نه، دوه خل شوے ده- ما دوه سوالونه ورکړی دی، په دے کښ یو راغلے دے- دوئ پکښ یو کس لیکلے دے چه یو کس مړ دے او یو کس زخمی دے او یو کس بل مړ دے او زه د منسټر صاحب په نوټس کښ راولم چه دوه دی- خسرو جمالدار ورته وائی په ثمر باغ کښ د هغوی اینګور پکښ مړه ده، دیوال پرے راپریوتے وو- بل دوئ دا تفصیل نه دے ورکړے چه مونږ څومره پیسے لیږلی دی- دوئ لیکلی دی چه مونږ کمشنر ته لیږلی دی- دا تفصیل نے نه دے ورکړے چه کله مو لیږلی

دی او څومره مو لیږلی دی او کله به نے تقسیموؤ؟ منسټر صاحب د زمونږ تا تسلی اوکړی څکه چه دا کورونه هم پکښې وران شوی دی او یقیناً چه ډیر وران شوی وو او لږ نے لیکلی دی یعنی "ایک سو تین" نے لیکلی دی خو زیات وران شوی دی خو بیا هم چه کوم تلی دی نو دا څومره تلی دی او کله تلی دی او کله به نے تقسیموی؟ هغه د دا Surety راکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آنریبل منسٹر پلیز۔

وزیر مال، جناب سپیکر صاحب! دا سوال خو زوږ دے او څکه نے زوږ جواب راغلے دے، د 1997-98 په وخت کښې دا شوے وو او د دے تفصیل راغلے دے۔ اموات خو پکښې یو شوی دے که نورکسان وی نو دوئ د ما ته نومونه راکړی، خو تفصیل دے کښې راکړے دے چه حکومت صوبہ سرحد نے رواں مالی سال کیلئے سیلاب اور زلزلے کے نقصانات کی مد میں مبلغ سینتیس لاکھ روپے دیے ہیں۔ ان نقصانات کو مد نظر رکھتے ہوئے مقامی حکام کے حوالے کئے ہیں جو مقامی افسران نے قانون کے مطابق دیے ہیں۔ دا سینتیس لاکھ روپئ تیر کال دوئ ورکړے دی او په هغے کښې ملاکنډ ډویژن ته باره لاکھ روپئ تلے دی او کوهاټ ته تین لاکھ، داسے پشاور ته پانچ لاکھ، مختلفو ډویژنو ته، کمشنرانو ته تلے دی۔ زما خیال دے که دوئ کمشنر نه خان پوهه کړے وی چه چا ته پکښې نه وی ملاؤ شوے نو هغه د دوئ مونږ ته اوښائی، زما خیال دے ملاؤ شوے به وی۔

جناب نیک عمل خان، پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، There is not point of order, تاسو ضمنی سوال کول غواړئ؟

جناب نیک عمل خان، او جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، د سوال په حواله سره؟

جناب نیک عمل خان، او جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، پلیز۔

جناب نیک عمل خان، دا دوئ لیکی چه ملاکنډ ډویژن ته په دے کښې څه پیسے ملاؤ شوے دی لیکن تر اوسه پورے یوه آنه په چا نه ده تقسیم شوے او نه چا ورکړے دی۔ دا خدائے خبر چه د کومے زمانے سوال دے؟ په دے یو کال کښې

زما په خیال کښې ډیره زلزله هم شوے ده، بارانونه هم راغلي دي، کورونه هم وران شوي دي، خلق هم مړه دي او یو پیسه نے هم چا له نه ده ورکړے. دوئ څنگه وائی چه دا پیسے مونږ ورکړے دي؟

Mr. Deputy Speaker: Said Ahmed Khan Sahib! you are on supplementary question? آپ سپلیمنٹری کوئسچن کریں گے اسی سوال کے حوالے سے؟

جناب سید احمد خان: جی ہاں۔ جناب سپیکر! گزشتہ سال چترال کے تین گاؤں یعنی زئی، پورات اور چارول میں زبردست سیلاب آئے تھے جن میں کچھ لوگ بھی مر گئے تھے اور کافی لوگوں کی زمینیں اور فصلیں تباہ و برباد ہوگئی تھیں تو اس سلسلے میں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن نے کیس بنا کر آگے صوبائی حکومت کو بھیجا تھا لیکن ابھی تک ان لوگوں کو کوئی امداد نہیں ملی تو میں وزیر صاحب سے ------------

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر! آپ توجہ دے رہے ہیں کہ سیلاب کی وجہ سے جو تباہی ہوئی ہے ------------

جناب سید احمد خان: تو میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس سلسلے میں حکومت کچھ کرنا چاہتی ہے یا نہیں، حکومت ان لوگوں کو امداد دینا چاہتی ہے یا نہیں؟ حالانکہ زئی گاؤں کو آفت زدہ بھی قرار دے دیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں کچھ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان صاحب! تاسو څه وئیل؟

حاجی بہادر خان: جناب! دا مے عرض کولو چه ما خو د جندول سب ډویژن کونسچن کړے دے، ما ته د دوئ دا پته اولگوی چه د دوئ پکښې څومره رسی۔ دا څومره پیسے تلے دي او کله به نے ورکوی؟ چه دا Surety راکړی چه کله به نے ورکوی نو زه خو د دوئ نه تپوس کومه۔ ما ته خو علم نشته۔ د دے یو که یو نیم کال اوشو ---------

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر پلیز۔

وزیر مال: جناب سپیکر صاحب! ما خو مخکښې هم عرض اوکړو چه دا د تیر کال کونسچن دے او مسئله هم دوئ د تیر کال چھیړلے ده۔ د دے کال هغه کښې له پیسے نه دي ملاؤ۔ د تیر کال په هغے کښې دوئ ما ته چه کوم رپورټ راغلے دے او تاسو ټولو ته او دوئ ته ورکړے شوے دے، غالباً په هغے کښې

ملاکنڈ دویژن کمشنر ته باره لاکھ روپئ لیږلے شوے دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا انفارمیشن مونږ سره نشته جی۔

وزیر مال: تاسو سره نشته؟ زما خیال دے چه Mover سره به وی، د چا چه کونسچن وی غالباً هغوی سره به وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شو۔

وزیر مال: په دے کښ ----------

حاجی بهادر خان: نشته سر۔

وزیر مال: نشته؟ ښه، په دے کښ پی اے ملاکنډ ته چالیس هزار روپئ ورکړے شوے دی۔ د ضرورت مطابق خبره ده، چه چا ته کوم ځائے کښ ضرورت وو ----------

جناب محمد شعیب خان: دا دوئ چه وائی چالیس هزار روپئ پی اے ملاکنډ ته ورکړے شوے وے هغه خو ډیره زړے وے او په هغے چه کومے نخرے شوے وے، هغے نه تاسو خبر نه یئ بیا جی؟

وزیر مال: نو خو هغه زوړ سوال دے کنه۔ سوال هم هغه زوړ دے۔

جناب نیک گل خان: چا ته ملاؤ شوے دی؟ ملاؤ شوے نه دی یو کس ته هم --

وزیر مال: دا د تیر کال سوال دے او په دے کال کښ زلزله نه ده راغلے۔ دا د تیر کال د زلزلے مسئله ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ 98-1997 کا ہے جناب۔

وزیر مال: جی ہاں، گزشتہ سال کا ہے۔ گزشتہ سال، جون سے پہلے کا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گزشتہ سال جون سے پہلے کا ہے تو ایک ریکویسٹ ہے ----------

وزیر مال: تو ابھی جون کے بعد ----------

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، جولائی سے نہیں ہے جناب، یہ پچھلے سال کا ہے۔ پچھلے Financial year کا ہے، تو اس میں آپ کہتے ہیں کہ کمشنر ملاکنڈ کو فنڈز مہیا کئے گئے ہیں بارہ لاکھ روپے ----------

جناب محمد اورنگزیب خان: اس سلسلے میں جناب، میری ایک ریکویسٹ ہے ----------

حاجی بهادر خان: ما جناب، یو عرض کولو چه دا د کمیټئ ته حواله کړی چه د دے پته اولګی ځکه چه ما له خوئے جواب راکړے دے چه مونږ لیږلے دی۔

اوس دا لکه پته نشته دے چه ---------------

جناب ڈپٹی سپیکر: یعنی تاسو د جواب نه مطمئن نه یئ؟

حاجی بہادر خان: نه یم مطمئن، دا د کمیتئ ته دے حواله کړی چه د دے پته اولگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ There is no harm کہ یہ ہم کمیٹی کو بھیجیں کیونکہ یہ کہتے ہیں کہ جو فنڈز بارہ لاکھ روپے کے دیے گئے ہیں، وہ تقسیم نہیں ہوئے ہیں۔ تمام اراکین کا یہ خیال ہے۔ تو اس میں کیا حرج ہے کہ اس کو ہم سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کر دیتے ہیں؟

وزیر مال: ہماری طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے کہ فنڈ بھیجا گیا ہو اور وہاں پر تقسیم نہ کیا گیا ہو تو ہمارا خیال نہیں ہے کہ ----------

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 631, asked by Haji Bahadar Khan, should be referred to the Standing Committee concerned?

(The motion was carried.)

Mr. Deptuty Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 631, asked by Haji Bahadar Khan, MPA, is referred to the concerned Standing Committee. Thank you.

جناب سید احمد خان: سر! میری درخواست ہے کہ میرے سپلیمنٹری کوئسچن کو بھی اس کے ساتھ شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حاجی بہادر خان! آپ کا سوال ہے، 696 ہے۔

* 696 _ حاجی بہادر خان: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ 5/6 مئی 1998 کو جندول سب ڈویژن میں ژالہ باری سے کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی تھیں جس کی وجہ سے کاشتکار سخت پریشان ہیں،

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ متاثرہ علاقے کے زمینداروں کو معاوضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب پیر محمد خان (وزیر مال): (ا) جی ہاں۔

ب) ڈپٹی کمشنر لوئر دیر کی رپورٹ کے مطابق نقصانات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

کل متاثرہ افراد	کھڑی فصلیں و اراضی	اندازاً نقصانات مالیت
1503	15400 ایکڑ 50,000 من گندم۔	-/20,00,000 روپے

کھڑی فصلوں کے نقصانات کے ازالہ کیلئے ریلیف ایکٹ 1958 میں معاوضہ دینے کا کوئی ذکرموجود نہیں ہے۔

حاجی بہادر خان، شکریہ، سپیکر صاحب۔ جناب والا! دا زمونږ په علاقه کښې ژلئ شوے وه، یو آفت راغلے وو او ګلئ شوے وه او په هغے کښې دوئ بودلے دی چه د بیس لاکه روپو نقصان شوے دے تقریباً د غنمو او د موجوده فصل۔ په دے کښې دوئ بیا لیکی چه د معاوضے څه بندوبست نشته دے۔ نو دا زمو درخواست دے چه دا خو د بیس لاکه نه، چه د چالیس پچاس لکهو نه هم زیات شوے دے تقریباً خکه چه هغه ټوله علاقه باندے داسے ګلئ شوے ده چه مال د خوراک هغه ګیا هم پکښې ختمه شوے وه۔ نو د دے داسے څه تسلی بخش جواب د راکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سپلیمنټری دے؟

جناب محمد شعیب خان، دا په بټ خیله او په ملاکنډ ایجنسئ کښې هم دا حال شوے دے او بیا انتظامیه تلے ده او هسے زبانی جمع خرچ ئے کړے دے او اوسه پورے یو پیسه هم نه ده ملاؤ شوے او اوس هم دوئ وائی چه ورکوو نه، اراده نه کوی۔ نو مہربانی د اوکړی وزیر صاحب چه دومره پیسے حکومت فضول خرچ کوی، دغه هم غریبانان خلق دی او کاشتکاران دی نو مہربانی د وکړی چه د دے هم څه اوکړی۔

Mr. Deputy Speaker: Hon'able Najmuddin Khan on point of order?

جناب نجم الدین، نه جناب، ضمنی سوال دے سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی ضمنی سوال۔

جناب نجم الدین، زما عرض دا دے جناب چه دوئ دا لیکلی دی د بهادر خان د سوال د جز (ب) په جواب کښې چه "کھڑی فصلوں کے نقصانات کے ازالہ کیلئے ریلیف ایکٹ 1958 میں معاوضہ دینے کا کوئی ذکرموجود نہیں" زما جی یو درخواست

دے، صرف ستاسو په نوښس کښې راولم چه په نورو خانونو کښې سیلابونه راغلی، هغے ته په هغه ټائم باندے وزیران او حکومت ولاړ وی او خصوصاً په پنجاب کښې، په هغه ټائم باندے هلته معاوضه ادا کیږی لیکن مونږ ته د 1958 ایکټ حواله راکوی چه که دلته څه فصل تباه کیږی، تاسو اندازه واخلئ جی پچاس هزارمن غنم خراب شوی دی د خلقو، بیس لاکھ روپئ نقصانات شوی دی لیکن دلته وائی چه مونږ سره په دے باندے پابندی ده، په نورو خانونو کښې د دے دغه دے، زه د منسټر صاحب نه دا تپوس کوم چه د دے 1958 ایکټ تحت دا په ټول پاکستان پابندی ده او که نه یوازے په صوبه سرحد او بیا خصوصاً په ضلع دیر پابندی ده؟

جناب محمد ایوب خان آفریدی: میرا بھی جناب، اس میں ضمنی کوئسچن ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا بھی سپلیمنٹری کوئسچن ہے؟

جناب محمد ایوب خان آفریدی: جی ہاں۔ سر! میں آپ کا مشکور ہوں۔ آپ نے مجھے پہلے بھی ضمنی سوال کرنے کا موقع نہیں دیا۔ ریلیف ایکٹ کا ذکر اس میں بھی ہے تو میں یہ عرض کروں گا جناب، کہ اگر کسی کا مکان یا فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں، ہم نے کئی دفعہ اس اسمبلی میں یہ کوئسچن اٹھایا اور سوال بھی کیا کہ ریلیف ایکٹ کو Amend کیا جائے۔ کیونکہ اگر دو ہزار یا تین ہزار روپے ملتے ہیں تو دو، تین سال کے بعد ملتی ہیں اور اس سے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یہ پہلا سوال بھی جب آپ سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر رہے تھے تو اس میں بھی میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ ریلیف ایکٹ کو Amend کیا جائے کیونکہ دو یا تین ہزار روپے بہت کم ہوتے ہیں۔ سر! اگر اس سلسلے میں کوئی قرارداد بھی پیش کی جائے تو پھر بھی ٹھیک رہے گا۔ یہ ریلیف ایکٹ 1958 کا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل آفریدی صاحب! کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ آپ کئی سالوں سے یہ بات کر رہے ہیں تو ریلیف ایکٹ میں Amendment آپ 'As Private Member Bill داخل کر دیں۔ شکریہ۔ آنریبل منسٹر۔ ستاسو هم سپلیمنټری کوئسچن دے؟

جناب محمد کریم: او جی۔ زمونږه هم جی په بونیر کښې او خاصکر په چمله کښې دومره گلئ شوے وه ----------

جناب ڈپٹی سپیکر: This is no supplementary question. خبره د دیر ده او تاسو اوس، آنریبل منسٹر، پلیز۔

وزیر مال: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! یقیني خبره ده چه سیلابونه او ګلئ قدرتي آفات چه کله راشي او هغه مقامي خلق متاثره شي نو د هر چا زړه غواړي چه هغوی سره د امداد اوشي۔ دا زمونږ د ټولو د مسلمان په حیثیت او د انسان په حیثیت د انساني همدردي د هر چا په زړه کښې وي چه ---------

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ اراکین اسمبلی دوسرے ممبروں کے حلقوں کے مسائل میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔ اپنی سیٹوں پر نہیں بیٹھے ہیں۔ میں استدعا کروں گا کہ وہ اپنی سیٹوں پر بیٹھیں اور خاموشی سے سنیں۔

حاجی بہادر خان: جناب والا! مونږ خو څه وا نه وریدل، که بیا دوباره منسټر صاحب جواب راکړي خکه چه دلته خبرے کیږي۔ خدائے شته چه که نے آورو۔

وزیر مال: جناب سپیکر صاحب! ما دا خبره کوله چه د هر ممبر اسمبلي په زړه کښې د خپل قوم سره، د خپلے حلقے سره ډیره همدردي وي۔ زما خپلے حلقے سره هم همدردي ده او د خپلے ټولے صوبے سره مو هم همدردري ده او د ټول قوم سره، داسے ستاسو او د دے ټولو ممبرانو او زمونږ د ټولو زړه غواړي چه هر چا ته چه تکلیف رسیدلے وي، هغوی سره د مدد اوشي خو دلته کښې خبره د دے ایکټ ده۔ یوه داسے پابندي ده چه هغه لاسونه تړلے شوے دي زمونږ۔ په ریلیف ایکټ، چه کوم ایکټ په 1958 کښې پاس شوے دے، کښې خالصي دغه چه څوک مړ شي، هغه ته د پیسو خبره شته او د څاروي او میخے او غوا د پاره، د ګډے بیزے۔ خره قچر د پاره پانچ پانچ سو او هزار روپئ دا شته۔ اوس د فصل د پاره چه د چا فصل تباه شي، د هغوی د پاره نشته۔ د چا زمکے تباه شي، د هغوی د پاره نشته۔ زما خپله حلقه هم غرنیزه، دیهاتي علاقه ده او په هغے کښې بار بار سیلابونه راځي، ګلئ پکښې ډیرے کیږي چه دا ورځے زمونږ د پاره، زمونږه په علاقه کښې وریژے ډیرے زیاتے دي، شولے نو اکثر چه ګلئ اوشي نو شولے زمونږه تباه شي، نو قانون کښې نشته۔ دا کوم خبره چه تاسو اوکړه چه تاسو Amendment راولئ --------

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر! میں نے جو آفریدی صاحب سے درخواست کی ہے، تو آپ بحیثیت وزیر، مجھے یاد ہے کہ جب راجہ جارج سکندر زمان وزیر تھے تو آپ نے یہ کہا تھا کہ اس ریلیف ایکٹ میں تبدیلی آنی چاہئے، تو آپ خود Amend کر کے ہاؤس کو پیش کر دیں۔ آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا حل تو یہی ہے۔

وزیر مال: بات تو بہت اچھی ہے جناب سپیکر صاحب، لیکن بدقسمتی سے، آپ ------

جناب محمد ہاشم خان (دیر): جناب سپیکر! یو ضمنی سوال پرے کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ستاسو ضمنی سوال دے؟

جناب محمد ہاشم خان (دیر): ضمنی کونسچن دا دے چه دا اوس ریلیف فنڈ په دے زه نه پوهیږم چه دا خالص د کلئ او سیلاب د پاره دے او که نه چه څوک حادثو کښې هلاک شي؟ زما په تحصیل اندیلزئی دیر پایان کښې هغه بله ورځ گاډے غورزیدلے وو او اتلس کسان پکښې مړه دی او لس زخمیان دی او د هر کور بدنصیبی دا ده چه دوه دوه کسان پکښې مړه دی۔ نو زمونږه ضلع دیر پایان خو بالکل داسے Ignore دے چه هغه د دے پاکستان یا د دے صوبه سرحد څه ضلع نه ده۔ په هر څیز کښې جی مونږه Ignore یو۔ بالا، خو تاسو ملک صاحب، یو منسټر هم یئ، تاسو بالا د پاره کوئ، زه د پایان د پاره خبره کوم۔

حاجی بہادر خان: ما جناب یو عرض کولو۔ زه د منسټر صاحب په نوټس کښې دا راولم چه دے کونسچن کښې ما یو بل کونسچن هم ورکړے وو خو هغه پکښې نه دے راغلے۔ که میزانل راویشتے وو د افغانستان نه او په هغے کښې مال او څه زخمیان شوی وو، هغه پکښې نه دی راغلی نو دا عرض کوم چه کمیټئ ته ئے حواله کړئ چه که د هغے پکښې څه طریقه کار اوشی نو ښه خبره ده۔

وزیر مال: ایکټ کښې لږه مسئله ده جناب سپیکر صاحب ------

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایسا کریں کہ ایکٹ میں جو تبدیلی ضروری ہے تو اس سلسلے میں کام کریں اور اسے اسمبلی میں لائیں اور پھر اس کے بعد آپ کی وہ Proposal کمیٹی کو ریفر کر دیں گے اور وہ دوبارہ آ سکتی ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ یہ اچھا کام ہے اور یہ آپ کریں۔

وزیر مال: ایسا تو کر لیں گے لیکن اس میں لاء ڈیپارٹمنٹ سے بھی بات کرنی ہوگی کیونکہ یہ ویسٹ پاکستان کا ایکٹ ہے -----------

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن آپ اس پر توجہ دیں کیونکہ یہ عہدے بڑے عارضی ہوتے ہیں۔ آپ اس پر توجہ دیں۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: جناب سپیکر! یہ ایکٹ، پیر محمد خان صاحب تو کہتے ہیں کہ ویسٹ پاکستان کا ہے لیکن اس میں دو دفعہ ترمیم کی جا چکی ہے۔ ہم نے بھی کی تھی پھر جارج صاحب نے بھی اس میں ترمیم کی تھی اور اس میں اضافہ کیا تھا تو ان کے پاس یہ حق ہے اور اختیارات بھی ہیں کہ یہ اس میں ترمیم کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی معذوری نہیں ہے۔ جناب فتح اللہ خان میاں خیل صاحب۔ سوال نمبر 698 ہے۔ By the way, آپ فرما رہے تھے کہ آپ ملک سے باہر جا رہے ہیں۔

* 698 _ جناب فتح اللہ خان: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔۔۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان کی چھٹی نمبر 567/89، مورخہ 18-6-1996 کے مطابق ہر قسم کی سرکاری زمین کی الاٹمنٹ پر پابندی عائد ہے؛

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ واضح پابندی کے باوجود سال 1995-96 کو اخونزادہ عنایت اللہ ولد علی احمد جان ہبہ گرندہ نے موضع چودھوان، تحصیل کلاچی، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں سرکاری زمین لوگوں کو کسی طرح منتقل کر دی؛

(ج) مذکورہ غیر قانونی الاٹمنٹ کی منسوخی کے احکامات تاحال جاری کیوں نہیں کئے گئے؛

(د) اگر احکامات جاری کئے گئے ہیں تو ان پر عملدرآمد نہ کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پیر محمد خان (وزیر مال): (ا) جی ہاں، یہ درست ہے۔ یہ پابندی سال 1990 سے لاگو ہے۔

(ب) سال 1997 میں موضع چودھوان، تحصیل کلاچی، ڈیرہ اسماعیل خان کے چند افراد کی طرف سے یہ شکایت موصول ہوئی کہ متروکہ زمین کی الاٹمنٹ پر پابندی کے باوجود موضع چودھوان میں متروکہ زمین الاٹ کی گئی ہے۔ یہ درخواست/شکایت ہم نے اڈیشنل کمشنر ڈیرہ اسماعیل خان کو برائے تحقیقات بھیج دی۔ بعد ازاں یہ انکوائری ڈپٹی کمشنر ڈیرہ اسماعیل خان کے حوالہ کر دی گئی۔ دونوں نے اپنی انکوائری رپورٹیں بورڈ آف ریونیو کو ارسال کیں۔ بعد از معائنہ یہ دونوں رپورٹیں ادھوری پائی گئیں۔ یہ معاملہ ابھی زیر غور تھا

کہ یہ انکوائری محکمہ مال کے کسی ماہر افسر کے حوالے کی جائے مگر اسی اثناء میں وزیر اعلیٰ صاحب صوبہ سرحد سے یہ حکم موصول ہوا کہ یہ تحقیقات وزیر اعلیٰ صاحب کی انسپکشن ٹیم کرے گی۔ ایک ماہ کے اندر یہ رپورٹ موصول نہیں ہوئی کہ جس سے یہ پتہ چلے کہ یہ زمین کس طرح منتقل ہوئی ہے۔

(ج) یہ معاملہ ابھی وزیر اعلیٰ صاحب کی انسپکشن ٹیم کے پاس زیر غور ہے اور جوں ہی انکوائری رپورٹ موصول ہوئی، اس پر ضرور عمل کیا جائے گا۔

(د) فی الحال کوئی احکامات جاری نہیں کئے گئے کیونکہ یہ سب انکوائری رپورٹ کے بعد ہو گا

<u>جناب فتح اللہ خان</u>: جناب محترم سپیکر صاحب! ایک سپلیمنٹری کوئسچن کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے وزیر صاحب نے یہ نہیں بتایا کہ جس زمین کے بارے میں میں نے کوئسچن کیا ہے کہ وہ Evacue property ہے یا نہیں؟ تو یہ پراپرٹی کسی کے نام منتقل نہیں کی جا سکتی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آنریبل منسٹر۔

<u>وزیر مال</u>: جناب سپیکر صاحب! دا جواب دوئ لوستے دے پہ دے (ج) کښې دا یوه مسئله ده چه "یہ معاملہ ابھی وزیر اعلیٰ صاحب کی انسپکشن ٹیم کے پاس زیرغور ہے"، انسپکشن ٹیم کے پاس ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: یہ کب سے ہے؟ کب سے زیر غور ہے؟

<u>وزیر مال</u>: جی؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: یہ پتہ نہیں لگتا کہ یہ سوال کب دیا گیا ہے، جواب کب آیا ہے اور یہ کب سے زیرغور ہے؟

<u>وزیر مال</u>: یہ تو سپیکر صاحب، 1997 کا کیس ہے تو پہلے ڈپٹی کمشنر اور پھر ایڈیشنل کمشنر کو یہ بھیجا گیا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میرے خیال میں آنریبل ممبر کی تسلی تب ہوگی جب آپ بتا دیں کہ یہ رپورٹ کب آئے گی؟ ایک مہینے کے اندر آئے گی، دس دنوں کے اندر آئے گی؟ دو ماہ لگیں گے؟ کیونکہ 1997 سے ایک چیز زیر غور ہے اور 1998 کا سال بھی اب ختم ہونے کو آ رہا ہے۔

<u>وزیر مال</u>: چاہئے تو یہ تھا کہ چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم خود بھیجتے لیکن ہم ان کو Reminder

بھیج دیں گے کہ یہ کیس جس کی انکوائری ہو چکی ہے یا نہیں ہو چکی، تو ہمیں بھیج دیں۔ اس کے بعد پھر ہم اپنی طرف سے کارروائی کرسکیں گے تو اس وقت تک ہم کچھ نہیں کرسکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جناب میاں خیل صاحب! آپ مطمئن ہے کہ ------------

جناب فتح اللہ خان میاں خیل : سر! میں اسلئے بالکل مطمئن نہیں ہوں کہ یہ Question میں نے تقریباً مئی 1997 میں دیا تھا۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ وہ ہاتھ اسمبلی تک بھی پہنچے ہوئے ہیں۔ کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے کہ یہ Question ڈیڑھ سال کے بعد آج فلور پر آیا ہے۔ سر! تو مجھے یہ تسلی نہیں ہے کہ ایک مہینے کے اندر انکوائری کی رپورٹ مکمل ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آنریبل منسٹر! میرا خیال ہے آپ کو واضح جواب دینا چاہئے کہ اس مسئلے کا حل کب نکلے گا؟ اگر رپورٹ کبھی بھی نہیں آتی ہے تو کیا یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا؟

جناب فتح اللہ خان میاں خیل: ایک منٹ، سر۔ سر! ہماری حکومت کا جو موقف تھا، وہ تو یہ تھا اور ہمارے منشور میں بھی یہ تھا کہ ہماری جب حکومت قائم ہوگی تو ہم لوگوں کو سستا اور جلدی انصاف مہیا کریں گے۔ میں تھوڑا سا پچھلی حکومت کو بھی جاتا ہوں کہ سابقہ ایگریکلچر منسٹر، سردار عنایت اللہ خان گنڈاپور نے بھی اسی بارہ ہزار کنال زمین پر اور پھر اس کے بیٹے نے ایک فارسٹ کی زمین پر قبضہ کیا تھا اور شیرپاؤ صاحب کی حکومت تھی تو ثناء للہ خان کے پوائنٹ آف آرڈر پر شیرپاؤ صاحب نے اس پر فوری عملدرآمد کرنے کیلئے حکم دیا اور ایک مہینے کے اندر اندر وہ زمین چھوڑنے پر مجبور ہوگئے (تالیاں) لیکن میں کہتا ہوں کہ ہماری حکومت، جس کا موقف بھی یہی تھا کہ ہماری حکومت آکر لوگوں کو جلدی اور سستا انصاف مہیا کرے گی، ایک سال تک تو میرا اسمبلی میں یہ Question نہیں آسکا، اگر میں ایسی شخصیات کا نام لوں جو اس کے پس پردہ ہیں تو میں بتانے سے قاصر ہوں۔ وزیر اعلیٰ صاحب کا دورہ ڈیرہ اسماعیل تک ہوا تو اس وقت بھی میں نے اور ہماری تحصیل کے لوگوں نے یہ شکایت کی کہ یہ دس ہزار کنال زمین، جس کا ریکارڈ میرے پاس موجود ہے، ایک دن میں، اور ڈپٹی کمشنر کی رپورٹ بھی میرے پاس موجود ہے، انکوائری اس پر ہو چکی ہے، ڈپٹی کمشنر صاحب کہتے ہیں کہ جس دن کراچی سے انتقالات ہو رہے تھے اور ان کے جو اٹارنی پاؤرز دیئے گئے ہیں، ان کے ساتھ گواہوں کے

شناختی کارڈز موجود نہیں ہیں، اس پر کوئی تاریخ موجود نہیں ہے اور یہ تقریباً Forgery کی گئی ہے۔ اس کے بعد اسی شخص نے، میرے کوئسچن جمع کرنے کے بعد 9-6-97 کو، تھانہ چودھوان کی ایف آئی آر موجود ہے 9-6-97 کی کہ اسی شخص نے جس نے یہ دس ہزار کنال زمین اپنے نام منتقل کی ہوئی ہے، ایک ہی Date میں، کوئی 9911mutation نمبر ہے جس کا ریکارڈ میرے پاس موجود ہے، ایک ہی دن میں اس کے نام انتقال ہوئی لیکن اس نے جب یہ دیکھا کہ یہ کوئسچن اسمبلی تک پہنچ چکا ہے تو اس نے پٹوار خانے کا ریکارڈ توڑ کر اس پر ساری کالی سیاہی ڈال دی اور اس ریکارڈ کو جلا دیا۔ اب اگر ایک شخص کی زمین صحیح ہے اور صحیح اور درست ان کے انتقلات ہیں تو کون اپنی زمین کے سابقہ ریکارڈ کو جلا کر اس کو ضائع کرنے کیلئے تیار ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر. آنریبل منسٹر! میرا خیال ہے کہ یا تو آپ قطعی یقین دہانی کرائیں کہ کب تک رپورٹ آئے گی ورنہ پھر میں سمجھتا ہوں کہ مناسب یہ ہے کہ اسے کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی: اس میں ضمنی سوال ہے۔

وزیر مال: جناب سپیکر صاحب! --------

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی: جی سر، اسی میں میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر. آپ اسی زمین کے متعلق سپلیمنٹری کریں گے، اگر آپ کے پاس کوئی انفارمیشن ہے تو پلیز۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی: سر! اس کا جو جز (ج) ہے اور جز (ب) تو کافی لمبا ہے، اس میں یہ تھا کہ یہ صوبہ سرحد سے موصول ہوا ہے، تحقیقات وزیر اعلیٰ سرحد صاحب کی انسپکشن ٹیم کے حوالے کر دی گئی اور وہ ایک ماہ کے اندر رپورٹ پیش کرے گی۔ یہ ایک ماہ کے اندر تو وزیر اعلیٰ صاحب کے حکم پر تھی، جو نہیں ہوئی۔ اب اس کا یہ معاملہ جز (ج) میں ہے جی کہ "یہ معاملہ ابھی وزیر اعلیٰ صاحب کی انسپکشن ٹیم کے پاس زیرغور ہے اور جونہی انکوائری رپورٹ وصول ہوگی تو اس پر ضرور عمل کیا جائے گا" تو سر! ابھی بھی ایک مہینے سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے تو وزیر موصوف صاحب یہ بتائیں کہ یہ کتنے وقت میں اور کب اس پر عمل کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر. آنریبل آفریدی صاحب! یہی بات میں نے بھی کہی ہے۔ آنریبل

منسٹر، پلیز۔

وزیر مال: جناب سپیکر صاحب! چاہئے تو یہ تھا کہ ہم چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم کی رپورٹ تک انتظار کرتے تاہم میرے بھائی ممبران صاحبان اصرار کر رہے ہیں تو میں ایس ایم بی آر سے بھی کہوں گا کہ وہ بھی انکوائری کریں اور جلد رپورٹ پیش کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ دیکھیں، بات یہ ہے کہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے اور میرا خیال ہے، Test case ہے کہ یا تو آپ بتا دیں کہ یہ رپورٹ ایک ماہ کے اندر آئے گی تو آنریبل ممبرز مطمئن ہوجائیں گے یا پھر میرے خیال میں آپ جیسے اچھے نیک وزیر صاحب کو چاہئے کہ یہ کیس سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کریں کیونکہ اگر Un-limited period کیلئے رپورٹ نہیں آتی تو اس ہاؤس میں یہ بات اب چونکہ چھڑ گئی ہے تو اس کو کسی نتیجے پر پہنچنا چاہئے۔

وزیر مال: ہماری طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب! آپ جو موزوں سمجھتے ہیں، ہاؤس جو موزوں سمجھتا ہے، اگر کمیٹی کو بھیجتے ہیں تو بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ---------------

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں خیل صاحب! آپ کا کیا خیال ہے، آپ کا سوال کمیٹی کو ریفر کریں؟

وزیر مال: اگر کمیٹی کو بھیجتے ہیں تو بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر ہاؤس اجازت دے تو میں ایس ایم بی آر کے ذریعے بھی انکوائری کرانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب فتح اللہ خان میاں خیل: میری یہ گزارش ہوگی کہ اسی اسمبلی کے دوران، اس ہاؤس سے میں ریکویسٹ کروں گا کہ یہ بہت اہم ہے اور اسی سیشن کے دوران کیونکہ یہ بہت عجیب قسم کا ایک کیس ہے، جب ہمارے وزیر مال صاحب یہ محکمہ لے رہے تھے تو انہوں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں اس محکمے کو اپنی Choice سے لینا چاہتا ہوں اور جتنی بدعنوانیاں اور کرپشن ہیں، میں یہ ---------------------

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! ------

جناب ڈپٹی سپیکر: ریونیو کمیٹی کے چیئرمین کون ہیں؟

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! چونکہ وہ ٹریژری بنچز کے ایک معزز ممبر ہیں اور بہت Authentic طریقے سے وضاحت فرما رہے ہیں، منسٹر صاحب بھی ایک ایسی شخصیت ہیں

جنہوں نے ہمیشہ حقائق کا ساتھ دیا ہے اور میرے خیال میں اب کسی اور پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا سوائے اسمبلی کی کمیٹی کے، تو میری ان سے درخواست ہوگی آپ کی وساطت سے اور آپ سے بھی کہ یہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور جلد از جلد اس سیشن کے دوران ہی اس کا نتیجہ نکل آئے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔

جناب فتح اللہ خان میاں خیل: کیونکہ سر، اگر ایسا نہ کیا گیا ------------

وزیر مال: کمیٹی کو چاہئے کہ جلد رپورٹ پیش کرے -------

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، OK، ٹھیک ہے۔

جناب فتح اللہ خان میاں خیل: تو اس سے یہ ثابت ہوگا کہ بڑا فراڈ کرنے والا ہمیشہ کیلئے بچا رہے گا کیونکہ وہ انکوائریوں کی زد میں رہے گا (تالیاں) اور اگر کسی نے ایک کنال زمین غلط ہبہ کی ہوتی تو میرے خیال میں آج تک وہ بیچارہ جیل میں ہوتا۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 698, asked by Mr. Fatehullah Khan Mian Khel be referred to the concerned Committee?

(The motion was carried.)

Mr. Deputy Speaker: The Question No. 698, asked by Honourable Member, Fatehullah Khan Mian Khel is referred to concerned Committee. Thank you.

(تالیاں)

بیگم نسیم ولی خان: محترم سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بی بی۔

بیگم نسیم ولی خان: محترم سپیکر صاحب! دے ضمن کښې زه یو خبره کول غواړمه ځنګه چه تاسو ته او ټول هاؤس ته معلومه شوه چه دا ډیره اهمه مسئله ده او د دے د پاره که مونږ دا انتظار کوو چه د اسمبلۍ سیشن خلاص شی او د هغے نه پس د مونږ Meeting راغواړو نو پکار دا دی چه د سټینډنګ کمیټۍ کوم چیئرمین دے، هغوی ته به ریکویسټ اوکړو د اسمبلۍ د طرف نه چه د سیشن په دوران کښې د چهټۍ په یو ورځ باندے Meeting کیږدی او هغوی خپل رپورټ تیار کړی او اسمبلۍ ته ئے پیش کړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ چیئرمین څوک دے جی؟ سیکریټری صاحب! چیئرمین څوک دے د سټینډنګ کمیټۍ؟ Chairman Standing Committee on Revenew, Excise and Taxation کون ہیں؟

جناب محمد اورنگزیب خان: جان محمد خان صاحب ہیں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جان محمد خان صاحب سے ہم گزارش کریں گے اور سیکرٹری صاحب، آپ بھی ان سے ذرا کہہ دیں کہ وہ یہ اجلاس جلدی بلالیں۔ ٹھیک ہے جی؟ سوال نمبر 745؛ جناب افتخار احمد خان مٹہ صاحب۔

* 745 _ جناب افتخار احمد خان مٹہ: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ـــ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ پراپرٹی ٹیکس اور انتقالات فیس کی شرح میں اضافہ ہوا ہے؛

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع چارسدہ کی وہ جائیداد جو موٹروے کی تعمیر کیلئے حاصل کی گئی ہے، اس کی انتقالات فیس کون وصول کرے گا؛

جناب پیر محمد خان (وزیر مال)؛ (ا) جی نہیں، پہلے یہ شرح % 13 تھی جو کہ ڈسٹرکٹ کونسل ٹیکس بحساب % 4، سٹامپ ڈیوٹی بحساب % 4 اور سی وی ٹی بحساب % 5 لاگو تھی اور اب ڈسٹرکٹ کونسل فیس % 2، سٹامپ ڈیوٹی % 2.5 اور سی وی ٹی % 2/5 مقرر ہو چکی ہے۔

(ب) پشاور اسلام آباد موٹروے کیلئے علیحدہ کلکٹر حصول اراضی صوبائی حکوت نے تعینات کیا ہے اور جملہ ایواڈ ہائے بغرض تعمیر موٹروے وہ ہی کر رہے ہیں۔ تاہم ڈسٹرکٹ کونسل ٹیکس کا تعین ہر ایوارڈ میں کلکٹر حصول اراضی نیشنل ہائی وے اتھارٹی کرتا ہے۔ صداقت ایواڈ نمبر 11 مورخہ 98-7-25 و تصحیح نمبر 894 مورخہ 98-8-3 کلکٹر حصول اراضی پشاور اسلام آباد موٹروے NHA پشاور کی نقل لف ہے۔

واضح رہے کہ یہ تعین شدہ رقم بوقت تصدیق انتقال بنام محکمہ متعلقہ بذریعہ تحصیل اور علاقہ متعلقہ وصول کرکے ڈسٹرکٹ کونسل کے نمائندے یا کنٹریکٹر ڈسٹرکٹ کونسل کو ادا کی جاتی ہے۔

جناب افتخار احمد خان: شکریہ، سپیکر صاحب۔ زه خو په دے سوال باندے زور نه اچومه خو منسټر صاحب نه دا يو تپوس کومه چه ټولے صوبے کښں د پراپرټی ټیکس چه دا انتقالات شرح چه کومه ده، دا د ټولے صوبے د پاره دغه شانتے ده که نه؟ بعضے ضلعو کښں لکه اوس چارسده کښں دا شرح د پراپرټی

ټیکس او انتقالات فیس چه کومه ده، دا د مردان په نسبت کمه ده نو زه دا یو سوال تاسو نه کومه چه د ټولے صوبے د پاره هم دا ټیکس دے که نه؟

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آنریبل منسٹر!

وزیر مال۔ او ټیکس خو چه کوم قانون جوړوے، هغه خو د ټولے صوبے د پاره وی، دے کښې وضاحت شوے دے جناب سپیکر صاحب، کوم ټیکس چه مخکښې مقرر وو، 13 % شرح چه وه نو هغه ډسټرکټ کم شو 4 % ته راغے، د سټیمپ ډیوټی داسے کوم چه فیس وو، د سی وی ټی ټیکس، نو هغے کښې هم کمی شوے ده اوس تیر کال پکښې بیا نوره کمی شوے ده۔ نو هغه ټول په دے کښې هغه ریکارډ شته۔ دا Question No, I کښې (ا) جز کښې تاسو اوګورئ جواب، په دے کښې تفصیل شته نو د صوبے د پاره یو قانون دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آنریبل منسٹر! آپ نے جس نوٹیفکشن کا کہا ہے، اس میں وضاحت پوری طرح نہیں ہے ------------

وزیر مال۔ البته بعضے خبرے په ملاکنډ ډویژن کښې لږ هغه شته دلته، دا داسے فرق شته۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آنریبل منسٹر! جس نوٹیفکیشن کا حوالہ آپ کے جواب میں ہے، اس میں وضاحت پوری طرح نہیں ہے۔ آپ کا جواب یہ ہے کہ یہ شرح 13 % تھی جو کہ ڈسٹرکٹ کونسل ٹیکس 4 % اور اسٹامپ ڈیوٹی 4 % اور سی وی ٹی 5 % تھا تو یہ 13 % بن گئے لیکن اور اب ڈسٹرکٹ کونسل فیس میں دو فیصد اسٹامپ ڈیوٹی اور ڈھائی فیصد سی وی ٹی مقرر ہوگئی ہے اور سی وی ٹی بھی ڈھائی فیصد ہے تو یہ جو آپ نوٹیفکیشن کا حوالہ دے رہے ہیں، اس میں تو یہ ہے کہ وہ پہلے ڈیڑھ تھی اور اب اس کو دو کر دیا گیا ہے تو یہ اب کل کتنے Percent ہے؟ پہلے تو 14 % تھی، اب ٹوٹل کتنے Percent ہے ؟

وزیر مال۔ زما خیال دے جناب سپیکر صاحب، ټوټل اوس 7% جوړیږی غالباً۔

Mr. Deputy Speaker: Seven percent?

وزیر مال۔ 7 % جوړیږی، تاسو اوګورئ هغه کښې، هغه 7 % جوړیږی غالباً زه وایم۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ غالباً نہ۔ (قہقہہ)

وزیر مال، نه بتوبتل به نے جمع کړو چه بتوبتل ترے څه جوړیږی؟
جناب ڈپٹی سپیکر، کیونکہ جو نوٹیفکیشن ہے، اس میں صرف ایک بات ہے کہ ڈیڑھ Percent یا دو Percent کیا گیا ہے۔
وزیر مال، اب ڈسٹرکٹ کونسل کی دو Percent، سٹمپ ڈیوٹی 2.5%، سی وی ٹی 2.5 %، 7 % ترے جوړیږی جناب سپیکر صاحب۔

Mr.Deputy Speaker: This is your reply.

وزیر مال، د دے (ا) Written زما خیال دے چه دا جواب دے۔
جناب ڈپٹی سپیکر، افتخار خان!
جناب افتخار احمد خان، دے کښې دا وضاحت نه دے شوے۔ اوس چارسده کښې او د مردان د دے تاسو موزنه اوکړئ چه دا څومره دے؟ یو ضمنی سوال دے، لږ پکښې چه تاسو بیا مونږ ته لږ وضاحت اوکړئ د دے۔
وزیر مال، نه دے کښې ستاسو څه اعتراض دے، هلته کښې زیات اخلی نو هغے تاسو -----------
جناب افتخار احمد خان، لکه دا خو د ټولے صوبے د پاره دے کنه جی۔
وزیر مال، او بالکل۔
جناب افتخار احمد خان، دا خو ټولے صوبے د پاره دے مونږ خو وایو چه ------
وزیر مال، دا خو صوبے د پاره دے، کوم خائے کښې چا زیاته اغستے وی کنه۔
جناب افتخار احمد خان، او جی -
وزیر مال، د هغے مونږ ته تفصیل تاسو اوښایئ، مونږ به ئے پته اوکړو کنه چه ولے هغه هغوی ته نه لګی؟
جناب افتخار احمد خان، ٹهیک شو ہ جی۔
جناب ڈپٹی سپیکر، جناب اورنگزیب خان صاحب -
جناب محمد ہاشم خان (چارسده)، جناب سپیکر صاحب! دے کښې ما یو ضمنی سوال کولو۔

Mr.Deputy Speaker: You are very late.

جناب محمد ہاشم خان (چارسده)، زه د هغوی د جواب په انتظار کښې ووم چه دوئ کښینی او Satisfied شی۔ دا ډیر اهم سوال دے۔ سپیکر صاحب! زه د منسټر

صاحب نه یو تپوس کول غوارم په دے سلسله کښې۔ دا چه څومره ټیکس دوئ جمع کوی نو خاصکر په ډسټرکټ کونسل او میونسپل کمیټیز کښې چه کوم په دے انتقالونو باندے چه څومره ټیکس جمع کیږی، هغه سلسله کښې دوئ یو نوټیفیکیشن مخکښې کړے وو چه د چارسدے ډسټرکټ کونسل، میونسپل کمیټی د دے انتقالاتو فیس باندے څومره دغه کوی؟ نو دا دوئ Exempt کړے وه او دے د پاره نے Exempt کړے وه چه د موټروے څومره ټیکس پیسے راخی چونکه د هغے بیس ملین روپئ ایښودلے شوے دی د مځکے د خرید د پاره نو دوئ دا نوټیفیکیشن کړے وو چه دا پیسے به بیلے په اکاونټ کښې جمع کیږی۔ دا شے ټینډر شو، یو کمپنئ واغستو۔ اوس بیا یو دویم نوټیفیکیشن اوشو چه دا مونږ بیا ورسرے په هغے کښې شامل کړو۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آنریبل منسٹر! آپ جواب دینا چاہتے ہیں کیونکہ یہ ذرا مختلف سوال ہے؟

<u>وزیر مال</u>: زما خیال دے که د موټروے باره کښې د دوئ سوال دے، د هغے د دوئ فریش کونسچن اوکړی، تفصیلی جواب به د هغے ورکړو۔

<u>جناب محمد ہاشم خان (چارسده)</u>: نه، د موټر وے باره کښې نه دے جی صرف دا دے چه کله دے انتقالاتو باندے څومره فیس وصولیږی، دغه ټینډر کیږی او هغه د موټروے چه څومره مځکه راغلے وه، دا حکومت یو نوټیفیکشن کړے وو چه دا فیس به ډائریکټ پراونشل گورنمنټ ته په خپل بیل مد کښې جمع کیږی۔ هغه نوټیفیکیشن اوشو۔ بیا چه کومه کمپنی د انتقالاتو د فیس ټهیکه واغسته، بیا دوباره د ډائریکټوریټ نه یوه چهټئ اوشوه چه نه، دا د دوئ له ورکړے کیږی۔ په دغه مد کښې تقریباً څه اویه، اتیا لکهه روپئ فرق راځی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آنریبل منسٹر۔

<u>وزیر مال</u>: دوئ د موټروے د پاره کلکټر ته جدا، جناب سپیکر صاحب، نو د هغے مځکښو چه کوم ایکوزیشن کیږی، د هغے چه کوم پیسے حکومت ورکوی، هغے د ډسټرکټ ټیکس چه وی نو هغه هم بیا ډسټرکټ کونسل متعلقه ته به ورکوی خو کلکټر د هغے جدا دے او د دے عام انتقالات چه دی نو د دے کلکټر جدا دے۔ دغه یو فرق دے، نور پکښې نشته۔ هغه متعلقه ضلعے

ته به ----------

جناب محمد ہاشم خان (چارسدہ)، غالباً ما منسټر صاحب پوره پوهه نه کړے شو۔ دسټرکټ کونسل او میونسپل کمیټي په انتقال باندے ټیکس اخلي، د هغوی خپل څه شرح ده۔ چه کله موټروے شروع کیدو او دسټرکټ کونسل دا نیلام کوو نو دوئ یو نوټیفیکیشن اوکړو چه دا پیسے به د دسټرکټ کونسل د دغے ټهیکے نه بهر وی۔ چه کله کوم ټهیکیدار هغه ټهیکه واغسته، هغه له فائده ورکولو د پاره دوئ بیا یو نوټیفیکیشن اوکړو چه نه، دا د دغه کښ Include شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آنریبل منسٹر۔

وزیر مال، زه به پته اوکړم جناب سپیکرصاحب، د دوئ دا سوال هسے هم اهم دے، زه به پته اوکړم بیا به درته اووایم۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ہاؤس میں پھر بتادیجئے۔

وزیر مال، ہاں، بتائیں گے انشاء اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ہاؤس میں بتا دیں گے؟ ہاؤس میں یہ بتا دیں۔

جناب محمد ہاشم خان (چارسدہ)، میرا خیال ہے کہ Next یعنی کل یا پرسوں جب سیشن ہوگا تو اس میں آپ ہمیں بتا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ہاؤس میں۔

وزیر مال، میرے محکمے کے متعلق سوالات آئیں گے تو انشاء اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں، آپ کے محکمے کے متعلق سوالات تو اب پھر اس سیشن میں شاید نہ آئیں لیکن آپ دو چار دن کے بعد ہاؤس میں بتادیجئے، کوئی حرج تو نہیں ہے۔

جناب محمد ہاشم خان(چارسدہ)، غالباً منگل کو Next session ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، منگل یا جب بھی ہو، جب بھی ان کو Convenient ہو تو ہمیں بتا دیں۔ اب جناب اورنگزیب خان صاحب اپنا سوال نمبر 669 پڑھیں۔

* 669 جناب محمد اورنگزیب خان، کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ؎

(ا) آیا یہ درست ہے کہ موضع تپی ضلع کوہاٹ میں اشتمال اراضیات 70-1969 میں شروع کیا گیا تھا،

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو،

ا۔ آیا مذکورہ اشتمال مکمل ہو گیا ہے یا نہیں؛
اا۔ اگر اشتمال اراضیات تاحال نامکمل ہے تو حکومت کب تک اسے مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب پیر محمد خان (وزیر مال): (ا) جی نہیں، موضع تپی ضلع کوہاٹ میں اشتمال اراضیات سال 1962 میں شروع ہوا تھا۔

(ب) ا۔ جی نہیں۔ موضع تپی کا اشتمال اراضیات نامکمل ہے البتہ ملکیتی رقبہ کا اشتمال مکمل ہو کر باقاعدہ مثل حقیقت سال 70-1969 میں تحریر ہو کر مکمل ہوا ہے جبکہ صرف شاملات دمیہ کا اشتمال تاحال بقایا ہے۔

اا۔ سال 70-1969 سے 1990 تک اس موضع کا چارج حوالہ محال کیا گیا ہے کیونکہ سکیم اشتمال اراضی دس سال کیلئے تھی۔ بدین وجہ کام اشتمال 1970 کے بعد نہ ہو سکا۔ اس عرصہ میں تقریباً 21 سال میں کسی قسم کا کام اشتمال بندوبست نہیں ہوا۔ چونکہ ضلع کوہاٹ میں سال 1965 میں سالم ضلع کا کام بندوبست شروع ہوا اور ستمبر 1974 میں ختم ہوا جبکہ موضع مذکورہ زیر اشتمال تھا اس کے بعد بروئے نوٹیفکیشن 10/84/settle/31-9-1991 منجانب سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پشاور موضع تپی کا ترمیمی بندوبست کرنے کا حکم ہوا تھا لیکن کام بندوبست کیلئے کوئی عمل مختص نہ کیا گیا۔ اب چونکہ دمیہ ہذا میں نکافی ترقی بصورت جدید مکانات، ٹیوب ویل، باغات ثمردار وغیرہ ہوتی ہے اسلئے اشتمال اراضیات شاملات باقی ماندہ موضع تپی نامکمل ہے۔ اندریں حالات جیساکہ BOR نے حکم بابت ترمیمی بندوبست جاری کیا اور بندوبست ترمیمی مکمل ہوگا۔ اگر عملہ بندوبست کی منظوری محکمہ خزانہ نے دی تو انشاء اللہ عرصہ تقریباً تین سال میں یہ کام مکمل کیا جائے گا۔ بعد ازاں بندوبست مکمل ہونے کے بعد اگر 51 % مالکان دیہہ ہذا نے رضامندی کا اظہار کیا تو اشتمال دیہہ ہذا شروع کیا جائے گا۔

جناب محمد اورنگزیب خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! یہ میرے دو سوالات ہیں اشتمال کے بارے میں۔ جیساکہ سوال سے ظاہر ہے کہ سن 1970ء میں ملکیتی زمین کے بارے میں اشتمال ہوا تھا، اگر وزیر صاحب توجہ دیں کہ اٹھائیس سال ہو گئے ہیں اور اشتمال مکمل نہیں ہوا۔ سن۔1970ء میں ادھا مکمل ہوا اور ادھا نہیں ہوا۔ تو میں محکمے کو Embarrassing position میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ صبح محکمے والے آئے تھے اور میرے ساتھ کمرے میں بات کی تھی، شاید وزیر صاحب سے بھی ملے ہوں۔ وہ دس تاریخ کو کوئی

میٹنگ بلا رہے ہیں، کمشنر صاحب نے میٹنگ بلائی ہے جی دس اکتوبر کو، تو میری صرف ریکویسٹ ہے کہ یہ سوال اگر کمیٹی کے حوالے اس حد تک کیا جائے کہ Formality پوری ہو جائے جناب۔ اگر دس تاریخ کو ان کا کام ہوگیا تو پھر Withdraw ہو جائے گا، کوئی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ محکمے کو میں تنگ نہیں کرنا چاہتا جناب سپیکر، ورنہ اس سوال کے ذریعے پورا محکمہ، میں کہتا ہوں کہ اگر وزیر صاحب اپنے قول کے پکے ہوں تو کوہاٹ کا محکمہ Dismiss ہو سکتا ہے کہ اٹھائیس سال ہو گئے ہیں جناب سپیکر، اور لوگ لٹکے ہوئے ہیں، اشتمال مکمل نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل وزیر صاحب

جناب محمد اورنگزیب خان: میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اگر یہ سوال کمیٹی کے حوالے کیا جائے، Pending پڑا رہے تو Formality پوری ہو جائے گی۔

وزیر مال: جناب سپیکر صاحب! دس اکتوبر کو اس کیلئے کمشنر متعلقہ نے میٹنگ بلائی ہے تو میں ان کو ہدایت کروں گا کہ متعلقہ ممبر صاحب کو بھی بلائیں۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر دس کے بعد اور اگر وہ چاہتے ہیں تو یہ Pending رکھیں، پھر ہاؤس میں پیش کریں، میری طرف سے کوئی اعتراض نہیں۔

جناب محمد اورنگزیب خان: سر! کمیٹی کے حوالے کر دیں، Pending پڑا رہے، خیر ہے۔

وزیر مال: اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ دس تاریخ کو اس پر میٹنگ ہے ------

جناب محمد اورنگزیب خان: نہیں، Formality پوری ہو جائے گی۔

وزیر مال: اس کے بعد اگر ان کو شکایت ہو تو وہ کال اٹینشن پر بھی لا سکتے ہیں، سوالات میں بھی لا سکتے ہیں، جس طرح بھی آپ موزوں سمجھتے ہیں، اسی طرح آپ لا سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں یہ مناسب تجویز ہے، اس کوئسچن کو Defer کر دیتے ہیں، Pending رکھتے ہیں۔ آپ کا دوسرا کوئسچن بھی ہے، نمبر 670، اورنگزیب خان، آپ پیش کریں۔

* 670 جناب محمد اورنگزیب خان: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ــــ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ موضع کاغذئی ضلع کوہاٹ میں اشتمال اراضیات 1960 میں شروع ہوا تھا۔

(ب) آیا مذکورہ اشتمال مکمل ہوا ہے یا تاحال نامکمل ہے،
(ج) اگر مذکورہ اشتمال مکمل اراضیات تا حال نامکمل ہے تو حکومت کب تک اسے مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب پیر محمد خان (وزیر مال): (ا) جی ہاں۔
(ب) جی نہیں' نامکمل ہے۔
(ج) موضع کاغذئی کا اشتمال سال 1960 میں شروع ہوا تھا چونکہ سکیم اشتمال ضلع کوہاٹ کیلئے صرف دس سال کیلئے منظور ہوئی تھی' اسلئے 1970 میں سکیم اشتمال اراضیات ختم ہوگئی۔ یہ موضع نامکمل رہ گیا اور موضع مذکورہ کا چارج حوالہ محال کیا گیا۔ بعد میں بروئے نوٹیفکیشن نمبر No. 10184/settle, date 31-9-91 سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پشاور سے دوبارہ اشتمال کرنے کا حکم ہوا۔ چونکہ موضع کاغذئی کی اراضیات میں کافی ترقی حیثیت بصورت جدید تعمیرات مکانات' باغات ثمردار' چاہات ہو چکی ہے' اسلئے اشتمال کرنا ناممکن ہے۔ البتہ اگر موضع کاغذئی کا ترمیمی بندوبست کا فیصلہ کیا گیا تو اس کیلئے تقریباً تین چار سال کا عرصہ درکار ہوگا اور اس کے بعد اشتمال ہو سکے گا۔

جناب محمد اورنگ زیب خان: سر! وہ بھی اسی نوعیت کا سوال ہے اشتمال کے بارے میں' وہ الگ موضع تھا اور یہ الگ موضع ہے تو اس کو بھی جناب ----------

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بھی دس اکتوبر کی میٹنگ میں آرہا ہے؟

جناب محمد اورنگزیب خان: جی ہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو محترم وزیر صاحب' آپ کیا کہتے ہیں کہ اس کو بھی Defer کیا جائے؟

وزیر مال: جی ہاں' ان دونوں Questions کو دس تاریخ کو لیں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Question No. 670, asked by Mr. Aurangzeb Khan, MPA, is also deferred. The last Question No. 747, Muhammad Hashim Khan Sahib.

جناب محمد ہاشم خان (چارسدہ): د دیر والا دے جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دیر والا دے۔

جناب محمد ہاشم خان (چارسدہ): جناب سپیکر صاحب! ما ونیل کہ تاسو دے سرہ ہغہ "دیر" او "چارسدہ" وایئ نو دیرہ آسانہ بہ وی خکہ چہ دے کښی ما تہ دیر

ئے مشکلات پیښیږی- بعضے بعضے د دوی هغه بیانونه چه اخبار کښې
اخی نو د هغے نه خصوصاً ډیر لوئے تکلیف رسی-

Mr. Deputy Speaker: In futuer your name will be Muhammad Hashin Khan (Charsadda), we will follow the Sherpao Khan's 'Riwayat', the traditions.

جناب محمد ہاشم خان(دیر)، دا بل جی دیر والا پکښې شته کنه-
جناب ڈپٹی سپیکر، ستاسو دے جی-

* 747 _ جناب محمد ہاشم خان(دیر)، کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ـــ
(ا) آیا یہ درست ہے کہ اوچ تحصیل ادیزائی ضلع دیر پائین، ضلع کا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا گاؤں ہے،
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاؤں میں بچوں کیلئے کھیلنے کا کوئی میدان نہیں ہے،
(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ اوچ کے سامنے ایک زمین موجود ہے جو کہ پولیس کی تحویل میں ہے،
(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ زمین پر گاؤں کے بچوں کیلئے کھیل کا میدان بنانے کیلئے تیار ہے؟

جناب پیر محمد خان(وزیر مال)، (ا) جی ہاں-
(ب) اوچ گاؤں میں سرکاری طور پر کھیل کا میدان نہیں ہے-
(ج) تھانہ اوچ کی عمارت کیلئے محکمہ پولیس نے اراضی حاصل کی تھی جو کہ پولیس کے قبضہ میں ہے-
(د) اگر صوبائی حکومت نے کھیل کے میدان بنانے کیلئے ADP میں فنڈز فراہم کئے تو محکمہ سپورٹس یہ سکیم تیار کرے گا-

جناب محمد ہاشم خان(دیر)، جناب والا! میری گزارش ہے کہ یہ آر ڈی ڈی کا ایک دفتر تھا جو بہت بڑی بلڈنگ تھی تو یقیناً پولیس والوں نے وہ قیمتاً خریدی اور اسی بلڈنگ کے اندر ہمارا وہ تھانہ ابھی بھی موجود ہے لیکن یہ زمین جس کی میں نے نشاندہی کی ہے' ان کے زیر استعمال نہیں ہے بلکہ جو بھی ایس-ایچ-او آتا ہے' اس پر کاشت کرتا ہے اور

اب بھی ان کے زیر کاشت ہے۔ تو اس کا فائدہ نہ گورنمنٹ کو پہنچتا ہے اور نہ کسی کو پتہ ہے کہ یہ گورنمنٹ کی زمین ہے۔ اگر حکومت کے پاس واقعی وسائل نہیں ہیں تو میں بذات خود پیسہ دینے کیلئے تیار ہوں قوم کے بچوں کیلئے، جو پیسے پولیس والوں نے ان کو دیے ہیں، میری گزارش ہے وزیر مال صاحب سے اور اس میں سپورٹس والے کیا کریں گے، ہم سٹیڈیم تو نہیں چاہتے، ہم صرف کھیل کا میدان چاہتے ہیں، اس پر ایک پیسے کا بھی خرچہ نہیں آیا، صرف زمین کے پیسے جو اس وقت پولیس نے ادا کئے ہیں، وہ ان کو دلائے جائیں، اگر ان کے پاس پیسہ نہیں ہے تو پیسہ میں خود دینے کیلئے تیار ہوں لیکن اراضی مجھے واپس کریں تاکہ بچوں کا کام ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر، پلیز۔

جناب نجم الدین: زما درخواست دا دے جی چه هاشم خان چه کوم سوال کړے دے، دا د لوکل گورنمنټ زمکه وه جی او بیا هغه بلډنګ پولیس والا ته حواله شوے دے او هغه زمکه کښ د سپورټس ډیپارټمنټ د هوارولو څه ضرورت نشته، بالکل Plain زمکه ده۔ نو مونږ دا درخواست کوو جی که دا ماشومانو ته ملاؤ شی، هلکان به پکښ لوبے کوی جی او هسے پرته ده۔ نو دے کښ دا دوئ کوم جواب ورکړے دے، هغوی خو ترینه داسے سوال نه دے کړے، هغوی داسے سوال کړے دے چه دا زمکه چه کومه د لوکل گورنمنټ (آئی۔آر ډی۔پی) زمکه وه او دا هسے پرته ده، که دا هلکانو ته د لوبو د استعمال د پاره ورکړے شی۔ نو په دے کښ د سپورټس څه کارخو نشته جی خو دوئ نے د ورته حواله کړی او ورته د اووائی چه دا د ریونیو بورډ زمکه ده او ورته د حواله کړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د دیر مسئله ده، حاجی بهادرخان صاحب، تاسو هم څه وئیل غوښتل؟

حاجی بہادر خان (دیر): زما جی په دے کښ یو ضمنی سوال دے۔ هم دغه شان د سټیټ پراپرټی، سرکاری زمکه په ثمرباغ کښ شته او هلته کښ هم د لوبو میدان نشته، سټیډیم نشته دے نو که مهربانی اوکړی او د هغے وضاحت اوکړی او اوشی نو ډیره به ښه وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر، پلیز۔

وزیر مال: جناب سپیکر صاحب! دے کښې یو خو د پولیس محکمه جدا ده او سپورټس او د ایجوکیشن دا جدا محکمے دی، د کومے محکمے چه زمکه وی نو یو خو هغه بلے ته ورکوی هم نه، لږ مشکلات وی پکښې- ما د هاشم خان صاحب نه تپوس کړے وو نو دوئ ونیل چه دا د پولیس محکمے قیمتاً اغستے ده- که قیمتاً نے اغستے وی نو بیا پکښې هم مشکلات شته خو بهرحال زه به دیر ته انشاء الله پخپله دوره اوکړم- اګرچه د دوئ د هغے ضرورت به اهمیت وی خو د دے سوال هغے سره تعلق څکه نشته چه پولیس محکمه به څنګه ورکړی -----------

جناب محمد هاشم خان (دیر): زه د وزیر صاحب په نوټس کښې دا راولمه جی ----

وزیر مال: خو بهرحال زه د دے د پاره، لکه بهادر خان حاجی صاحب هم اوونیل چه هلته کښې د ګورنمنټ زمکے شته، د دوئ دا به هم اوګورو، که دا زمکه سرکاری وی او یه محکمے پسے الاټ شوی نه وی او څه امکان وی نو بیا به د هغے د پاره بندوبست اوکړو-

جناب محمد هاشم خان (دیر): زه د وزیر صاحب په نوټس کښې دا خبره راولم جی چه په هغے باندے هر کال یو مقامی ایس-ایچ-او چه راځی، هر څوک چه وی نو دوه درے سوه منه فصل کیږی او هغه جی د حکومت خزانے ته هم نه ځی- دوئ د هغے تپوس اوکړی چه دا دومره حاصلات د دے راغلل نو هغه چرته لاړل؟ د هغے هم څه تپوس نشته ده جی-

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! زه پکښې یوه خبره Add کول غواړمه چه دا اوچ د ټولو نه لوئے یو ټاؤن دے، دلته کښې ډیر زیات تعلیم یافته خلق دی او رښتیا خبره ده چه د دے زلمی د لوبو سره ډیر شوق لری- ذاتی طور د منسټر صاحب نه دا درخواست کوم چه د هاشم خان په دے خبره کښې ډیر زیات وزن دے، هغه خو د دے د پاره دومره قربانی ورکولو ته تیار دے چه هغوی وائی چه پولیس کومے پیسے ورکړے دی، هغه زه ورکولو ته تیار یم- دا د ګورنمنټ زمکه وه، په دے د خصوصی غور اوکړی- دا پکښې زمونږ یو درخواست دے-

جناب نجم الدین: جی زما ضمنی سوال دے چه زما جواب نے را نه کړلو- زه

وایمه چه دا زمکه پولیس ته نه ده الاټ شوے جی۔ زه په هغه وخت کښں د ډسټرکټ کونسل چیئرمین ووم۔ بلډنګ صرف پولیس ته الاټ شوے دے، زمکه او بلډنګ د آئی۔آر۔ډی۔پی دی، د لوکل ګورنمنټ دی جی۔ زمکه ورته نه ده الاټ شوے، صرف بلډنګ الاټ شوے دے او زمکه د دوئ سره ده جی۔ هغه زمکه د هلکانو له د Games د پاره ورکړی جی۔ دا خبره ده۔ د دے جواب دِ راکړی چه دا د پولیس زمکه ده؟ دا د مونږ ته اوښائی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ یہ زمین تو پولیس کو الاٹ ہی نہیں ہوئی۔

وزیر مال: د هاشم خان صاحب نه مے وختی تپوس کړے وو نو هغوی خو ما ته ونیل چه دا پولیس قیمتاً اغستے ده۔ اوس دا یوه خبره چه لکه هغوی وائی چه آمدن نے تهانیدار اخلی، د هغے پته به د پولیس محکمے نه اوکړو او که اخلی نو بیا به نے خزانے ته جمع کوو۔

حاجی بہادر خان: ماجی دا عرض کولو ----------

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: 'Questions'Hour' ختم ہوگیا ہے اور یہ ایک درخواست ہے' ہمارے بھائی' عاشق رضا سواتی' ایم پی اے صاحب' کی چھٹی کی درخواست ہے آج کے دن کیلئے۔ یہ چھٹی کی درخواست آپ منظور کرتے ہیں؟

(تحریک منظور کی گئی۔)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ درخواست منظور ہوئی۔ ایک اعلان ہے کہ آج ہماری وزیٹرز گیلری میں قرطبہ سکول کی بچیاں اور ان کا سٹاف آیا ہوا ہے جو صبح سے اس اجلاس کی کارروائی دیکھ رہے ہیں' تو میں انہیں Welcome کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اجلاس کی کارروائی جب دیکھ کر واپس جائیں گے تو خاصے مطمئن جائیں گے۔ شکریہ۔ There is no tea break today, there is no tea break today. پریویلج موشن ہے جی۔

Mr. Saleem Saifullah Khan, MPA, to please move his Privilege Motion No. 79 in the House, under rule 53.

مسئلہ استحقاق

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں۔ جیساکہ میں

پرسوں بھی عرض کر چکا ہوں کہ پہلی مرتبہ آٹھ سال میں پریویلج موشن لا رہا ہوں' امید ہے کہ میرے جو Colleagues بیٹھے ہیں' وہ اس کو منظور کریں گے۔ جناب والا! اس پر کچھ پہلے بھی میں اظہار خیال کر چکا ہوں۔ جو پرسوں بحث ہوئی ہے خدمت کمیٹیوں کے سلسلے میں' تو اس بارے میں میری یہ گزارش ہے کہ ہماری DDAC کی مروت' نے فیصلہ کیا ڈسپنسری کی Location کے متعلق اور جو دستاویزات میں نے پیش کی ہوئی ہیں' اسمبلی کے پاس موجود ہیں۔ ہمارے ڈی۔ایچ۔او صاحب نے خط لکھ دیا ہے چیئرمین ڈسٹرکٹ خدمت کمیٹی کو کہ آپ مجھے بتائیں کہ اس پر میں کیا قدم اٹھاؤں؟ تو میرے خیال میں اب ہیلتھ سے بڑھ کر ایجوکیشن میں بھی ہمارے پاس ایسے Examples ہیں کہ جہاں انہوں نے محکمہ تعلیم اور دیگر محکموں میں بھی مداخلت شروع کر دی ہے جو کہ ہمارا دائرہ اختیار ہے اور جو اس ہاؤس نے پاس کیا ہوا ہے ایک ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ ایڈوائزری کمیٹی کا قانون' تو میرے خیال میں اگر ہم نے آج کی مروت میں ان کی مداخلت کو قبول کیا تو کل وہ پشاور میں بھی کر سکتے ہیں' پرسوں مردان میں کر سکتے ہیں۔ تو میری یہ گزارش ہوگی کہ آپ میرے اس استحقاق کو ضرور Admit کریں' یہ پریویلجز کمیٹی کو بھیجیں اور جلدی آپ اس کمیٹی کی میٹنگ بلائیں۔ جناب سپیکر' آپ اس کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں' آپ بیٹھیں اور آپ ان افسران سے پوچھیں کہ بھئی کس قانون' کس ضابطہ کے تحت آپ نے رابطہ کیا ہے خدمت کمیٹی سے؟ تو جناب سپیکر' یہی میری گزارش ہے کہ آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب فتح محمد خان صاحب' آنریبل منسٹر' پلیز۔

<u>جناب فتح محمد خان</u> (وزیر جنگلات): بالکل جی دا کمیټۍ ته اولیږۍ او هغوی د اوګوري- زما په خیال د خدمت کمیټۍ نه چه کوم مطلب خلق اخلي، نو هغه دا دے لکه خدمت خلق دغه دے او خدمت خلق خو داسے وی لکه پخوا چه خدائي خدمت ګار وو او سوشل ورک وی یا داسے وی- پکار دا ده چه دوئ دا قسم کارونه کولے چه د خلقو توجه ئے خان طرف ته راګرځولے، سوشل ورک نے په دے قوم کښې زیاتولے- دا خو غیر قانوني طریقه ده جی- (تالیاں)

<u>ارباب سیف الرحمان</u>: جناب سپیکر! دا فتح محمد خان د خدائي خدمتګار و خبره اوکړله، جناب سپیکر، فتح محمد خان صاحب د خدمت کمیټۍ حواله ورکړله د خدائي خدمتګار سره، نو زه دا وایم چه "چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک"

د خدائی خدمتګار ډیر لوئے پوزیشن دے، د خدمت کمیټئ څه پوزیشن دے چه دا مثال ورکوی چه د خدائی خدمتګار په شان هغه خلق دے؟ دا خدائی خدمتګار په دے باندے فخر کوی۔ خدمت کمیټی څه ته وائی؟

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! مونږه د منسټر صاحب د خیالاتو قدر کوؤ او هغوی اصول دا وړاندے کړی دی چه د هغوی په لار باندے تګ پکار دے او حقیقت دا دے چه څه منسټر صاحب اوونیل، د حکومت د یو زمه وار او د یو مشر وزیر د طرفه د دے خیالاتو اظهار زمونږ د ټولو د جذباتو عکاسی کوی او زه د جناب سلیم خان د دے پریویلج موشن مرسته کوم۔ اګرچه ګورنمنټ نے زمونږ مخکښ اوکړه، مونږ د حکومت مشکور یو، خاصکر د وزیر صاحب حقیقت پسندانه بیان باندے د هغوی شکریه ادا کوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں پھر ہاؤس سے پتہ کر لیتا ہوں جی کہ ----------

جناب والٹر مسیح: سپیکر صاحب! ----------

جناب ڈپٹی سپیکر: کہ اس مسئلے پر میرے خیال میں کافی بحث ہو چکی ہے اور اگر ہاؤس اجازت دے تو یہ ہم پریویلج کمیٹی کو بھیج دے دیتے ہیں۔

جناب والٹر مسیح: سپیکر صاحب! بدھ کو سپیکر صاحب نے اس پر رولنگ بھی دی تھی اور اس پر کافی بحث ہوئی -------------

جناب ڈپٹی سپیکر: تو اس پر پھر رولنگ کی ضرورت نہیں ہے، آپ سے صرف اجازت کی ضرورت ہے۔

جناب والٹر مسیح: ایک منٹ سپیکر صاحب، جس طرح سلیم سیف اللہ نے فرمایا ہے، میں چاہتا ہوں کہ سارا ہاؤس اس چیز کو Second کرے اور یہ خدمت کمیٹی نہیں ہے بلکہ یہ پیٹ کی خدمت کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ ہاؤس سے میں پوچھتا ہوں۔ Is it the desire of the House that the 'Privilege Motion' moved by Honourable Saleem Saifullah Khan, MPA, may be referred to the Privilage Committee?

(The motion was carried.)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Privilege Motion is referred to the Privileges Committee. Thank you very much.

جناب محمد بشیر خان، محترم سپیکر صاحب! په دے کښې زه تاسو ته یو خواست کومه چه تاسو پخپله د دے کمیټئ چیئرمین یئ او په هفته، لس ورځو کښې د دے هر څه کارروائی مکمل کړئ۔ دا نه چه طول ورکړئ چه شپږ میاشتو کښې یا څلور میاشتو کښې یا درے میاشتو کښې یو میټنګ راغوړئ۔ نو د هغے هیڅ څه فائده نه رسی۔ زه تاسو ته د دے هاؤس په فلور باندے دا خواست کوم چه د دے کمیټئ چیئرمین یئ، په لس، اته ورځو کښې دننه د دے فیصله اوکړئ چه دا حل شي۔

جناب محمد طارق خان سواتی، جناب سپیکر! -----------

Mr. Deputy Speaker: Mr. Raza Khan, MPA, and Mr. Bahadar Khan, MPAfrom Dir, to please -------------

جناب محمد طارق خان سواتی، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے -------------

Mr. Deputy Speaker: To please move their joint 'Call Attention Notice' No. 565.

جناب محمد طارق خان سواتی، سر! میں واک آوٹ کر رہا ہوں۔ اگر آپ میری بات نہیں سنیں گے تو میں واک آوٹ کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں، آپ کی بات سنیں گے۔ آپ کس موضوع پر بات کرنا چاہتے ہیں؟ سواتی صاحب! ہم تو آپ کی بات سننے کے منتظر ہیں۔ آپ کس موضوع پر بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد طارق خان سواتی، جناب گزارش یہ ہے کہ یہ پرسوں بھی پریویلج کمیٹی کے حوالے ہو چکا ہے اور آج پھر آپ نے لے لیا۔ آپ اس کے چیئرمین ہیں، براہ کرم اسی سیشن کے دوران اگلے ہفتے میں آپ اس کمیٹی کا اجلاس بلائیں اور میں بالکل واضح بات کروں گا کہ جن لوگوں کے خلاف چارجز ہیں، ایک دو وزراء، پریویلج کمیٹی اپنے اختیارات استعمال کریں، ایک دو کو رگڑا دیں تو انشاء اللہ یہ خدمت وغیرہ ختم ہوجائے گی۔ تالیاں

جناب ڈپٹی سپیکر، رضا خان صاحب اور بہادر خان صاحب سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنی 'Call Attention Notice' No. 565 move کریں۔ پہلے رضا خان صاحب۔ ویسے جب ایک جیسی ہو تو پھر ایک ہی معزز ممبر پیش کریں گے۔ رضا خان صاحب! آپ

پیش کریں۔

جناب رضا خان: ٹھیک ہے جی۔ توجہ دلاؤ نوٹس، جناب ----------

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ جوائنٹ کال اٹینشن ہے تو اسلئے آپ ہی پیش کریں۔

جناب رضا خان: توجہ دلاؤ نوٹس جی۔ "جناب سپیکر صاحب! ہم آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ محکمہ تعلیم میں اکثر سکول، خاصکر پرائمری سکول بند پڑے ہیں اور اکثر سکولوں میں فرنیچر وغیرہ بالکل نہیں ہیں۔ لہذا ہمیں بحث کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب سپیکر صاحب! د 96-1995ء نه په ضلع مردان کښې اکثر سکولونه جوړ شوی دی او محکمه تعلیم ته هم حواله شوی دی خو تر اوسه پورے هغه بند پراته دی۔ هغے ته سټاف نه دے مهيا شوے۔ د فرنيچر خو دا حالت دے چه هلته ټاټونه اغستے شوی وو او په هغے باندے کیس وو نو هغه ټاټونه په هغه کیس دوران کښې ختم شو او يو ټاټ هم يو سکول ته نه دے Issue شوے۔ هلکان خو څه چه د هاتی سکول جينکئ غريبانانے دغسے په زمکه باندے ناستے وی۔ زه په خپله حلقه کښې يو سکول ته تلے يم او ما چه اوکتل نو د لس جماعت جينکئ په زمکه باندے ناستے وے۔ چا خان سره د کورنه درے يا ټاټونه راوړی وو او په هغے نے ناسته کوله۔ نو ټاټونه زمونږه ضلع مردان له اغستے شوے وو، هغه باندے څه کیس وو او هغه د هغه کیس دوران کښې نو په سټورکښې ختم شو او هغه Issue نه شو۔ کافی ډير سکولونه داسے دی۔ زما په حلقه کښې هائر سيکنډری سکول جوړ شوے دے په 96-1995ء کښې او هغه ايجوکيشن محکمے ته حواله شوے دے، په دے فرورئ کښې هغے ته هغه سټاف هم Sanctioned شوے دے خو تر اوسه پورے هغے ته يو کس نه دے راغلے۔ د کالجونو د داخلے دا حال دے چه زمونږه په مردان کښې کالجونه تقسیم شوی دی چه ستی مردان چه کوم دے نو هغه د ستی کسان به مردان پوسټ گريجويټ کالج کښې داخله اخلی او نور هائر سيکنډری سکولونو يا کالجونو کښې نو هغه کلی، حلقے تقسيم شوی دی او د داخلے نن صبا دومره لونے تکليف دے چه زما د حلقے کسان څه به په خيرآباد کالج کښې داخله اخلی او څه به په مردان نمبر چار سکول

کښې نو نه په مردان نمبر چار کښې داخله ملاوېږي او نه په خیرآباد کښې ځکه چه سیټونه کم دي؛ هلکان زیات دي نو زمونږه هائر سیکنډری سکول ګړهي کپوره ته پکار دي چه فوري طور سټاف ورکړے شي چه په دے کښې ښښکال کلاسونه شروع شي ځکه چه هغه بالکل تیار دے، سټاف نے هم منظور شوے دے خو صرف د سټاف راتلل ورته پکار دي چه ښښکال په هغے کښې داخلے شروع شي- زه وزیر صاحب ته خواست کوم، دا یو شریف سړے دے چه ښښکال ما له دا هائر سیکنډری سټارټ کړي چه هلکانو ته پکښې ایډمیشن ملاؤ شي-

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister for Education.

حاجی بہادر خان: او زما، سر؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان صاحب! As per rule 52 (C) یو کال اټینشن نوټس باندے د دوه کسانو دستخط وي نو اولنے سړے هغه پیش کولے شي- چه اولنے سړے غیر حاضر وي نو بیا ستاسو حق دے- دا As per rules دے ----

جناب نجم الدین: چه د ده د خپلے حلقے مسائل وي، د ده خو څه نه دے، د ده جدا مسئله ده، د هغه جدا ده -------------

حاجی بہادر خان: نه جی، دا غلط ده -------------

جناب ڈپٹی سپیکر: دا کال اټینشن دے او دا رولز دي، I will follow the rules -----------

حاجی بہادر خان: نه سر، ---------

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، پلیز، آنریبل منسٹر فار ایجوکیشن- (شور)

تاسو د وزیر صاحب خبره ---------

حاجی بہادر خان: وختي مو راته خبره کړے وے چه یره دوه داخل کړئ کنه، مونږه به دوه داخل کړے وے-

جناب ڈپٹی سپیکر: ګوره، As per rules, I will not allow. I am not going to allow you. As per rules only one Hon'able Member can present a joint Call Attention Notice. Mr. Bashir Khan, you read rule 52(C).

میاں گل اسفندیار امیرزیب (وزیر تعلیم)، سپیکر صاحب! ستاسو ډیره مهرباني جی۔ رضا خان، ایم پی اے صاحب دا کوم کال اټینشن -------

جناب ډپټی سپیکر : .This is joint رضا خان صاحب هم دے او بهادر خان صاحب هم دے۔

وزیر تعلیم ، رضا خان صاحب او بهادر خان صاحب کال اټینشن نو ټس -----

حاجی بهادر خان ، سر! زه ستا د دے روپے نه واک آوټ کوم۔

(اس مرحلے پر معزز رکن ایوان سے اٹھ کر چلے گئے۔)

Mr. Deputy Speaker: You may.

وزیر تعلیم ، ستاسو ډیره ډیره مهرباني چه تاسو لږ رولز Follow کوی خکه چه سپیکرکله دا رولز Follow کول شروع کړی نوهله به دا هاؤس In order وی نو خکه چه کال اټنشن نوټس، ستاسو چه څنګه خبره ده، It is brief statement and the Minister has to give a brief answer.

Mr. Deputy Speaker: Please, please.

وزیر تعلیم : دا چه جی د دوئ یو څو خبرے دی د مردان د سکولونو متعلق یو څو خبرے دے او بیا خاصکر یو د هغوی هائر سیکنډری سکول چه کوم په 1995-96 کښ جوړ شوے دے او بیا د دوئ د وینا مطابق سټاف ورته په جنورئ کښ Sanction شوے دے، دا پرون نه هغه بله ورځ چه زما Questions' Hour نو په هغے کښ هم بار بار ما د سوالونو دا جواب به ورکوو چه دا سټاف دے سکولونو ته Sanction دے خو چونکه دا نوئے چه کوم Recruitment policy ده، د هغے تحت به انشاء الله یو هفتے کښ مونږه دا Finalize کړو د میرټ په بنیاد باندے په څنګه طریقے باندے چه هغه پالیسی جوړه شی نو د کوم خانے چه Sanctioned staff دے، چه کوم تقریباً سوله سو Sanctioned staff دے پوره صوبه کښ، نو دے ټولو ته به دا سټاف انشاء الله ډیر زر فراهم شی۔ ټاټ، Mates، فرنیچر___ (سپیکر صاحب! نه دا خلق متوجه دی، نه تاسو متوجه یئ۔) -----------

جناب ډپٹی سپیکر: جی، جی۔ (قہقہہ) Concerned MPA توجہ دے رہے ہیں۔

وزیر تعلیم: ښه جی۔ د فرنیچر او د ټاټ چه کومه خبره ده، دا مخکښے یوه ډیره غلطه پالیسی وه چه صرف یو فرم چه دے، "پاک جرمن فرنیچر" او تاسو د دے خبرے نه ښه واقف یئ، مونږه دا ډیر زیات په پبلک اکاونټ کمیټئ کښې Scruitnize کړے وو چه صرف هغوی له نے دا Rights ورکړے وو چه د هغوی نه به صرف دا فرنیچر اخلئ، د هغے په وجه ډیر Delay شوے وه او کومے ګهپلے چه شوے وے نو هغه خبرے خو زما نه زیاتے ستاسو په علم کښې دی۔ بیا دا چل اوشو چه کله فنډز دستیاب شو نو یو ډیر ښه Step واغستے شو د ورلډ بینک د ګائیډ لائن متعلق چه دا تے ډویژنل پرچیز کمیټیز جوړ کړل, Which were headed by چه کوم دغه ډویژنل کمشنران نے مشر وو او د هغے په ذریعه باندے کم از کم د پرائمرئ سکول د پاره د پرائمری ایجوکیشن پروګرام لاندے تقریباً چه ملین ډالر نے ورکړی دی او په هغے باندے رو رو دا Purchase process روان دے۔ مډل او هائی کښې ایجوکیشن ډیپار ټمنټ څه تیس ملین روپئ غوښتی دی د پوره صوبه سرحد د پاره د ټاټس او د فرنیچر د پاره، خو هغه پیسے بدقسمتئ سره له Sanction شوے نه دی۔ نو دا صورتحال دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ممبر صاحب! تاسو مطمئن شوی یئ د جواب نه؟

جناب رضا خان: د نورو نه خو جی مطمئن شوم خو زه د وزیر صاحب نه دا درخوست کومه چه که زما دے هائی سکول له که تاسو اوس اجازت ورکړئ د داخلے څکه چه اوس کالجونو کښې داخلے ملاویږی او هغه هلکانو ته داخلے نه ملاویږی ----------

بیگم نسیم ولی خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو پوائنټ آف آرډر باندے ------

جناب رضا خان: چه که تاسو مخکښے د داخلے دا اجازت ورکړئ نو مهربانی به وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی پوائنټ آف آرډر باندے۔

بیگم نسیم ولی خان: څه پوائنټ آف آرډر ورته اووایئ خو ښان پوهه کول

غوارمه ځکه چه زه خو په رولز ریګولیشنز ډیره نه پوهیږم۔ تاسو له یو کال اټینشن نوټس راغلے چه دوه ممبرانو پرے دستخط کړے دے، یو ممبر د مردان دے او یو ممبر د دیردے او د هغے نوعیت داسے دے چه د سکولونو متعلق دے، نو یقیناً به د دیر ممبر د خپل سکول خبره کوی او د مردان ممبر به د خپل سکول خبره کوی، د مردان ممبر له تاسو اجازت ورکوئ د خبرے کولو او د دیر هغه له نه ورکوئ، د یو جوائنټ پالیسئ دا طریقه خو نه ده۔ خنی څیزونه په رولز ریګولیشنز کښ نه وی، دا خنی څیزونو به روایتاً په دے اسمبلئ کښ وی چه اوس یو جوائنټ کال اټینشن نوټس پیش شو او هغه سرے د خپل سکولونو د چاک او د ټاټ او د فرنیچر خبره کوی نو هغه به یقیناً غواړی چه هغه په خپل سکول کښ د خپل ټاټ، د خپل چاک، د خپلے کرسئ او فرنیچر خبره اوکړی نو که دوه مینټه مونږه روایتاً د یو ممبر سره لږ ناکام اوکړو، ورته اووایو چه څه خیر دے، ته هم خپله خبره اوکړه نو ممبر به دومره انتهائی قدم نه اخلی چه هغه واک آوټ کوی۔ یقیناً کار نے ټهیک او نه کړو چه اووتو خو د ممبرانو د احساساتو، جذباتو به هم لږ خیال ساتو سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>، بی بی! تاسو د کال اټینشن نو ټس wording اوګورئ جی، دا د علاقے حوالے سره نه دے *ہم آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتے ہیں کہ محکمہ تعلیم کے اکثر سکول خاص طور پر پرائمری سکول بند پڑے ہیں اور اکثر سکولوں میں فرنیچر وغیرہ نہیں ہے' یہ جنرل ہے'* It is a general *کیونکہ* دا د دیر یا د مردان حوالے سره نه وو جی، د ټولے صوبے د پاره وو د رضا خان او بهادر خان جی ---------

<u>بیگم نسیم ولی خان</u>، حاجی صاحب! ته پخپله ممبر یے، ته پخپله په دے خبره ډیر ښه پوهیږے، نن په کرسئ ناست یے، صبا له به نه یے، صرف دوه درے ورځے به دے وی، صبا به دلته ناست یے او تا سره به سپیکر هم دغه چل کوی لکه دا تا چه نن اوکړو چه د دوه مختلفو، که د مردان درے کسانو، دوه کسانو په دے خبره دستخط کړے وے، یقیناً تا به اجازت نه ورکوو چه یو سړے پاڅید د مردان، هم د هرے حلقے خپل پرابلم وی۔ یو سړے د دیر دے،

یو سرے د مردان دے، دواړه ډیر لری دی، یقیناً چه پرابلم مشترکه دے خو د هر سړی خپل پرابلم دے۔ که په دے ما دستخط کړے وے نو ما به Insist کوله چه زه د خپلے حلقے د سکول خبره کوم۔ یقیناً هغه دا غواړی چه د خپلے حلقے د سکول، د خپل فرنیچر، د خپل چاک، چه پریس کښې راشی چه هغه اووانی چه ما د خپلے حلقے د پاره یوه خبره کړے ده۔ د ممبر دومره تسلی کیږی نو که دومره موږ نه شو کولے چه موږ د دومره Liberty ورکړو ممبر له چه هغه د د خپلے حلقے په خپله حواله خبره اوکړی، دا رولز موږ داسے Strictly follow کوو نو دلته خو رولز چرے هم تاسو Strictly نه دے Follow کړے۔ که تاسو Follow کړے وے نو ما ته به هم اجازت نه وو ځکه چه دا پوائنټ آف آرډر نه دے چه زه ولاړه یم۔ پوائنټ آف آرډر زما جوړیږی نه۔ بیا پکار ده چه ما له هم اجازت نه راکیدے چه کښینه پوائنټ آف آرډرنه جوړیږی۔ لږ به روایاتو ته ګورو او لږ به رولز کوو۔ دا اسمبلی ځکه ډیره ښه چلیږی چه دلته د Strict rules نه زیات خلق خپلو روایاتو ته ګوری۔ روایات دا دی چه یو ممبر ته به وائے، هغه به زما خیال دے پرے نه پوهیږی، په ناپوهئ کښې او په غلط فهمئ کښې به دستخط په دے کال اټینشن نوټس کړے وی چه ګنی دا زه صبا پیش کړم۔ نو زه پرے خپله خبره کولے شم۔ که نه وی هغه به یو بل کاغذ لیکلے وو، تا له به ئے درکړے وو او د یو نوعیت به دوه کال اټینشن په دوه بیلو بیلو کاغذونو راغلی وو۔ نو لږ به د ممبرانو د احساساتو، جذباتو خیال ساتو۔

<u>جناب ډپټی سپیکر</u> : ښه جی - Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 567.

<u>حاجی محمد یوسف خان(وزیرصحت عامه)</u>: جناب سپیکر! که تاسو اجازت کوئ پرون په دے هاؤس کښې یوه ډیره اهمه مسئله د پبلیک هیلته انجینیرنګ متعلق راپورته شوے وه نو ستاسو په وساطت دے هاؤس ته زه د هغے پرونئ ---

<u>جناب ډپټی سپیکر</u>: جی، جی، هغه د ټیوب ویلونو د حوالے سره؟

<u>وزیرصحت عامه</u>: جی- پرون یوه مسئله دلته راپورته شوے وه چه د ټیوب ب

ویلونو Connections کټ شوی دی۔ حقیقت دا وو چه واقعی هغه کټ شوی وو په دے بنیاد باندے چه واپډا ته Payment نه وو شوے او هغوی Connections کټ کړل۔ نو د دے اصلی وجه دا اے۔جی آفس وه چه هغوی د یو ایکسیئن نه هغه اختیارات Withdraw کړی وو هغه د چیک د Honour کولو۔ اوس هغه مسئله حل شوه او هغه Payment واپډا ته اوشو۔ نو زما په خیال اکثر ټیوب ویلے به سټارټ شوی وی او نور به انشاء اللّٰه تعالےٰ نن سټارټ شی او هغه مسئله حل شوه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریه --------

جناب جان محمد خٹک: سپیکر صاحب! چونکه دا مسئله ما راچوته کړے وه نو زه مشکور یم د منسټر صاحب چه دوئ زر تر زره دا خپل کوشش اوکړی۔

جناب باز محمد خان: سپیکر صاحب! زه د منسټر صاحب نه یوه پوښتنه هسے کومه چه دا په ټول صوبه کښې داسے ده خکه چه په بنوں کښې هم داسے ټیوب ویلونه وو چه هغه د بجلئ د وجے نه بند شوی دی، د ټولے صوبے پکښې دا اوشو جی؟

وزیر صحت عامہ: او جی، د ټولے صوبے د Payment په وجه باندے بند شوی وو۔ هغه مسئله حل شوه۔ اے۔جی آفس هغه اختیارات ورکړل ایکسیئن ته او ټیوب ویلونه هغه چالوکړل۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے حوالے سے تو آپ کا جواب یہ ہے ----

وزیر صحت عامہ: انشاء اللّٰه نن به په ټوله صوبه کښې هغه دغه وی -------

جناب والٹر مسیح: سپیکر صاحب! یہ تو پبلک ہیلتھ کی طرف سے ---------

جناب ڈپٹی سپیکر: لوکل گورنمنٹ کی طرف سے بھی جواب چاہئے -------

جناب والٹر مسیح: جی، جی، لوکل باڈیز کی طرف سے بھی۔ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں، انہوں نے کہا تھا کہ آج میں چیئرمین واپڈا کو بلا کر ان سے بات چیت کروں گا تاکہ اس مسلے کو حل کیا جائے (تالیاں) لیکن سپیکر صاحب، آپ کو پتہ ہوگا کہ حکومت کے ہمارے جو بھائی ہیں، انہوں نے کہا کہ اپوزیشن مثبت قسم کی تجاویز دیں تو ہم اس پر عمل درآمد کریں گے۔ میں اس سلسلے میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ یہ جو بجلی کے جتنے

پول ہیں، کارپوریشن کی حدود میں، ڈسٹرکٹ کونسل پشاور کی حدود میں یا Any میونسپل کمیٹی، ٹاون کمیٹی میں یہ واپڈا کے جو پول ہیں اور جب وہ واپڈا کارپوریشن یا دوسرے محکموں کو نہیں چھوڑتی اور چاہتی ہے کہ جلد انہیں رقم دیں تو ان کو چاہئے کہ یہ فی پول کے حساب سے ان سے رینٹ لیں تاکہ ایک تو ہمارے اداروں کو فائدہ ہوگا، دوسرا وہ بھی ذرا پابند ہوجائیں گے اور اس طرح Coordination بھی رہے گی اور ایک دوسرے کے مسئلے کو بھی وہ سمجھنے لگیں گے اور اس پر جلد عملدر آمد بھی ہوگا۔ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لوکل گورنمنٹ کے وزیر صاحب جب آئیں گے تو ان سے کہدیں۔ بہادر خان صاحب! آپ کو ویلکم کیا جاتا ہے۔

نوابزادہ محسن علی خان: جناب سپیکر صاحب! ابھی جو وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ مسئلہ حل ہوگیا ہے، میں سمجھا نہیں جی، کیسے حل ہوگیا ہے یعنی Does he mean کہ میں نے ہدایت دے دی ہے کہ اس کو حل کر دیا جائے، حل کیا جائے گا یا Actuly/ Practically یہ حل ہوگیا ہے؟ کیونکہ جان محمد خان نے جو مسئلہ کل اٹھایا تھا، آیا وہ Specific to Nowshera ہے یا جیساکہ باز محمد خان نے کہا کہ بنوں میں بھی یہ مسئلہ ہے، اور جگہ بھی اسی قسم کے مسائل ہیں تو How is it being resovled? I mean that can he xexplain it to us?

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر، پلیز۔

وزیر صحت عامہ: جناب سپیکر! ما خو دا مسئله په وضاحت سره بیان کړه، شاید چه نوابزاده صاحب به په دے باندے پوهه شوے نه وی۔ دا د بلونو آدائیگی نه کیده، واپډا خپل ټول Connections کټ کړی وو په دے وجه چه ادائیگی نه کیده او په دے کښې اے۔جی آفس والو د ایکسیئن نه Powers withdraw کړی وو نو هغه چیک نه Honour کیدو، اوس هغه مسئله حل شوه او XEN ته پاورز ملاؤ شو او بلونه ادا شو او انشاء الله نن به په ټوله صوبه کښې دا مسئله ختمه وی۔ د واپډا والو بلونه ادا شو او Connections هغوی بحال کړل۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسئلہ اسلئے حل ہوگیا کہ وہ ٹیوب ویل چل پڑے ہیں۔

نوابزادہ محسن علی خان: نہیں نہیں جی، میری گزارش دوسری ہے۔ جو بات وزیر صاحب کہہ

رہے ہیں، وہ بالکل درست ہے۔ انہوں نے بالکل درست فرمایا ہے کہ پبلک ہیلتھ کے ایکسیئن کے پاس یہ اختیار نہیں تھا اور اے۔جی آفس ان کے Cheques clear نہیں کر رہے تھے لیکن بات یہ نہیں ہے جی، بات یہ ہے کہ آیا جہاں جہاں پر یہ مسئلہ بنا ہوا ہے، آیا پبلک ہیلتھ کے ان ڈویژنوں میں یہ نہیں کہ ایکسیئن صرف Cheques signingauthority ہو، ان کے پاس پیسے بھی ہیں -------------

جناب ڈپٹی سپیکر: ممبر صاحب! عرض یہ ہے کہ غالباً کل یہ مسئلہ تھا کہ پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات کی گئی تھی کہ ٹیوب ویل بند پڑے ہیں، لوگوں کو پانی نہیں مل رہا ہے، وجہ یہ ہے کہ بجلی کے کنکشن کٹ گئے ہیں۔ وزیر صاحب نے یہ بتایا کہ وہ کنکشن بحال ہو گئے ہیں۔ تو اس حد تک تو یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے کہ لوگوں تو پانی مل رہا ہے۔ اب جو Technicalities ہیں، ان پر میرے خیال میں اس وقت آپ بحث کریں تو ہماری 'Call Attention Noitces' بقایا ہیں تو میرے خیال میں اس کے متعلق آپ بعد میں، صحیح سمت میں -------------

نوابزادہ محسن علی خان: میں وزیر صاحب سے صرف ایک بات پوچھنا چاہتاہوں، وہ تو صرف یہ کہہ رہے ہیں جی کہ Its chequess signing authority جو تھی، وہ ایکسیئن کو اے۔جی آفس نے تسلیم کر لیا کہ They can sign cheques, میں صرف ان سے یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ Has the Government provided the funds? that's all.

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب آنریبل منسٹر۔

وزیرصحت عامہ: جناب سپیکر! محسن صاحب چه کومه مسئله بیان کوی او دوئ نے خاص نوم نه اخلی، پرون دا خبره په دے هاؤس کښ راغلے وه چه د ټیوب ویل ډویژن کنکشنے کټ شوے وے په دے وجه چه واپډا ته Payment نه وو شوے او واپډا د Payment د نه کیدو په وجه باندے خپلے کنکشنے کټ کړے وے، نو هغه مسئله حل شوه۔ هغه ایکسیئن ته د چیک اختیارات ملاؤ شو ۔ که د هغے نه علاوه د محسن صاحب څه خاص ځائے وی نو هغه د ما ته اوښائی که د Call Attention په ذریعه کوی، که هسے ئے راته ښائی، په هغے زه د ډیپارټمنټ نه به تپوس اوکړم او زه به د دے قابل شم چه هغه له جواب ورکړم۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please

move his 'Call Attention Notice' No. 567.

ب بشیر احمد بلور: ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب! دا یوه اهمه خبره په دے ده
، زمونږه د دے پیښور نه پی آئی اے په دے Reasons باندے دوئ بند کړے
ږ چه خلق د دے ځائے نه کراچئ ته یا لاهور ته یا اسلام آباد ته نه ځی، نو په
ے لړ کښې یو مثال دا د ے جی چه په 28-6-1998 باندے فلائټ نمبر 630 فوکر په
5.3 بجے پیښور نه اسلام آباد ته تلو او ما سیټ غوښتو چه یو سیټ ملاؤ شی
نه زه لاړ شم، نو ما ته دا اطلاع ملاؤ شوه چه فوکر کښې سیټونه ختم دی او
ل دے او یو سیټ هم نشته۔ په ډیر مشکل سره هغه سیټ پیدا شو۔ چه مونږه
لته کښې اوختو جهاز ته نو صرف پینځه کسان ناست وی، باقی ټول جهاز
خالی وو۔ نو زه دا وینا کول غواړم دے کښې چه دا یو Wilfully د پیښور
سره زیاتے روان دے چه کوشش دا کیږی چه پی آئی اے کښې خلق کم لاړ شی
او پی آئی اے هغه فلائټونه کینسل کړی او زمونږه خلقو ته تکلیف پیدا شی۔
دغه شان د کراچئ دوه فلائټونه زمونږه نه کټ شول، دغه شان د لاهور
فلائټونه کټ شول، دغه شان د اسلام آباد فلائټونه کټ کیږی او هلته کښې
جواب دا ملاویږی چه سیټونه نشته او چه جهاز ته لاړ شئ نو سیټونه پکښې
خالی پراته وی۔ نو په دے لړ کښې زه حکومت ته دا خواست کومه او پکار دا
ده چه دوئ د مرکزی حکومت سره خبره اوکړی او د پی آئی اے چه کوم
سټاف دلته کښې ناست دے او هغوی دا کوشش کوی چه خلق لاړ نه شی او بیا
هغه پرائیویټ چه کوم ایئر لائنز دی، هغوی ته زیات ټائم ملاو شی چه دلته نه
خپل فلائټ زیات کړی او د حکومت یوے ادارے ته هم تاوان دے او خلقو ته
هم تکلیف دے او د پیښور ښار سره هم زیاتے کیږی۔ نو په دے لړ کښې د
حکومت ما ته تسلی راکړی چه آئنده به داسے نه کیږی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ٹریژری بنچز سے میں جواب دوں گا' آپ فرما رہے ہیں کہ میں جواب دوں گا۔ اشارہ آپ نے کیا تھا' آنریبل منسٹر فار ایجوکیشن۔

میاں گل اسفندیار امیرزیب (وزیر تعلیم): میں نے اسلئے Volunteer کیا کہ اس کا ہو سکتا ہے مجھے تھوڑا سا علم ہو۔ یہ ایک فلائٹ ہے جو پشاور سے پھر سوات جاتی ہے اور سوات سے پھر اسلام جاتی ہے ---------------

Mr. Farid Khan Tofan: Point of order.

Mr. Deputy Speaker: Please.

جناب فرید خان طوفان: جناب سپیکر صاحب! ستاسو وساطت سره زه دے منسټر صاحب ته دا عرض کول غواړمه چه دلته کښې به تاسو د خیال خبره نه کوئ، مکمل معلومات د حکومت پالیسی به ښائی۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister, please.

وزیرتعلیم: اس میں ایک فلائٹ ہے جو Via Saidu Sharif اسلام آباد جاتی ہے' It is subject to weather condition. اکثر ہماری فلائٹ اسلام آباد سے سیدو شریف بالکل Packed ہوتی ہے اور سیدو شریف سے پشاور خالی ہوتی ہے۔ اکثر جب Weather خراب ہوتا ہے تو وہ سیدو شریف کو بائی پاس کرکے سیدھا اسلام آباد چلی جاتی ہے۔ تو Till the time when the flight to Saidu Sharif is cancelled, خواہ اس میں دو Passengers ہوں یا تین Passengers ہوں یا چار ہوں' اس کو تو اپنا لوڈ سیدو شریف میں لینا ہوتا ہے مگر جب وہ وہاں پر کینسل ہو جاتی ہے تو پھر Direct پشاور سے اسلام آباد چلی جاتی ہے۔ تو عین ممکن ہے کہ بشیر خان صاحب اس فلائٹ کی بات کر رہے ہیں جس میں ---------------

ڈپٹی سپیکر: انہوں نے فلائٹ کا نمبر دیا ہے' PK 630------

وزیرتعلیم: یہی ہے PK 630 ' مگر عین ممکن ہیں کہ انہوں نے اسی فلائٹ میں دیا ہو جو Direct اسلام آباد چلی گئی ہو اور اس میں لوڈ اتنا نہ ہو۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنټ آف آرډر۔ زه هم دا عرض کوم چه پکار دا ده چه منسټر صاحب پوره معلومات اوکړی چه دا هغه سیدو شریف والا فلائټ نه دے، دا Direct flight دے، فوکر فلائټ From Peshawar to Islam Abad نو دا خالی Particularly په دے باندے پوائنټ آوټ کړو او دے سره تاسو ته دا عرض کوم چه د ټولو فلائټونو سره دغه شان کیږی۔ د کراچئ فلائټ د پیښور نه ولے بند شو؟ په دے وجه باندے چه خلق نه خی چه خلق لاړشی نو ورته وائی چه ټکټونه نشته او فلائټ فل دے۔ نو دا پرابلم دے۔ په دے باندے حکومت ته دا درخواست کوو چه دوئ د مرکزی حکومت سره دا خبره اوکړی او دا خبره کلیئر کړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر! مناسب یہ ہے کہ آپ اس معاملے میں پی آئی اے کے حکام سے بات کریں کہ ------------.

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! ---------------

نوابزادہ محسن علی خان: نہیں سر، I agree with you, بات صرف یہ ہے سپیکر صاحب، ایک ہی ہے؟ -------------

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر میرے پاس دوسری Call Attention آئے گی -----------

نوابزادہ محسن علی خان: سر! مسئلہ کو اسلئے Seriously لیا جائے Becauese Pakistan has only one National Air Lines, rest are private air lines. اگر آپ نے دیکھا ہو کہ After 57 years, the Philipine's Air lines has to close its operations totally. میں اب بشیر خان سے اتفاق اسلئے کرتا ہوں کہ There may be a total deliberate attepmt under the privatization policy to shut down PIA. اور یہ جو کہہ رہے ہیں کہ اکثر پی آئی اے کی فلائٹس میں سیٹیں ہوتی ہیں اور Reservation Counter پر وہ کہتے ہیں کہ جناب، There is no space. یہ بالکل درست ہے جی، اکثر یہی ہوتا ہے کہ کراچی فلائٹ، لاہور فلائٹ، آپ سے کہہ دیں گے کہ جی Flight is fully booked. اور جس وقت Flight board کریں گے تو اس میں آدھا سے زیادہ فلائٹ خالی ہوتی ہے تو I think, if the Government pays attention to it ,it will be -----------------

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister, please.

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات)، مونږه جی راغوښتے دے جی، تقریباً بیس منټ یا نیمه گهنټه کښې به اوس راشي۔ که دا لږ Defer کوئ د نیمے گهنټے پورے نو جواب به ورکړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں جی، اس کو Defer کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے سٹاف کو بلایا ہے تو اس کے بعد ---------------

جناب بشیر احمد بلور، دا General complaint دے او پکار دی چه په دے باندے عملدرآمد اوشي۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایسا کریں گے کہ جب دو دن بعد دوبارہ سیشن شروع ہوگا تو آپ بتا دیں کہ پی آئی اے والوں سے کیا باتیں ہوئی ہیں؟ شکریہ۔

Now I request Muhammad Zahir Khan, MPA, to please move his 'Call Attention Notice' No. 618.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ اپنے حلقہ انتخاب کی اہم سڑک "بشام۔خوازہ خیلہ روڈ" کی جانب دلانا چاہتا ہوں۔ یہ سڑک مالاکنڈ ڈویژن، ہزارہ ڈویژن اور شمالی علاقہ جات کو باہم ملاتی ہے۔ یہ سڑک بالکل تباہ و برباد ہو چکی ہے اور اس پر روزانہ حادثات ہوتے رہتے ہیں اور دو گھنٹے کا فاصلہ سات آٹھ گھنٹے میں بمشکل طے ہوتا ہے۔ جناب والا! جب سے میں Elect ہوا ہوں، اس سے پہلے بھی Elect ہوا تھا اور اس سے پہلے جب میں Elect ہوا تھا تو میں ہمیشہ اس سڑک کے بارے میں بات کرتا رہا ہوں۔ کئی دفعہ یہ اے ڈی پی میں شامل ہو چکی ہے اور پھر اس پر پانچ، چھ یا دس کلومیٹر کا م ہوا اور دوبارہ اسے اے ڈی پی سے نکالا جا چکا ہے۔ اس حکومت کے ساتھ ہم نے بات کی تو ہمیں بتایا گیا کہ ملاکنڈ رورل ڈیویلپمنٹ پروگرام میں اس کو ہم نے شامل کیا ہے اور پھر اس علاقے کے منتخب لوگوں کو جن میں میں، پیر محمد خان، عبدالمتین خان، ہمارے ایم این اے، قیموس خان، ایم پی اے شامل تھے، بلایا گیا اور ہم سے یہ Under-taking لی گئی کہ اس سڑک کو ہم بنانا چاہتے ہیں لیکن آپ لوگ اس پر ٹول ٹیکس ادا کریں گے۔ ہم نے کہا ہے کہ جناب، ہم ڈبل ٹول ٹیکس ادا کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن خدا را اس کو بنائیں۔ ہمیں بتایا گیا کہ ہم جنوری میں پھر اس پر کام شروع کریں گے ۔ پھر بتایا گیا کہ مارچ میں کریں گے، پھر بتایا گیا کہ جولائی میں کریں گے اورہمیں ہر بار تین مہینے کا ٹائم دیا جاتا ہے۔ ہمیں پتہ چلا ہے کہ یہ ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کے تعاون سے ہو رہا تھا لیکن اب اس کیلئے کوئی فنڈز نہیں ہیں۔ جناب! یہ سڑک بہت زیادہ خراب ہو چکی ہے اور اس پر جانا اور آنا بالکل ناممکن ہو چکا ہے۔ جناب! میں آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ خدا را اس سڑک کا کچھ کریں، یہ سڑک بالکل تباہ و برباد ہو چکی ہے۔ راڑیال کے قریب چھ، سات سال پہلے ایک Causeway -------------

Nawabzada Mohsin Ali Khan: Mr. Speaker Sir, you must take this Member very seriouly.

Mr. Deputy Speaker: You are on a point of order?

Nawabzada Mohsin Ali Khan: I am on a point of order, Sir. The

Member must be taken very seriously because he is the Chief Whap of this party.

اگر ان کو یہ شکایت ہے جناب سپیکر صاحب، تو پھر اوروں کا کیا حال ہوگا، یہ تو اللہ ہی جانتا ہے۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان، سر! محسن علی خان صاحب چونکہ کبھی کبھار ہمارے پاس بھی آتے ہیں، لہذا میں ان کو ہدایت دیتا ہوں ---------------

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ اپنی بات کریں جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان، سر! میں ان کو ہدایت دیتا ہوں کہ وہ خاموش رہیں ---------

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ Honourable Minister for C&W, first time after taking oath کوئی بات کرنا چاہیں گے آپ کے جواب میں، پلیز -------

جناب احمد حسن خان، سر! Let him finish, اس نے تو اپنا ماجرہ سنانا ہے ----------

جناب ڈپٹی سپیکر، پھر آپ کے بہت سے مسائل رہ جائیں گے۔

جناب احمد حسن خان، جناب سپیکر! په پښتو کښې داووائی چه پرے پوهه شو--

جناب ڈپٹی سپیکر، سید علی شاہ صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان، سر! ما خپله خبره ختمه نه کړه جی، زما --------

جناب بشیر احمد بلور، جناب! ابھی انہوں نے اپنا کال اٹینشن ختم نہیں کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اچھا، Continue، پھر آپ Disturb انہیں نہ کریں۔ تاسو مہربانی اوکړئ، خپله خبره اوکړئ جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان، زما دا عرض دے جی چه آغا جی به ما ته دا وائی چه زه نه وزیر یمه او زه به خمه او دا دغه کوم جی۔ د دے نه مخکښې یوسف ایوب صاحب ما له دغه راکړے دی، ما له چیف منسټر پخپله دے باره کښې یقین دهانی راکړے ده جی خو زه دے پریس والو رونړو ته دعوت ورکوم چه تاسو ما سره په خصوصی دعوت باندے په دغه سړک باندے لاړ شئ او بیا سپیکر صاحب، ستاسو که د یونے ورځے ده او که د دریو ورځو سپیکری ده خو تاسو له هم دعوت درکوم چه تاسو پخپله لاړ شئ او زما دغه سړک اوګورئ، سړک بالکل خراب شوے دے جناب، د خدا نے د پاره د دے سړک څه اوکړئ۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister for C&W, Syed Ali Shah Şahib, please.

سید علی شاہ (وزیر مواصلات وتعمیرات): جناب سپیکر! میں اتفاق کرتا ہوں کہ جناب ظاہر شاہ خان نے جو باتیں کی ہیں' وہ ٹھیک ہیں اور سب سے پہلے میں یہ بات کروں گا کہ جب سے آپ اس کرسی پر بیٹھے ہیں' آپ میں بڑا نکھار آگیا ہے اور بڑے خوبصورت نظر آرہے ہیں آپ۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے آپ کے ساتھ بھی ایک خوبصورت شخص بیٹھا ہے۔ (قہقہے)

وزیر مواصلات وتعمیرات: وہ تو حقیقت ہے (تالیاں)

نوابزادہ محسن علی خان: جناب سپیکر! یہ آپ نے بہت ناجائز کی ------------

Mr. Bashir Ahmad Bilour: Point of order.

نوابزادہ محسن علی خان: کیا یہ آپ کے نزدیک خوبصورت نہیں ہیں؟ (قہقہے)

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ایک منٹ سر' آغا جی میرے سوال کی اہمیت کو کم کرنے کیلئے آپ کی خوشامد کر رہے ہیں۔ (قہقہے)

وزیر مواصلات وتعمیرات: جناب! خوازہ خیلہ۔بشام روڈ تقریباً 64 کلومیٹر ہے۔ بشام تک 64 کلومیٹر ہے۔ یہ سڑک خوازہ خیلہ سے شروع ہوکر بشام کے مقام پر قراقرم ہائی وے سے جا ملتی ہے۔ یہ پہاڑی علاقہ ہے اور اکثر یہاں تودے بھی گرتے ہیں اور یہاں پر برف باری بھی ہوتی ہے۔ جب ان تودوں اور برف کو صاف کیا جاتا ہے تو یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ جاتی ہے لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے جناب سپیکر' کہ خوازہ خیلہ اور بشام روڈ بھی انہی وجوہات کی وجہ سے ٹوٹی ہوئی ہے۔ جناب! خوازہ خیلہ کی طرف میں کبھی گیا نہیں ہوں بہرحال مواصلات کے جو ترقیاتی پروگرام ہوتے ہیں' ان میں معزز ممبران اسمبلی جو جس جس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں' وہ اپنی ترجیحات دیتے ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ جناب ظاہر شاہ خان نے اس میں کوئی اپنی ترجیحات نہیں دی ہیں۔ اگر دی ہوتیں تو 99-1998 میں یہ روڈ شامل کیا جاتا --------------

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے ترجیحات مانگی تھیں یا وہ خود دیتے؟ ---------

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر۔ میں جی یہ عرض کرتا ہوں فلور آف دی ہاؤس پر کہ ہم ایم پی ایز اور کسی بھی ایم پی اے کو کسی بھی اے ڈی پی میں بلا کر ہم سے ترجیحات نہیں مانگی گئی ہیں۔ تو میں آن دی فلور آف دی ہاؤس یہ کہتا ہوں کہ ہم سے

نہیں مانگی گئی ہیں' اسلئے منسٹر صاحب اپنے یہ الفاظ واپس لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: نہیں' میں واپس نہیں لوں گا۔ ترجیحات جو ضروری ہوتی ہیں' وہ خود دیتے ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان کی سڑک ٹھیک نہیں ہے' ٹوٹی پھوٹی ہے اور دو گھنٹے کا سفر آٹھ گھنٹے میں طے ہوتا ہے تو یہ ان کی اپنے علاقے کی ترجیحات میں سے ایک تھی۔ اگر وہ ترجیحات نہ دیتے تو اس کو Preference دیتے۔

جناب فرید خان طوفان: پوائنٹ آف آرډر۔ دا چه منسټر صاحب کومه خبره اوکړه چه پخپله باندے ورکوی نو سپیکر صاحب، ما پخپله باندے ورکړی دی' زما په حلقه کښې یو سکیم نشته دے۔ ترجیحات چه کوم دی' هغه د کله نه چه د مسلم لیګ خپل حکومت شوے دے نو د ممبرانو ترجیحات ته هیڅ اهمیت نه ورکوی۔

Mr . Muhammad Zahir Shah Khan: Sir , I am on a point of information.

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! زه د ظاهر شاه خان مسئله حل کوم۔ دا خو له څه کړے چه زره مسئله نے حل شی' نور نے تباه کړو په حلقه کښې چه وانی دا د حکومت ممبر دے او هډو تجویز نے نه دے ورکړے۔ ظاهرشاه خا ن خو دومره اوده نه دے' څه به نے ورکړے وی خواه مخواه' شاه صاحب د سوچ اوکړی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: دا احمد حسن خان زما ډیر زیات خیرخواه دے جی۔ Sir! my point of information ما چه کوم وخت کښې دلته کښې تجویز-----

جناب نجم الدین: دا Point of information څه څیز دے؟ زه پرے نه یم پوهه۔

Mr. Deputy Speaker: I will let you know later-on.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر! ما چه کوم وخت کښې------

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو خپله خبره اوکړئ بغیر انفارمیشن۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر! ما چه کوم وخت کښې خپل تجویز د دے روډ دپاره ورکړے وو او بیا د بجټ په دوران کښې ما چه په دے روډ باندے کوم وخت کښې څومره زور لګولے وو' هغه وخت کښې آغا جی د وزرات د

پاره Strike کوؤ، دے هلته کښې په هغه Strike کښې وو. دوئ کیمپ لګولے وو، نو ده ته خکه د دے باره کښې پته نشته دے۔ (تالیاں) سر! یو، یو نیم کال مخکښے زما په ترجیحاتو کښې دا نمبر ون دے او چه کله ما خبره په پارلیمانی پارټئ کښې اوچته کړه، د دے اسمبلئ په فلور باندے ما د دے روډ د پاره خبره کړے ده خو ,I am sorry, Sir چه آغا جی ته ولے د دے خبرو علم نشته دے؟ یعنی دے خو د سی اینډ ډبلیو وزیر دے او دے دا وانی چه دلته واوره پریوځی۔ په بشام کښې چرته واوره پریوځی؟ د بشام نه تر دغه پورے 32 کلومیټر ټکړا خو داسے ده چه هلته کښې خو د سره یعنی چرته په یو موسم کښې واوره نه کیږی۔ آغا جی ما ته ډیر غیر ضروری جواب راکړو او زه د دے خلاف خپل استحقاق د پیش کولو حق محفوظ ساتم۔ (تالیاں)

Mr. Taufeeq Muhammad Khan: Point of order, Sir.

Mr. Deputy Speaker: Point of order?

جناب توفیق محمد خان، او جی پوائنټ آف آرډر۔ سپیکر صاحب! دا منسټر صاحب خو ډیر مشر دے، قدر نے کوؤ خو دوئ دا اووئیل چه اے ډی پی مونږه جوړه وله نو مونږه تجاویز غوښتے وو، زه د دوئ د علم د پاره وایم چه زما د کاټلنګ روډ دے چه هغه دومره خراب دے لکه څنګه چه ظاهر شاه خان اووئیل، عرض کوم جی، په 747 نمبر اے ډی پی کښې هغه راغلے وو Last year او دے 99-1998ء کښې د هغے د پیسو د Allot کیدو د پاره هغه نے د اے ډی پی نه ویستے دے۔ دا زمونږه د مشورو او د تجاویزو سره دا عمل کوی چه هغه زمونږه د کاټلنګ روډ نے بالکل د اے ډی پی نه وستلے دے۔ دغه هغه زمونږه مشوره وه او دا زمونږ نه تپوس وو؟ دا د دوئ د علم د پاره چه یره زمونږه نه چا تپوس نه دے کړے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آنریبل منسٹر صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے تو اس حوالے سے میرے خیال میں ہر ممبر کے دل میں کوئی نہ کوئی بات ہوگی کہ انہوں نے تجویز بھی دی ہے، ترجیحات بھی دی ہوں گی لیکن ان پر عمل نہیں ہوا۔ میرے خیال میں آپ اس روڈ کے متعلق ان کی تسلی کرادیں۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! ----------

جناب محمد ارباب ایوب جان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں؟

جناب محمد ارباب ایوب جان، جی ہاں۔جناب سپیکر صاحب! آپ کی بڑی مہربانی۔ جناب سپیکر! انہوں نے جو مسئلہ اٹھایا ہے' وہ بڑی اہمیت والا ہے کیونکہ یہ سڑک دو ڈویژنوں کو آپس میں ملاتی ہے یعنی ملاکنڈ ڈویژن اور ہزارہ ڈویژن کو تو اس کی اہمیت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا لیکن ساتھ ساتھ ہمارے آنریبل ممبر نے یہ بھی فرمایا ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنے کال اٹینشن نوٹس میں کہ تین مہینے کے بعد میں نے On the floor of the House اس مسئلے کو میں نے چھیڑا ہے۔ یہ انتہائی مقدس اور بالاتر ادارہ ہے۔ اسکے علاوہ مجھے بہت زیادہ افسوس ہے کہ Minister concerned کو یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ وہاں برف پڑتی ہے یا نہیں پڑتی؟ ہمارے ظاہر شاہ صاحب فرما رہے ہیں اور ہم سب لوگوں کو بھی پتہ ہے کہ بشام میں کبھی بھی برف نہیں پڑی ہے۔ میں ریکویسٹ کروں گا آنریبل منسٹر صاحب سے کہ He should be prepared ہمارے ممبرز صاحبان کے جو سوالات ہوتے ہیں' وہ انتہائی اہم ہوتے ہیں اور یہ انتہائی اہم سڑک ہے تو He should be prepared کم از کم یہ اسمبلی کا فورم ہے' گپ شپ تو نہیں۔ He should be well prepared.

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! منسټر صاحب اووئیل چه تجاویز چا نه دی راکړی، د افسوس خبره دا ده چه د بجټ په اجلاس کښې هم دا شکوه، دا ګله د دے بټولو ممبرانو وه چه دا اول خل دے چه دا ګورنمنټ جوړ شوے دے او چه کله بجټ له First meeting راوغوښتے شی د ډویژن په سطح باندے او د ممبرانو نه تجویزونه اوغوښتے شی، نو زما خیال دے چه دا چرته په لاتف کښې نه دی شوے چه د ممبرانو نه تجاویز چا نه دی غوښتی۔ راتلل یا نه راتلل، هغه وروستو خبره ده خو هر یو ګورنمنټ دا کړی دی چه د ممبرانو نه نے تجویزونه غوښتے دی۔ خو دے خل زما خیال دے چه دلته زمونږه رونړه ناست دی، نه د دوئ سره چا Meeting کړے دے او نه د دوئ تجاویز غوښتے شوی دی او نه د دوئ مشکلات چه څه دی د هغے چا

تپوس کړے دے۔ باقاعده مونږه ورته ليکلی دی چه څومره د خپل طرف نه وو۔

Mr . Deputy Speaker: Honourable Member , Najmuddin Khan on point of order.

جناب نجم الدين، جی ظاهرشاه په خپل تقرير کښ اوونيل چه دوه، درے خله په دے ميټنګونه شوی دی او په هغے کښ نے زمونږ نه Written هم اغستے شوی دی او زما په ترجيحاتو کښ بلکه د ټولو ممبرانو په ترجيحاتو کښ دا شامل وو۔ نو زما جی يو درخواست دے او هغه درخواست مے دا دے چه د وزيرانو صاحبانو نه خپله ذمه واری محسوس کوی چه زما ډيوټی څه ده؟ دغسے زمونږه ستر څوکيدار صاحب چه کوم دے، هغه هم څه محسوس کوی نه۔ تاسو اوګورئ جی دے بنچونه ته نے، يو کس هلته نشته دے۔ پکار دا وه چه دلته دغه حاضری کړے وے او منسټر صاحب هم صحيح جواب ورکولے۔ د دے دواړو هم دغه پوزيشن دے نو مونږه به څه اووايو؟

جناب ڈپٹی سپیکر، آنریبل منسٹر! اب آپ اس میں کال اٹینشن کا جواب دیں، پلیز۔

Mr . Abdul Subhan Khan(Minister for information): Sir , I am on a point of personal explanation.

Mr. Muhammad Zahir Shah Khan: Sir, my point of order ----------

Mr . Deputy Speaker: Personal explanation . Please Honourable Minister for Information.

وزير اطلاعات، قابل احترام سپيکر صاحب! معزز رکن، نجم الدين خان اوفرمائيل چه منسټران خپله ډيوټی ښه طريقے سره نه Perform کوی، نو زه قابل احترام رورته وائی چه نه، داسے نه ده۔ د ريکارډ د درستګئ د پاره عرض دے چه پرون دلته په دے اسمبلئ کښ يوه خبره شوے وه او ستاسو حکم وو او د اسمبلئ متفقه خبره وه چه پی ټی وی زمونږه د اسمبلئ کاروائئ ته کوريج نه ورکوی، داسے د دوئ د معلوماتو د پاره او د زيکارډ د درستګئ د پاره عرض کوم، نو ما بيا چيئرمين پی ټی وی، پرويز رشيد سره

خبره کړے ده، د جی۔ایم اسلام آباد سره او جی،ایم،پی ټی وی پشاور سره هم خبره کړے ده۔ ما ونیل چه اول به زه تاسو ته دا فیکس کاپی پیش کوم، بیا که تاسو نورو ملګرو ته د ریکارډ د درستګئ د پاره پکار وی نو زما رور چه کله خبره کوی نو لږه په توک د نه راپریږدی۔ مونږه خپله ډیوټی ښه پیژنو او زمونږه دا ایمان دے چه مونږه دلته ناست یو نو مونږه سیاست هم عبادت ګنړو۔ ستاسو او د عوامو خدمت، دا حقوق العباد دی او دا کول زمونږه د ایمان جز دے او زه بیا هم په دے فلور باندے وایم چه د دے خانے نه خو په باعزته طریقه کله نو دا به خوک او نه وانی چه مونږه خان له په حیات آباد کښې بنګلے جوړے کړے دی یا مو رونړو له په شیخ ملتون کښې بنګلے جوړے کړی دی یا مو اسلام آباد کښې پلاټونه اغستے دی۔ کم از کم انشاء الله لاس مو پاک دی او بیا به هم لاس پاک اوږو۔ نو دا ما د دے رور ----

جناب نجم الدین، دا خو ډیره ښه خبره ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نجم الدین خان، اوس کښینئ تاسو۔ وزیر صاحب! آپ اس کال اٹینشن کا جواب دیں۔ آپ نے دوسرے موضوعات کو چھیڑ کر ------

جناب باز محمد خان، محترم سپیکر صاحب! I am on a point of order زه بله خبره کوم۔ سبحان خان خبره اوکړله او د خپلے کارکردګئ صفت نے اوکړو۔ د ده نه مو توقع هم دا ده چه ډیر ښه منسټر صاحب دے او زمونږه رور دے، زمونږه ملګرے دے۔ نن په "اساس" اخبار کښې یو خبر راغلے دے چه "پشاور ریڈیو پروگرام کا منیجر تبادلہ رکوانے کے چکر میں اسمبلی کی کارروائی نشر کرنا بھول گیا۔ ایبٹ آباد، جنوبی اضلاع، ڈیرہ اسماعیل خان، کرک، بنوں، لکی مروت کے لاکھوں افراد سرحد اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی سننے سے محروم رہ گئے"، دا د ده په نوټس کښې راولم چه زمونږه دا کارروائی خو هسے هم ټی وی نه اخلی، ریډیو کله کله نشر کوی او د هغے په ذریعه خلق زمونږه په علاقه کښې د ممبرانو د کارکردګئ نه او د کارروئئ نه خبریږی او ډیره د افسوس خبره ده چه یو د دومره ذمه دار سړی، د پروګرام منیجر په وجه باندے د ریډیو هغه ټول پروګرام نشر کول اونشو نو زه د ده نه دا توقع لرم چه د دے کارروائی په سلسله کښې به هم انکوائری اوکړی او معلومات به اوکړی چه دا ولے داسے

اوشول؟ لکه یو افسر، دا تبادلے خو هر وخت کیږی، دا یو سسټم دے خو دا ډیره اهمه خبره ده چه د اسمبلئ ټوله کارروائی نشر نه .کړی صرف د خپلے تبادلے په وجه باندے۔ د سبحان خان نه مے دا توقع ده چه دے به دے کښی څه کار اوکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، منسٹر فار انفارمیشن۔

وزیر اطلاعات، سپیکر صاحب! زه د خپل ګران معزز رکن رور، باز محمد خان ډیر زیات مشکور یم او شکریه ئے ادا کوم چه دومره یو اهم، یو Important issue ته او بیان ته چه کوم د عوامو د طرفه شوے دے، ئے زما خیال راوګرځو۔ دے چونکه زمونږه د سټینډنګ کمیټئ چیئرمین دے نو په خانے د دے چه دوئ خپل Suo moto power استعمال کړی، انشاء اللہ زه به د ده په معیار یوازے نه چه د اسمبلئ په معیار به د خان پوره کیدو کوشش کوم بلکه دے کښی چه زما نه څه کوشش کیږی، زه به کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! ٹھیک بارہ بج چکے ہیں آپ جواب دیجئیے۔ (قہقہے)

جناب احمد حسن خان، سپیکر صاحب! یہ ٹائم تو شاہ صاحب جیسے لوگوں کو بتانا ضروری نہیں ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے اسلئے بتایا کہ آج جمعہ کا دن ہے اور ایک بجے نماز ہو رہی ہے تو میں Adjourn کر رہا ہوں۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی، ایک منٹ اوپر ہوگیا ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے کسی اور وجہ سے نہیں بتایا ہے، آج جمعے کا دن ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب! ابھی یہاں ہمارے دوستوں نے کافی بحث کی حالانکہ کال اٹینشن نوٹس پر کسی بحث کی اجازت نہیں دی جاتی۔ یہاں مسئلہ ہشام شانگلہ کا ہے اور یہاں ایجوکیشن پر بھی آپ نے اجازت دی ہے۔ آج تو مجھے خوشی تھی کہ آپ اخلاق اور رولز ریگولیشنز کے مطابق چل رہے تھے لیکن نہ جانے کیوں پٹڑی سے اتر گئے؟ تو جناب ----------

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ پٹڑی پر آجائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، ایک بات انہوں نے کی ہے کہ اس علاقے میں برفباری

نہیں ہوتی لیکن شانگلہ پاس میں برفباری ہوتی ہے۔ تو وہ علاقہ کوئی 64 کلومیٹر ہے اور اس میں کچھ علاقے پر برفباری ضرور ہوتی ہے اور تودے تو تقریباً سب سڑکوں پر گرتے ہیں۔ تو میں اتنی Assurance دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ فنڈز کے ریلیز ہوتے ہی اور ملاکنڈ پیکج میں بھی ان کا حصہ ضرور رکھیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ اب ہمارے ایجنڈے کا جو اگلا آئٹم ہے جی' وہ اپوزیشن کی جانب سے دئے گئے۔ مجھے بات ختم کر لینے دیں ----------

جناب فرید خان طوفان، ستاسو د پاره خبره کوم۔ دا معزز او محترم وزیر صاحب اووئیل چه سپیکر صاحب، ته د پاتړئ نه کوز شوے، که سپیکر د پاتړئ نه کوز شي نو خو ټوله اسمبلي به کوزه شي۔ دا الفاظ د د اسمبلئ د کاروائئ نه Expunge شي او که تاسو اونکړو نو د سپیکر متعلق به خلق وائي چه د پاتړئ نه کوز شوے دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، صوبے میں غلے کی کمی' دستیابی میں مشکلات --------

میاں افتخار حسین، سپیکر صاحب! زمونږه دا یو کال اټینشن تاسو سره پاتے دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وہ آج نہیں۔ ہم نے آج Circulate نہیں کیا ہے۔ اب یہ Next day پر ہو گا۔

میاں افتخار حسین، دا خو جي ډیر ضروري مسئله ده۔ د هغې مسئله بیا ---

جناب ڈپٹی سپیکر، برآمدی گندم کی قیمت --------

میاں افتخار حسین، د هغې هغه مسئله بیا بیخي ----

جناب ڈپٹی سپیکر، میاں صاحب! پلیز کښینئ۔

میاں افتخار حسین، ایجوکیشن سره تعلق لري او ټول ثبوتونه، هر څه مو راوړي دي او یو کال اټینشن نوټس دے۔ هم تاسو راکړے دے د نن ورځے د پاره۔

جناب محمد ہاشم خان (چارسدہ)، جناب سپیکر صاحب! زما خیال دے منسټر صاحب ته Circulate شوے هم دے۔ سپیکر صاحب! منسټر صاحب ته Circulate شوے دے۔

میاں افتخارحسین، منسٹر صاحب ته هم Circulate شوے دے۔

جناب محمد ہاشم خان(چارسدہ)، او، Circulate شوے دے منسٹر صاحب ته۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دا چا Circulate کڑے دے؟ میرے پاس تو نہیں ہے۔

جناب محمد ہاشم خان(چارسدہ)، آپ کو ہم ایک کاپی دے دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے پاس نہیں ہے۔ وہ میں نے بی بی کو واپس کو کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں نے نہیں کیا ہے۔ ایسا کرتے ہیں کہ پرسوں اس کو لے لیتے ہیں۔ اس کو پرسوں کے ایجنڈے میں شامل کر لیں گے کیونکہ اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ ہم پرسوں کے ایجنڈے میں شامل کر لیں گے۔ یہ اپوزیشن کے ایجنڈے کا دوسرا ائٹم ہے۔ صوبے میں غلے کی کمی، دستیابی میں مشکلات، درآمدی گندم کی بروقت درآمد میں صوبائی حکومت کی ناکامی اور پنجاب سے آٹے اور میدے کی سپلائی میں مسلسل مشکلات۔ بحث میں حصہ لینے کیلئے ہمیں اس وقت تک جن معزز اراکین آسمبلی نے نام دیے ہیں، وہ میں پڑھ لیتا ہوں، اس کے بعد مزید کوئی رکن اس بحث میں حصہ نہیں لے گا۔ اپوزیشن کی جانب سے جو نام ملے ہیں، وہ بشیر احمد بلور صاحب، ارباب سیف الرحمان صاحب، جناب فرید طوفان صاحب، ارباب ایوب جان صاحب، جناب نجم الدین خان صاحب، جناب عبدالرحمان خان صاحب، جناب اورنگزیب خان صاحب، نیک عمل خان صاحب اور میاں افتخارحسین صاحب ہیں۔ حکومت کی جانب سے -----

میاں افتخارحسین، دا جی زمانوم ترے نه کٹ کڑئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، خیر دے تاسو----

نوابزادہ محسن علی خان، جناب سپیکر صاحب! میں نے بھی نام دیا ہوا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ہمارے پاس نہیں آیا ہے۔

نوابزادہ محسن علی خان، میں نے سپیکر کو خود دیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، حکومت کی جانب سے، جناب سید منظور حسین شاہ صاحب جو پارلیمانی سیکرٹری ہیں، ان کی طرف سے جو لسٹ آئی ہے، وہ عغفور خان جدون صاحب، یوسف ایوب صاحب، اسفندیار خان صاحب، ایوب افریدی صاحب اور سید علی شاہ صاحب ہیں۔ تو میں سب سے پہلے جناب بشیر احمد بلور صاحب سے -------

نوابزادہ محسن علی خان، جناب سپیکر صاحب! ---------

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو پھر شامل کر لیں گے۔ آپ کی طرف سے درخواست نہیں آئی ہے۔ بشیر احمد بلور صاحب سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ Debate کو Open کریں۔ آپ پی۔ آئی۔اے کے حوالے سے ----------

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات): د پی آئی اے په حواله سره دوئ وائی چه پینځه سورلئ وے او هغوی وائی چه جهاز Full دے۔ دوئ دا اطلاع راکړے ده چه د جدے نه چونکه سورلئ راروانے وے، د هغوی د پاره خلوینښت سیټونه د مخکښے نه بُک شوی وو او په جهاز کښ ټوله Capacity چه وی نو هغه د خلور څلوېښتو سیټونو وی، د دے وجے نه هغه دوئ ته ونیلے شوی وو چه دغه دے خو بیا هغه چونکه فلائټ لیټ شو نو د دے وجے نه هغه سیټونه بیا هسے پاتے شو۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکرصاحب! زه په دے لړ کښ دا عرض کوم چه پکار دا ده چه پی آئی اے والو ته دومره مخکښے پته لګی چه جهاز لیټ دے نو پکار ده چه ګهنټه، دوه مخکښے دوئ اوپن کړی چه مونږه سره سیټونه شته چه خلق راشی۔ که په داسے موقعه باندے په پینځه سیټونو باندے جهاز وی نو بیا به Automatically هغه وائی چه مونږه تاوان اوکړو او بیا به دا جهاز بند کړی۔ نو زما دا مقصد دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر خان! پلیز آپ -------

جناب فرید خان طوفان: جناب سپیکر! زه یو عرض کومه۔ تاسو لکه د بشیر خان د پی آئی اے متعلق کال اټینشن باندے منسټر صاحب ته د دے ایجنډے دویمے نکتے ته ورتلو نه مخکښے ته اجازت ورکړو، تاسو ته یو تجویز مونږه ایښیدو، تاسو پرے سوچ اوکړئ چه دا کومه مسئله میاں افتخار حسین صاحب دکال اټینشن په شکل کښ پیش کوی، ډیر اهمه مسئله ده د صوبے، هغے کښ وخت دے جی، د بورډ مسئله ده -----

جناب ڈپٹی سپیکر: کاپی ما ته نه ده راغلے۔

جناب فرید خان طوفان: هغه تاسو ته په دے ورځ دوه کښ سرکولیټ شوی نه

وی او منسٹر تیار دے نو د رزلٹ مسئله ده نو بیا به -------

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: پھر میری تجویز ہے کیونکہ آج Friday ہے، جمعے کا دن ہے تو یہ کال اٹینشن نوٹس لے لیتے ہیں اور جو ایجنڈے کا آئٹم ہے، اس جو پھر ہم Next day لے لیتے ہیں اگر ہاؤس کو منظور ہو تو۔

<u>آوازیں</u>: منظور ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔ مجھے اگر ایک کاپی دے دی جائے تو ہم کال اٹینشن نوٹس کو اس میں شامل کر لیتے ہیں۔ ٹھیک شو۔ تقاریر کرنے والوں میں محسن علی خان صاحب کانام بھی شامل کر دیا گیا ہے اپوزیشن کی طرف سے۔ میاں افتخارحسین صاحب، سلیم خان ایڈوکیٹ اور جناب اکرم خان درانی کی جانب سے ایک کال اٹینشن نوٹس ہے جس کا نمبر 645 ہے۔ رولز کے تحت تو صرف ایک ممبر ہی بات کر سکتا ہے لیکن اگر Traditions کی بات ہے تو بے شک جتنے ممبرز بھی بات کرنا چاہیں، مجھے اعتراض نہیں ہے۔

<u>جناب محمد اورنگزیب خان</u>: جناب سپیکر صاحب! ----------

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Mian Iftikhar Hussain, to please move his Call Attention Notice, please.

<u>جناب اکرم خان درانی</u>: جناب سپیکر صاحب! بس افتخارحیسن صاحب چه Move کړی نو زما د طرف نه هم هغه اوشو۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Mian Iftikhar Hussain, to please move his Call Attention Notice.

<u>جناب محمد اورنگزیب خان</u>: سپیکر! میں نے بھی اس کے بارے میں کیا تھا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب محمد اورنگزیب خان</u>: ما هم داخل کړے وو جی۔ میں نے بھی کل داخل کیا تھا میٹرک کے رزلٹ کے بارے میں جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: چلیں آپ کو بھی موقع دے دیتے ہیں لیکن وہ ہماری نظر سے گزری نہیں ہے۔

<u>میاں افتخارحسین</u>: جناب سپیکر صاحب! ډیره شکریه۔ په اردوکښې مو لیکلے

دے جی کہ جناب سپیکر! آپ کی توجہ میں ایک ضروری اور اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ پشاور بورڈ نے سو کے قریب رزلٹ، گزٹ ڈیکلریشن کے ایک ہفتے بعد اناونس کئے اور اس میں چند طلبا کو اپنے مرضی کے نمبر دیئے گئے، کاپی منسلک ہے جی۔ پشاور بورڈ کی انتظامیہ نے چند زیر عنایت طلبا کے حاصل کردہ نمبروں میں سو کے قریب تک نمبرات بڑھانے کے نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیئے، اس کی کاپی بھی اس کے ساتھ منسلک ہے۔ پشاور بورڈ کی ان من مانیوں کی وجہ سے اب منظور نظر طلبا کو کالج میں داخلے مل جائیں گے جبکہ میرٹ پر نمبر حاصل کرنے والے طلبا رہ جائیں گے او بله جی دا چه بورڈ سے پرچے آوٹ ہونا معمول ہے اور DMC blank issue کئے جا رہے ہیں۔ په دے سلسله کښې د دے نه مخکښې یو اخبار په ډیر تفصیل سره لیکلی دی، زه به د اخبار نه دا خبره تاسو ته اوکړم چه "چیئرمین گورنر انکوائری ٹیم کو آئینہ دکھایا تو برا مان گئے ـــ پریس کانفرنس ختم، معاملہ گول، گمشدہ پرچوں کی کاپیاں پریس کلب میں کرنل عالمزیب کو پیش کر دی گئی۔ چیئرمین تعلیمی بورڈ کی غفلت اور لاپرواہی کا پردہ چاک ہوگیا۔ چیئرمین بورڈ محمد ترین، اسسٹنٹ کنٹرولر اعجاز محمد صدیقی اور محمد اسلم خان کو بدعنوانیوں اور کرپشن کے الزامات میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ چیئرمین تعلیمی بورڈ اور اس کے حواریوں کے خلاف ٹھوس ثبوت پیش کئے جانے کے بعد چیئرمین گورنر انسپکشن ٹیم نے تادیبی کارروائی کے وعدے پر پریس کانفرنس ختم کر دی۔ میٹرک کے امتحانات کے دوران چھ سو پرچے گم ہو گئے تو روزنامہ 'اوصاف' کے رپورٹر نے چیئرمین اور بورڈ کے ذمہ دار حلقوں کے خلاف رپورٹ شائع کرا دی۔ گورنر انسپکشن ٹیم کے چیئرمین نے انکوائری شروع کی تو صحافیوں پر بے بنیاد الزامات لگا کر انہیں جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ روزنامہ اوصاف نے ٹھوس ثبوت پیش کئے تو چیئرمین گورنر انسپکشن ٹیم، کرنل عالمزیب سمیت بورڈ کے اعلیٰ حکام بھونچکا کر رہ گئے" او بیا جی وائی چه "'ایجوکیشن مافیا' 'ڈرگ مافیا' سے زیادہ خطرناک ہے، کرنل عالم زیب" اور "پشاور رڈ کے پرچے آوٹ ہونے کی خبر میں کوئی صداقت نہیں" دا جی گورنر انسپکشن ہم وائی چه "کوئی صداقت نہیں" او هم د هغه پرچو عکس په دے اخبار کښې جود دے او ورته نے اوښودلو چه دا آوټ شوی دی او ته وائے چه نه آوټ ی او د ټولو نه جی افسوسناکه خبره بله چه ورپسے تازه بیا د هغے نه دا واقعه اوشوه چه دے به تادیبی کارروائی کوی او دا ده ته دوه میاشتے۔

درے میاشتے مخکښې په ګوته شوی وه، د هغې نه پس تازه خبره چه "لمبا ہاتھ، چیئرمین پشاور بورڈ نے بیوروکریسی کے بچے گود لے لیے، پرچہ حل، پورا عملہ موج منائے گا، پشاور میں اعلیٰ پرائیوٹ تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم سرمایہ داروں اور بیوروکریٹس کے بچوں کو مرضی کے نمبر دلانے کیلئے میٹرک کے پرچے دوسرے بورڈ بھیج دیئے، غیر قانونی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ چیئرمین نے اپنے ذاتی مقاصد کیلئے ڈیرہ اسماعیل خان بورڈ میں ایک اور سیکریسی قائم کر رکھی ہے۔ مخصوص کام کے عوض مرضی کے پیسے لئے جاتے ہیں۔ بدعنوانی عروج پر پہنچ چکی ہے۔ صرف دو مہینے کی مختصر مدت میں چیئرمین ٹی اے، ڈی اے کی مد میں ایک لاکھ، چھتیس ہزار روپے خزانے سے وصول کر چکا ہے۔ بورڈ میں دھڑلے سے کرپشن کی جا رہی ہے۔ صرف دو مہینے کی مختصر مدت میں ملک کے اقتصادی بحران کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بنوں اور سوات بورڈ کے ملازمین کو،۔۔" دا جی د دے سره ترلے خبره نه ده۔ زه به هم د دے خپلے خبرے پورے خان محدود اوساتم او زه به هغه مثالونه تاسو ته عملاً پیش کړم۔ د ټولو نه رومبے چه دوئ کوم ګزټ شائع کړے دے او په هغه ګزټ کښې چه د کومو خلقو نومونه نه وو نو ورته ئے لیکلی وو چه "رزلټ لیټ"۔ په هفته کښې دننه دننه یو ډیکلریشن جاری شو او په هغے کښې هغه ټول خلق پاس شو او ورپسے دا لیکلی دی چه په ګزټ کښې د کومو خلقو نمبرے کمے وے، هغے له ئے بل نوټیفیکیشن جاری کړو چه چا خپل Approch اوکړو او ورته ئے اووئیل چه زما خو نمبرےکمے دی او زه په کالج کښې داخله نه شم اخستے او بورډ سره ئے دغه اوکړو نو تقریباً د سلو نه هم زیات، دا څلورو سوو پورے دی، خو د سلو نه هم زیات خلق دی چه د هغوی کمے نمبرے زیاتے شوے او د هغے په ثبوت کښې جی زه دا یو مثال تاسو ته Quote کوم چه رول نمبر دے 1894 ، د ده جی زړے نمبرے 542 دی او دا په ګزټ کښې راغلے وے، هغے نه پس بیا ورته رزلټ دے د خپلے مرضئ ایشو کوی 642, Grade 'A' او دا چه زه تاسو ته په شمارلو باندے شم نو دا ډیرزیات دی، تقریباً ایک هزار پورے دا جوړیږی۔ یو خو جی دا خبره ده، بله جی دا ده چه په ګزټ کښې د سرِی نمبرے کمے وی او په لاس ورله زیاتے کړی، دا یوه خبره ده۔ بل جی داسے پکښې کیږی چه د دغے بورډ نه خالی ډی-ایم-سی هم داسے

کاغذونه خرخیږي، دا جي زه تاسو ته د هغې کاپي ښایم او ډیره د افسوس خبره ده چه په هغې باندے د هغې سیریل نمبر هم شته دے،دستخط ئې پرے هم شته دے، جي دا اوریجنل ده خالي- دا د دے د پاره چه دا په ډیرو پیسو خرخیږي- چه څومره د خوښه وي، نمبرے پکښې اولیکه لکه د مرضئ نه هم خلاف کیدے شي چه څومره کل نمبرے وي، د هغے نه هم پکښې خلق سوا اولیکي او دا دستخط شوي ورکړے دي چه څه کوئ نو هغه پرے کولے شئ- بالکل جي دا خالي دي او سره د دستخطو دي- یو منټ سپیکر صاحب، ثبوتونه نور هم دا دي او راسره پراته هم دي- چونکه بي بي هم دلته کښې ناسته ده، دا خو کال اټینشن نوټس دے، که دوئ Suo moto واخستو او په دے باندے به ډیرتفصیلاً، ټهیک شوه جي، دا دے جي ما اوونیل ورته چه دا رومبے رول نمبر ما اووے، خیر دے تاسو ته نے پریږدمه- دا جي چونکه ریکارډ ډیرزیات دے نو مونږه هم پکښې پخپله__ دا کله چه د پرچے د آوټ کیدو خبره اوشوه، نو تقریباً د ځلورو بورډونو والا، انسپکشن ټیم او د محکمے اعلئ افسران چه کوم پریس کانفرنس ته راغلل او هغوی د اخباراتو خلاف چه کومے خبرے اوکړے، هغه ما تاسو ته مخکښے نه اوونے او کومے پرچے نے چه ورکے کړے وي، د ریکارډ نه اوس هم غائبے دي- وئ دا مني چه واني مونږ نه ورکے نه دي نو چه کومے پرچے د صحافیانو س ته راغلے وے، هغه نے ورته اوښودلے او بیا چه کومے پرچے د دوئ نه رکے وے نو دوئ په ګزټ کښې دا او نه ونیل چه زمونږ نه ورکے دي او دا نه شو ونیلے چه فیل کوو نے خکه چه هغه پرچے به بیا هغوی میدان ته خښکلے نو هغوی ته نے "رزلټ لیټ" اولیکولو او هغه بیا یو یو د هغوی ملاویدو- څوک چه ملاوڅ شو، هغه نے پاس کړو او څوک چه ملاوڅ نه نو هغوی فیل پاتے شو- نو زه مختصر به جي دا خبره اوکړم چه د دے ترلے خبره ده ، د کوهاټ کیډټ کالج، چه هغوی یو فریاد اوکړو چه ږه ټول عمر رزلټ ډیر ښه اوتے دے خو دے ځل زمونږه رزلټ څکه راغلے دے چه یو افسر، چه د هغه خونے مونږه په سکول کښې داخل ، میرټ کښې نه راتلو، مونږه سره امتیازي سلوک اوکړو او زمونږه

پرچے ئے ارادتاً هغوی داسے خَلقو ته واستولے چه دسائنس پرچے د آرټس استاذانو اوکتلے او هغه .هم په ریکارډ باندے موجود دی او بیا د هغے په حساب باندے هغوی چیلنج کړو او د گورنر سره ملاقات اوکړو د هغه هلکانو پلارانو چه هغوی د میډیکل کالج نه پاتے شو او د هغوی ریکارډ ټول خراب شو- هغوی گورنر ته فریاد اوکړو چه گورنرصاحب، زمونږه دا فریاد خو څوک هم نه آوری، مهربانی اوکړی زمونږ د هغے کالج د ټولو نه نالائقه سړے، ستاسو بورډ چه چا Top کړے دے، د هغه سره ئے کښینوئ نو که هغه ترے نه نمبرے کمے واخستے نو بیا ستاسو رزلټ به ټهیک وی او دا د بورډ د چیئرمین هټ دهرمی ده او په دے بنیاد باندے زه په دے کښ جی یوه بله خبره کول غوارم، داسے نه ده، د کیډټ کالج په هغے کښ چه هم کومے غلطے دی، زه هغه هم یو په گوته کول غوارم، بیا زه اجازت غوارم د کښیناستو- دغه پرنسپل چه وائی زما رزلټ خراب اوتے دے دا خو خان له خبره ده او دے کښ رشتیا خبره دا ده چه ډیر زیاتے شوے دے خو د کیډټ کالج د داخلے د پاره اتم کلاس دے، د دغے نه سټارټ کیږی او د دے په تاریخ کښ چرته د اتم نه دیخوا څوک داخل شوی نه دی، یو کس داخل شوے وو چه هغه هم د فوجی، چشتی صاحب خوئے وو چه هغه ئے په نهم کښ داخل کړے وو- دا د هغوی په ریکارډ کښ ده چه دا ډیر غلط کار شوے دے- اوس یو بل زمونږه د صوبے اعلیٰ ترین سړے چه د هغه خوئے ئے په یولسم کښ داخل کړے دے او دا ټول قوانین ئے بالائے طاق ساتلی دی او هغه پرنسپل صرف په دے وجه باندے چه په کیډټ کالج کښ چرته د درے کالو نه زیات پرنسپل پاتے شوے نه دے، هغه خپل Tenure اوږدولو د پاره مجبور دے چه دومره غلط کار اوکړی- نو د دے د هم تدارک اوشی ------

آوازیں، او وایه څوک دے؟ او وایه کنه-

میاں افتخارحسین، اعلیٰ ترین خو زما په خیال تاسو جوړ ټول، الف، ب والا یئ، گورنر نه دے جی، یره د وزیراعلیٰ خبره ده- پوهه شوئ پرے- زه ئے نوم اخستل نه غوارمه (شور) یره خدائے شته دے جی چه زه ئے نوم اخستل نه غوارم، اعلیٰ ترین عهده ما یاده کړه خو بس خواه مخواه دوئ وائی ----

جناب بشیر احمد بلور: "اعلیٰ ترین" خو سپیکر هم دے۔

میاں افتخارحسین: خدائے د نه کړی، سپیکر صاحب ډیر قابل احترام شخصیت دے۔ زه دا وایمه چه دا خبره زه په ریکارډ خکه راوستل غواړم چه یو په کوهاټ کیډټ کالج باندے غیر آئینی کاروئه کیږی، د هغے نه هم ریکارډ خراب شو، دا زمونږه په دے خائے کښې مثالی اداره وه او بل خوا ورسره د بورډ د چیئرمین د دشمنئ په وجه هلکان پرے Suffer شو۔ دلته کښې خو مصیبت دا دے چه د سرې د کرپشن نه، د د ادارو د کرپشن خبره ده۔ نو زه جی خبره په دے ختموم چه دتادیبی کارروائی خبره شوے ده نو فوری طور چه د چا خلاف دا کارروائی کیږی نو هغه د نیغ په بیغه Suspend شی او بیا د هغے نه پس د تادیبی کارروائی اوشی۔ دا څنګه کارروائی روانه ده، انکوائری روانه ده چه چیئرمین هم هغه ناست دے، کنټرولر بورډ هم هغه ناست دے، ټول خلق هم هغه ناست دی او هم د هغوی نه ریکارډ غواړی، دا څنګه ممکنه ده چه دا خبره به ثابته شی؟ فرسټ خبره دا ده چه هغوی د Suspend کړے شی۔ پس د هغے نه په هغے باندے د انکوائری Start شی او زر تر زره، څکه چه دا د قوم د مستقبل مسئله ده په دے باندے او زه د وزیر صاحب نه چه دے وائی چه ټهوس ثبوتونو سره به هر شے میدان ته راوړی، زه هم ترے طمعه لرم، ډیرخوان دے او طمعه مے ده ته ده، زمونږه ملګرے هم دے، چه په دے مسئله کښې پاتے رانشی۔ خدائے د کړی چه د هر چا خوئے وی او د هر چا مسئله وی خو د غریب قوم دا فریاد به سر ته رسوی او خیر دے که د وزارت نه محرومه هم شی نو قوم به ئے یاد ساتی، داسے څه خبره نشته۔ شکریه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جن آنریبل ممبرز نے اس 'Call Attention Notice' پر دستخط کئے ہیں، ان میں سے تو درانی صاحب نے بھی کہا ہے کہ وہ بات نہیں کریں گے۔ سلیم خان ایڈوکیٹ بات کرنا چاہتے ہیں؟ اگر بات کرنا چاہتے ہیں تو کریں ورنہ ہم آنریبل منسٹر سے درخواست کریں گے۔ اورنگزیب خان! آپ کی Call Attention میرے پاس نہیں ہے لیکن آپ بات کر لیں۔

جناب محمد اورنگزیب خان: سر! میں نے نوٹس داخل کیا تھا اور سیکرٹری صاحب سے میں

نے کہا تھا۔ زیادہ بات -----۔(قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اوپر سے نہیں آئے ہیں' یہ نیچے سے آئے ہیں۔

حاجی بہادر خان(دیر): پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ پہ رولز کښې داسے شته دے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: رولز میں نہیں ہے۔

حاجی بہادر خان(دیر): نو بيا ما ته ولے اجازت نه دے ملاو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: تو کیا اب میں واک آؤٹ کر جاؤں؟ (قہقہے)

جناب محمد اورنگزیب خان: زه معافي غواړم۔

جناب فتح محمد خان(وزیر جنگلات): جناب! نن کم از کم اجازت مه ورکوئ۔ تاسو هسے يو او بی بی صاحبے ته مونږ هم سوال کوو جی چه دے خو د مونږ ته صرف "هں" کوی، د ده حکم هم مونږ ته منظور دے۔ که دوئ په رولز کښې څه تبدیلی غواړی، هغه د دوئ مونږه کښینوی او په مونږ باندے د هغه تبدیلی اوکړی خو د رولز نه بهر خبره نه ده پکار جی۔

بیگم نسیم ولی خان: زه ډيره بخښنه غواړم د وزير صاحب نه، ما داسے هيڅ خبره نه ده کړے چه ګڼی د رولز نه تاسو روګردانی اوکړئ۔ ما دا خبره کړے ده چه دوه ممبران يا درے ممبران يو شانتے کال اټينشن نوټس يا دغه ورکړی نو د هغوی مطلب دا وی چه مونږ به پرے خپله خبره کوو۔ يا خو دا دی چه د اسمبلئ سيکرټريټ هغوی ته اووانی چه يو خانے دستخط مه کوئ ځکه چه بيا دا رولز نه دی، تاسو به پرے خبره نه شئ کولے۔ چه کال اټينشن ته نے اولی يا دا ده چه ما خو وختی هم اووئيل چه از راه روايات چه يو سړے د دير سړے دے او يو د مردان سړے دے او يو کال اټينشن پيش کوی او پرے دستخط کوی نو د هغه مطلب دا وی چه زه به پرے خبره کوم۔ نن خو څلور کال اټينشن پيش شوی دی او بيل بيل پيش شوی دی، يو دستخط نه دے نو اورنګزيب خان وانی چه ما خپل بيل ورکړے دے۔ دا کال اټنشن چه دے، په دے باندے د اکرم خان نوم دے او که د هاشم خان نوم دے، دا يو خانے دی، د هغه هغه چه دے، دا يو بيل کال اټينشن پيش شوے دے۔ نو زما خيال دے چه رولز به اجازت ورکوی چه هغه د پرے خبره اوکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اورنگزیب خان صاحب!

جناب محمد اورنگزیب خان: میں شکرگزار ہوں اپنی قائد، محترمہ بیگم نسیم ولی خان صاحبہ کا کہ انہوں نے وضاحت کر دی۔ میں بہادر خان صاحب کے جذبات کا بھی احترام کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کا جو کیس تھا، وہ الگ تھا۔ انہوں نے ایک کال اٹینشن نوٹس پر دستخط کئے تھے (دو آدمیوں نے) اور میں نے اپنا الگ کال اٹینشن نوٹس داخل کیا تھا۔ جناب سپیکر! جو بات میاں افتخار حسین صاحب نے کہہ دی ہے، اس میں مزید اضافے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے پاس بھی وہی ثبوت اور کاغذات ہیں اور میرے پاس بھی وہی ثبوت اور کاغذات ہیں۔ طریقہ کار یا بات کہنے کی جو لہجہ یا طریقہ ہوگا، وہ الگ ہوگا---

جناب ڈپٹی سپیکر: غالب کا انداز بیاں الگ ہے۔

جناب محمد اورنگزیب خان: انداز بیاں الگ ہوگا تو یہ ٹیسٹ کیس ہے وزیر صاحب کیلئے۔ وہ شاید مصروف ہیں، داڑھی والے ممبر صاحب اگر انہیں چھوڑ دیں۔ (قہقہے) وزیر صاحب اگر انہیں چھوڑ دیں تو وہ میری بات سن لیں، ان کے مشورے پر عمل نہ کریں۔ احمد حسن صاحب نے کہا تھا کہ ان کی حکومت کو بھی انہوں نے تباہ کیا اور آپ کو بھی تباہ کر دیں گے۔ (قہقہے) بہرحال یہ مذاق کی حد تک تھی، I am sorry, I am sorry. جناب سپیکر! یہ کرنل عالمزیب صاحب انسپکشن ٹیم کے چیئرمین ہیں، میرا خیال ہے کہ یہ بات شاید اخبار میں آ چکی ہے، بہرحال جب ان کے سامنے وہ پریس کانفرس کر رہے تھے تو اخبار کے حضرات، یہ "نیوز اخبار" میرے پاس ہے، ساتھ ہی یہ "فرنٹیئر پوسٹ" ہے، میرے پاس اس کا تراشہ ہے اور یہ "اوصاف" اخبار کا تراشہ ہے تو انہوں نے جو الفاظ استعمال کئے تو یہ "نیوز اخبار" کا میں پڑھ کر سناتا ہوں، "The Colonel, who went to the extent of using the words like 'dirty' and 'black mailers' for the News Paper and News persons". انہوں نے یہ الفاظ استعمال کئے۔ جب انہیں ثبوت دکھائے گئے، تو میری ریکویسٹ ہے وزیر صاحب سے کہ، اور ایک دوسرا ثبوت جو میرے پاس موجود ہے کہ ایک Candidate جس کا رول نمبر جناب سپیکر صاحب، 124594 ہے، اس کے نمبر جب ریزلٹ ڈیکلیر ہوا، 552 تھے، گریڈ تھا 'B'، اسے جو Detail Marks Certificate دیا گیا، ڈی ایم سی، اس میں 602 نمبر ہیں جناب سپیکر، اور گریڈ اس کو دیا گیا 'A' اور وہ ایک بہت ہی اچھے اور اونچے گھرانے یا کسی آدمی کا بیٹا ہے۔ تو جناب سپیکر میں کیا کہوں؟ مجھے تو کوئی توقع نہیں اس حکومت سے اور میں آج دل کی بات کہنا چاہتا ہوں کہ چار دن یا پانچ دن کے بعد مجھے موقع ملا ہے بات کہنے کا۔

جناب سپیکر! اگر آپ توجہ دیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ صوبے میں عملاً کوئی حکومت نہیں، کوئی وزیر اعلیٰ نہیں کیونکہ جس وزیر اعلیٰ کو ہم نے سپورٹ کیا تھا یا ووٹ دیئے تھے، وہ تو ہم الگ ہوگئے۔ اس کے اپنے پندرہ ممبران نے وزیر اعلیٰ اپنی سپورٹ واپس لے لی ہے۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ اخلاقاً، قانوناً اور آئینی طور پر انہوں مستعفی ہو جانا چاہئے کیونکہ اس صوبے میں کوئی حکومت نہیں ہے جناب سپیکر۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister for Education, please.

میاں گل اسفندیار امیر زیب خان (وزیر تعلیم): جناب سپیکر! آپ کا شکریہ اور بڑی مہربانی۔ اگر میں کال اٹینشن نوٹس کا جواب دے دوں، اولنئ خبره د میاں افتخار صاحب چه ډیر صحیح او ښه ریسرچ نے کړے دے او مونږ سره پبلک اکاونټس کمیټئ کښې پاتے شوی دی، نو ډیر څه نے زده کړی هم دی۔ زما په خیال کښې د دوئ چه کومه خدشه ده، د هغے سره زمونږه بالکل اتفا ق دے۔ دا مونږه ته هم ډیر رپورټس راغلی وو چه دا کوم رزلټس چه دی، DMCs ، اورنگزیب خان، آپ اب سوال کا جواب سنیں۔

جناب محمد اورنگزیب خان: آپ کے وزیر قانون صاحب ہم سے کوئی بات کر رہے ہیں، میں تو خاموش بیٹھا تھا، میں نے انہیں ان کی بات کا جواب دیا ہے۔

وزیر تعلیم: نو دا مونږه ته هم ډیر رپورټونه راغلی دی خکه چه مونږه دا نوی کومه پالیسی اوس جوړوو چه کومه هاشم خان صاحب جوړه کړے وه چه په میرټ باندے به دا بهرتیانے کیږی نو په هغے کښې بیا دا چل اوشو چه مونږه اوس چه مزید دا Fine tuning د هغے پالیسی کوو نو په دے کښې مونږه Initial screening introduce کړے دے او هغه د دے پاره Introduce کړے دے چه جعلی DMCs چه دی، باقاعده په دے بورډونو کښې، پیښور کښې خو به له کم وی خو دا نورو طرفونو ته چه کوم بورډونه دی، په دے کښې له د دے نه هم زیات دی خو د بدقسمتئ سره یا خوش قسمتئ سره دا بورډز چه دی، These are outside the purview and juridiction of an Education Minister, they come directly under the Governor. د هغے چیئرمین بورډ Appoint کول، سیکرټری Appoint کول، کنټرولر Appoint کول، دا هاشم خان صاحب دلته کښې موجود دے، دوئ به مونږه سره ------

Nawabzada Mohsin Ali Khan: I am on a point of order Sir. My point of order is this that the Honourable Minister says

They are out of the 'کہ بورڈ کے چیئرمین اور ان کے جو Appointees ہیں purview of the Honourable Minister. Sir, as Minister of Education whatever the laws would have been framed for the Board, they have been framed by this August Assembly. It is done by an act of this Assembly. If the Honourable Minister is feeling so that he has no power, and hepless and he is also convinced of this matter, then I suggest Mr. Speaker Sir, only saying that I am helpless, let him bring an amendment in the Bill and we will pass it in this Assembly and will withdraw these powers from the Governor and we will make him an important Minister.

Minister for Education: Mr. Speaker! it is so unfortunate that an answar is never let to be completed. My y point here was

په پښتو کښې به بيا خپلے خبرے اوکړم چه دا بورډز چه دی، دا Directly د ګورنر لاندے راځی نو دا چه دے اسمبلئ دا اختيار ورکړے دے نو دا به هغه اسمبلی وه چه په کوم کښې نوبزاده صاحب ممبر وو او ده به دا خپل اختيار ګورنر له ورکړے وی- نو خير په هغے بحث کښې مونږه خان نه دغه کوؤ--

Mr. Deputy Speaker: Just I will correct jee

اسمبلی نے اپنا اختیار نہیں دیا ہے، اسمبلی کا ابھی بھی اختیار ہے۔ وزیر کا اختیار ممکن ہے، دیا ہو۔ اسمبلی کا اختیار ابھی بھی ہے۔ (تالیاں)

وزیر تعلیم: مقصد د خبرے دا دے سپیکرصاحب، ما دا نه وو وئیلی چه اسمبلئ خپل اختيار ورکړو، ما وئيل چه اسمبلئ دا اختيار ورکړو- اسمبلئ سره دا اختيار دے چه هغه کوم اختيار چا له ورکوی، نو که دا د اسمبلئ اختيار دے که هغه د وزير اختيار چا له ورکوی او که د سپيکر اختيار چا له ورکوی او که د چا اختيار چا له ورکوی خو بهرحال اسمبلئ دا اختيار ورکړو نو It is under purview and jurisdiction of the Governor. لکه ټيکسټ بک بورډ

دے نو هغه وخت کښ ما ته اوونیلی شو، زه لازم Briefing له هم To realize
that I have no role in the Taxt Book Board. ټیکسټ بک بورډ هم د
گورنر لاندے راځی، داسے دا دغه هم دے۔ نو ما چه مزید خپله خبره کوله، دا
وه چه دے لږ۔ ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښ Dichotomy ده، And then
examanation, this should be part and parcel of one process. نو
ایجوکیشن د پراونشل گورنمنټ منسټر سره وی او بیا هلته بورډز چه دی،
هغه د چانسلر سره وی، Governor by virtue of being Chancellor of the
University. نو هلته بیا که دا اختیار اسمبلئ ما ته As an Education
Minister راکول غواړی نو زه دا نه وایمه چه اختیار قبولونه به قاصر یمه
خو فی الحال Situation دا دے۔ اوس چه کومے مسئلے میاں صاحب وړاندے
راوستے، هغه ډیرے صحیح او Valid مسئلے دی او ډیر ښه ریسرچ نے پرے
کړے دے او د دے د پاره چه هاؤس څنګه هم فیصله کوی چه په دے کښ
څنګه قسم انکوائری مونږه اوکړو، که بالفرض د ایجوکیشن منسټر د
Purview نه بهر دے او سیکریټری ایجوکیشن سره دا خبره ده نو مونږه دا
هغوی ته وئیلے شو So that the Governor can take it up in terms of an
inquiry او که دا هاؤس څه هم د هغے متعلق فیصله کول غواړی نو زما
ورسره 100 % support دے۔

Nawabzada Mohsin Ali Khan: I am on a point of order, Sir. Janab Speaker Sahib! it is a question what the honourable Minister is saying that if the Assembly was to give me these powers. The quest ionis Janab Speaker Sahib, that as the Bill was presented in this Assembly

اور میرے خیال میں یہ جو بورڈز بنے ہیں اور ٹیکسٹ بک بورڈ کا جو قانون بنا ہے، This is very old law witch was applicable in West Pakistan and these need to be looked into by the Minister. It is not for the Members of the House only to bring amendments, he is the Minister Incharge.

اگر ان کا یہ خیال ہے جناب سپیکر صاحب، کہ He can not function within these

rules and he has been made helpless to function within these rules, then Mr. Speaker Sir, as Minister Incharge of the Department, he is competent to move an amendment in the House which the House would carry. I mean he does not have to ask the House that you move an amendment. He is the Minister, if he feels that he can not function or he can not take action or he has been disable, then it is for him to come forward with the proposal to the House that I would like these amendments to be made in this Act and I am sure, when he moves these amendments, Insha-Allah the House will pass those amendments.

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آنریبل منسٹر! بات یہ ہے کہ اگر یہ مسئلہ سٹینڈنگ کمیٹی فار ایجوکیشن کے پاس چلا جائے' اگر ہاؤس کی مرضی ہو تو ---------

میاں افتخارحسین ۔ ما له جی یو منټ راکړی، بخښنه غواړم وزیر صاحب، په دے کښې یوه خبره ده داسے چه د سائنس رزلټ د آرټس په ګزټ کښې شائع کیږی او د آرټس په سائنس کښې شائع کیږی او هغه غریبانان وړپسے ګرځی او داخله ترے نه تیره شی او په سوونو خلق داسے دی او د دے د پاره سپیشل کمیټی جوړول غواړی چه سپیشل ټاسک ورته حواله شی او فوری طور په دے باندے زر تر زره عمل اوشی۔

وزیر تعلیم ۔ جناب سپیکر صاحب! نوابزاده صاحب ډیره یوه Valid خبره اوکړه چه کوم سره زما اتفاق دے - This is something we shuld have been taken on subsequently. دا توجه که لږ تاسو اوکړئ سپیکرصاحب۔ دا چه کوم خانے پورے د دے هاؤس دا اختیار دے چه دا هاؤس د هغه ایکټ په ذریعه باندے خپل منسټر ته اختیار ورکړے وو نو که بالفرض په دے باندے مونږه خبرے کولے شو، لاء ډیپارټمنټ سره مونږه خبرے کولے شو او انشاء الله که دا هاؤس رضا وی نو دا Bill داسے مونږه راوستے هم شو او کوم خانے پورے چه د دے مسئلے تعلق دے، ما ته هیڅ اعتراض نشته دے چه دا هر یوے کمیټئ له ورکړے شی، که تاسو سپیشل کمیټئ له ورکوئ نو سپیشل

کمیټئ له نے ورکړئ او په هغے کښې به دا د هم Scrutinize کړی چه آیا دا اختیار واپس راوستل پکار دی او که نه جی؟

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! د منسټر صاحب تجویز ډیر ښه دے او بغیر د سپیشل کمیټئ نه د دے مسئلے نل نشته۔ جناب سپیکرصاحب! رښتیا خبره دا ده منسټر صاحب دا غواړی او Competency سره سره په دے خبره کښې مخلص دے چه د دے تدارک اوشی او دا څه قدغن نے او نه لګولو چه دا د ایجوکیشن کمیټی اوکړی که بل اوکړی، بل اوکړی، که بل اوکړی خو د دے مسئلے د حل راوځی او دا نے ورسره ډیره ښه خبره اوکړه چه ورسره د دے دا سوچ هم اوکړی چه په هغے اختیاراتو واپس کولو کښې چه که چرے مسنټر د دے اختیاراتو حامل شی چه هغه د مسئلے حل راوستے شی۔ زما په خپل خیال د دے نه نوره Generousity د هغه نه شی کیدے، دا آخیرنے حد دے۔ زما به دا درخواست وی جناب سپیکر، چه ما د دے حده پورے اوریدلی دی چه کله ګورنر صاحب په اول خل باندے، هغه پخپله هم کوشش کوو چه د کمپیوټر په ذریعه سټاف اولګوی نو هغه کمپیوټر داسے Feed شوے وو چه ګورنر صاحب بټن دباؤ کړه نو هغه Dis honest خلق په اولنئ صفحه باندے راغلل۔ جناب سپیکر، داسے صورتحال یو جوړ شوے دے، د معاشرے صورتحال دا دے نو زما به دا درخواست وی چه د سپیشل کمیټئ په ذریعه د په دے کښې تحقیقات اوشی، سره د دے اختیاراتو د ایګزامینیشن چه هغه اختیارات چه کوم ضروری دی د ایجوکیشن منسټر د پاره څکه جناب سپیکر، Minister Education is responsible to answer to this augest House, ګورنر خو Responsible نه دے۔ نو مونږ نے بیا سبا راتینګولے شو او مونږ ترے تپوس کولے شو او د داسے منسټر په موجودګئ کښې We will be in a better position جناب سپیکر، چه مونږ د مسئلے حل راوباسو خو د دے نه د هغوی نور ډیر ښه تجویز نه شی کیدے جناب سپیکر۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زما خیال به دا وی چه هاؤس نه تپوس اوکړئ او دا سپیشل کمیټی جوړه شی نو دا به لږ زر تر زره کار هم اوکړی او دا ډیره اهمه مسئله ده چه د ډی۔ایم۔سی هغه کاغذونه چه اوپن ملاو دی،

دے ډی۔ایم۔سی باندے خو داخلے هم کیږی او Appointment هم کیږی نو په دے دا وایو چه دا بیګم نسیم ولی‌خان د چیئرمین شپ لاندے یو کمیټی پکار ده چه اوشی او په هغے کښې د احمد حسن خان غوندے څه چه پوهه خلق وی، شامل کړی چه دے باندے غور اوکړی او Mover هم پکښې راوغواړی۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر صاحب! که دا سپیشل کمیټۍ ته حواله شی نو Then the recommendations of the Special Committee are vetted by the Law Department and brought in the House in the shape of an Act

Mr. Ahmed Hassan Khan: A person from the Law Department as legal adviser or legal expert is alway over there. هغه څه ضرورت شته دے نه هغه خو Time and againe چه کله Meeting کیږی، هغه پکښې ناست وی. He is sitting there.

Minister for education: I did not, my wording were that if is vetted by the Law Department.

جناب علی افضل خان جدون (وزیر قانون)، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ پھر جناب گستاخی ہوگی اگر کوئی عرض کروں گا اور دوست تو پھر آنکھیں نکال کر دیکھنا شروع کر دیتے ہیں مگر چونکہ ہم نے بھی اپنا Defence کرنا ہے اور یہ اگر اس نظام کو چلانا چاہتے ہیں اور مجھے بھئی، تھوڑا سا افسوس ہوتا ہے جناب والا، تو پھر ہم رولز کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ Janab, this was a call attention notice. Call Attention Notice does not require a discussion. اور اگر یہی انداز ہو تو It could be converted, another motion be moved for adjournment of the proceeding of the House to discuss that problem.

جناب فرید خان طوفان، پوائنټ آف آرډر۔ جناب سپیکر صاحب! ستاسو په وساطت سره، زمونږ علی افضل جدون صاحب چه کوم دے، زمونږه ډیر محترم دے، دے زمونږ نه زیات په دے صوبے خوږیږی۔ په دے صوبے کښې چه تعلیمی حالات که خرابیږی، د خلقو معیار خرابیږی نو دا صوبه تباه کیږی۔ نو دا ډیر سپیشل کیس دے۔ په دے کښې مونږ هغه نه توقع کوو چه

دے مسئله ته به دا شانتے گوری لکه څنګه دا ټول هاؤس چه ورته گوری۔ د دوئ د وزارت خبره نه ده، بالکل مونږه د دے ډیر احترام کوو او زمونږ یقین هم دا دے چه دوئ به هم پاڅی او دغه څیز به مونږ سره حل کوی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آنریبل منسٹر فار لاء اینڈ پارلیمنٹری آفیئرز، میری ایک عرض سنیں۔ جہاں تک کال اٹینشن نوٹس کا تعلق ہے، تو وہ پیش ہوا ہے اور اس پر آنریبل منسٹر فار ایجوکیشن نے ان تمام حقائق کا ساتھ دیا ہے کہ یہ واقعی ایک بڑا ایک اہم مسئلہ ہے۔ اب اس پر انہوں نے اپنی کچھ مجبوریاں بتائی ہیں۔ اس وقت جو Debate ہو رہی ہے، کال اٹینشن پر تو Debate ہوگئی ہے کیونکہ انہوں نے پھر اپنی کچھ مشکلات بتائی ہیں کہ میرے پاس جو اختیارات ہیں، وہ بعض اداروں پر ڈائریکٹ اطلاق پذیر نہیں ہوتے تو اب اس وقت اس نکتے پر بحث ہو رہی ہے اور ایوان یہ کوشش کر رہا ہے کہ اس مسئلے کا اور ان تحقیقات کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے؟ ایک تو سیدھا سادہ طریقہ یہ تھا کہ ہاؤس سے ہم پوچھ لیتے اور سٹینڈنگ کمیٹی فار ایجوکیشن کو ریفر کیا جائے لیکن اس میں چونکہ کچھ قانونی مشکلات بھی ہیں، کچھ اس کا دائرہ کار مختلف ہے، تو ہاؤس کی شاید تجویز یہ لگتی ہے کہ سپیشل کمیٹی بنائی جائے۔ تو یہ جو Debate ہو رہی ہے، وہ کال اٹینشن پر بحث کے نتیجے میں اس کمیٹی کی تشکیل اور وزیر تعلیم کی مشکلات کو حل کرنے کیلئے ہو رہی ہے۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! آپ ذرا پہلے مجھے سن لیں تو پھر ------

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، پلیز۔

وزیر قانون، آپ نے اپنی Judgement پہلے دے دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں، میں نے کوئی رولنگ نہیں دی ہے۔ میں نے تو صرف صورتحال کو واضح کیا ہے۔

وزیر قانون، پھر میرے کہنے کا فائدہ کچھ بھی نہیں ہے۔ نہیں جی، میری آپ سے گزارش ہے کہ پہلے آپ بات کو سنیں اور پھر اس کے بعد آپ کی جو رائے آئے گی، وہ قابل احترام ہوگی کیونکہ پھر ہم بولنے کے قابل نہیں رہتے، جبکہ ہم آپ کو Contradict بھی نہیں کرنا چاہتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، خدا آپ کو ہمیشہ بولنے کے قابل رکھے۔

وزیر قانون، اسلئے اصول کی بات یہ ہے کہ آپ کے منصب کا لحاظ کرتے ہوئے ہم آپ

کی تردید بھی نہیں کرنا چاہتے۔ نہ آپ ہمیں جینے دیتے ہیں، نہ مرنے دیتے ہیں تو کم از کم کچھ بات تو ہمیں کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ارشاد۔

وزیر قانون، اس میں یہ ہے کہ فاضل ممبر نے جو بات کی ہے کہ یہ ہمارے بچوں کا معاملہ ہے، صوبے کے بچوں کے مستقبل کا معاملہ ہے، ان کی اس بات سے مجھے اتفاق ہے۔ صرف میری گزارش یہ تھی کہ وہ Grievances, حالانکہ انہوں نے بڑے موثر طریقے سے اپنا کیس Represent کیا ہے اور بہت اچھے طریقے سے کیا ہے اور باقی اراکین نے بھی اچھی بات کی مگر اب کچھ ہماری اپنی بھی تھوڑی سی ذمہ داری ہے جس کو Regularize کرنا ہے، ہم بھی اپنے آگے جواب دہ ہیں کہ ہم نے کس چیز کو کس طرح اور کس حد تک تسلیم کیا ہے۔ اگر ایجوکیشن منسٹر صاحب نے تعاون کا اظہار کیا ہے، جب وہ کہتے ہیں کہ جناب، فلاں کمیٹی بن جائے تو اس پر بھی اتفاق نہیں ہوتا حالانکہ یہ Out of the way بھی چلے گئے، Accommodate بھی کیا، تو میں آپ سے اس بات پر بھی اتفاق کرتا ہوں اور احمد حسن صاحب نے بڑی درست بات کی ہے اور فرید طوفان صاحب نے خصوصاً بڑا اچھا Point raise کیا ہے کہ آپ سپیشل کمیٹی آف دی ہاؤس بنائیں جس میں لاء کے بھی آدمی ہوں گے، ایجوکیشن کے بھی ہوں گے، Subordinate judiciary legislation کے بھی ہوں گے تاکہ اس مسئلے کو ایک کمیٹی بیٹھ کر حل کرے۔ تو یہ ٹھیک ہے، We concede مگر سر، گزارش یہ ہے کہ جیسے میں نے کہا کہ کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جیسے میرے ایک اور بھائی نے یہ ذکر کر دیا کہ بات کال اٹینشن کی تھی، وہاں سے چلتے چلتے یہ کہہ لیجئے کہ مسلم لیگ کے آدمی آپ سے الگ ہوگئے ہیں، وہ الگ ہوگئے ہیں، لہذا وزیر اعلیٰ صاحب کو استعفیٰ دے دینا چاہیئے حالانکہ کال اٹینشن کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ انہوں نے اپنی پارٹی وفاداری کا ٹھیک اظہار کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں مگر تھوڑی سی کوئی Relevancy to the subject ہوتی تو پھر خصوصاً ایسے لوگوں کا جن کا ہمارے دل میں بڑا احترام ہوتا ہے ان سے، کیونکہ پھر اگلا سوال یہ ہو سکتا ہے جناب، کہ اے این پی پارٹی کے الگ ہونے کے بعد تو وزیر اعلیٰ نے اعتماد کا ووٹ لیا ہے تو باقی لوگوں نے کیوں نہیں دیا؟ پہلے اپنے گھر کو بھی سیدھا کریں، شیشے کے گھر میں رہ کر دوسروں پر پتھر پھینکنے سے تھوڑا سا اجتناب کریں۔ شکریہ۔

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! دغه عرض زما د منسټ صاحب نه هم وو
چه شیشے کے گھر میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر نہ پھینکیں۔ چه څومره منسټر
صاحب پرون د کنکریوں کی بجائے جتنے بڑے بڑے پتھر ہم پر مارے ہیں، وہ آپ
کے علم میں ہے۔ (قہقہے) -------------

جناب احمد حسن خان: نہیں، انشاء اللّٰه یہ گستاخی ہم کبھی بھی نہیں کریں گے۔
جناب د منسټر صاحب په زړه کښې هم دا هسے خدشه ده، زمونږ د پاره قابل
احترام دے او مونږه د لاء منسټر نه دا توقع لرو چه هغه د حکومت د نمائندګئ
سره سره زمونږه رهنمائی به هم کوی۔ هغه په قانون باندے پوهه سړے دے،
دا بیله خبره ده چه د هغه پرونے تقریر زمونږه د توقعاتو په پیمانه برابر نه
وو۔ خبره هم دغه ده جناب سپیکر، بنیادی خبره د دے نه شروع شوه۔ د دے
هاؤس روایات دا دی چه کله کال اټینشن نوټس راغے هم پکښې هیڅ چا هم
خبره نه کوله خو جناب ایجوکیشن منسټر صاحب په خپلے بے بسئ او د
مسئلے د اصلاح خبره راوسته، دغلته خبره بیا داسے راغله چه بله څه خبره
کیدے نه شوه جناب سپیکر، چه مونږه دا تجویز وړاندے کړے وے چه د دے
د پاره د یوه سپیشل کمیټی جوړه شی او زما عرض دا دے چه که هر قسم
کمیټی وی، که هغه د دے هاؤس د معمول کمیټی وی او که سپیشل کمیټی
وی، په هغے کښې د لاء ډیپارټمنټ Representative یا Expert ناسته ضروری
ده بلکه زه لاء منسټر ته دا درخواست کوم چه د دے سپیشل کمیټئ په میټنګ
کښې د ایډوکیټ جنرل هم راوغواړی او هغه د پکښې کښینئ، دے هم
Punctual شخصیت دے، دوئ د پکښې پخپله هم کښینی، مونږه د دے مسئلے
حل راوستل غواړو، مونږه په دوئ باندے سترګے راوستل نه غواړو،
مونږه خپلے سترګے ښکته کول غواړو خو د قام سترګے اوچتول غواړو۔
جناب سپیکر! زمونږه هغه ته دا درخواست دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں اس پر کافی بحث ہو چکی ہے۔ میں رول 194 کے
تحت، چونکہ یہ رول اجازت دیتا ہے، سپشل کمیٹی Form کی جا سکتی ہے، رول سپشل
کمیٹی کے متعلق یہ ہے کہ "The Assembly may, by motion appoint a
Special Committee which shall have such composition and the

functions as may be specified in the motion" تو میرے خیال میں بہتر ہے کہ میں ہاؤس سے پوچھ لوں۔ میں ہاؤس سے پوچھ لیتا ہوں اور یہ زیادہ اچھا رہے گا۔ Is it the desire of the House that a Special Committee should be formed under the Chair-personship of Begum Nasim Wali Khan on the Call Attention Notice, jointly moved by Mian Iftikhar Hussain, Salim Khan Advocate, Akram Khan Durrani and on another Call Attention Notice, moved by Mr. Aurangzab Khan Advocate should be referred to the Special Committee?

(The motion was carried.)

وزیر قانون: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! تھوڑی سی With amendment کہ Members of the Committee should not be un-even, we should not be --------- تو

Mr. Deputy Speaker: No, no --------------

وزیر قانون: تو بیگم صاحبہ کی موجودگی میں انشاء اللہ انصاف کی پوری توقع ہے But Members should be such so that the Treasury Benches also feel party to the Committee.

ارباب سیف الرحمان: جناب سپیکر! 'Terms of reference' ھم ورکڑئ، ظاھرول پکار دی چه What are the terms of reference?

جناب احمد حسن خان: مونږه به د يو موشن په ذريعه باندے تاسو له اختيار درکړو چه د اپوزيشن او د دوئ په مشوره باندے د ممبرانو انتخاب اوکړئ او د 'Terms of reference' اعلان اوکړئ، بس صفا خبره ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے میرا یہ خیال تھا کہ اس کمیٹی میں، اب آپ جیسے مناسب سمجھیں کہ ایک تو بی بی اس کی چیئرپرسن ہوں گی کیونکہ Already ایجوکیشن سے ان کا تعلق ہے، سنڈیکیٹ کی ممبر ہیں، دوسرا اس کا ایک ممبر Treasury Bench کی جانب سے وزیر تعلیم کو ہونا چاہئے، اپوزیشن کی جانب سے احمد حسن صاحب اس کے ایک ممبر ہونے چاہئیں، پھر Treasury bench سے ایک دوسرے وزیر صاحب بھی، لاءمنسٹر صاحب میرے خیال میں Interested نہیں ہیں، ہدایت اللہ خان آفریدی ان کے ہیں اور

ہماری جانب سے پھر محسن علی خان صاحب ہوں، Movers تو میرے خیال میں سب موجود ہوں گے، جتنے بھی Movers ہیں، وہ اس کمیٹی میں ہوں گے۔ باقی اس کمیٹی کو ہم نے دونوں کال اٹینشن ریفر کر دیئے ہیں۔ اب اس کی روشنی میں، میں سمجھتا ہوں کہ کمیٹی کو اتنا بااختیار ہونا چاہئے کہ اس مسئلے کو وہ Probe کرے اور جس کو بھی طلب کرنا چاہے، وہ طلب کرے اور اس کی Investigation کے نتیجے میں وہ جو بھی Recommendations کرنا چاہے تاکہ یہ معاملات آئندہ نہ ہوں اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں Improvement ہو۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ میں ان کے Terms of reference اور کیا دوں؟

وزیر تعلیم۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کی اجازت سے اگر ٹرمز آف ریفرنس میں یہ Specifically آ جائے کہ Dichotomy کو دیکھنے کیلئے اور وجوہات کے نتائج پر غور کرنے کیلئے --------------

جناب ڈپٹی سپیکر۔ ٹھیک ہے، اس ٹرمز آف ریفرنس میں ہم یہ بھی شامل کر دیتے ہیں اور اس کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا جائے گا۔ ہاؤس نے تو اجازت دی ہے اور دوسرا یہ کہ کمیٹی کی تشکیل بھی ہو گئی ہے اور ہاؤس نے اجازت بھی دی ہے۔

Nawabzada Mohsin Ali Khan: Mr. Speaker! that Committee should propose the amendments required within that Act to give these powers to the Minister for -----------

جناب ڈپٹی سپیکر۔ تو پھر یہ ہے کہ The Law Minister should also be included. ان کو اس کمیٹی میں Include کرنا چاہئے۔

جناب بشیر احمد بلور۔ جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ جو کمیٹی بھی ہوتی ہے، اس میں لاء ڈیپارٹمنٹ کا Representative ضرور ہوتا ہے، یہ قانون ہے، یہ ہمارے رولز ہیں۔

Nawabzada Mohsin Ali Khan: Mr. Speaker! I don't agree if you should give the Law Minister the option whether he wants to be a member or not of the Committee, I think, in such a Committee where amendments in the law would be required, the Law Minister must be a Member.

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میرے خیال میں آپ میری رہنمائی کریں گے کہ اگر لاء میں کوئی

Amendment ہو تو پھر اس کمیٹی کی رپورٹ اسمبلی میں آنے سے پہلے لاء ریفارمز کمیٹی کو بھیجی جائے گی۔ وہ وہاں Discuss کرے گی ان تمام Amendments کو اور اس کے بعد پھر وہ رپورٹ آئے گی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ میں نے بڑی اوپن اس کی ٹرمز آف ریفرنس کی ہیں اور اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ کچھ رولز میں بھی ترمیم کرنی ہے، قوانین میں بھی ترمیم کرنی ہے تو پھر آپ اسے لاء ریفارمز کمیٹی کو بھی ریفر کر دیں۔

Nawabzada Mohsin Ali Khan: Janab Speaker! the point is, Janab Speaker, the --------------

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں ایک عرض کروں گا کہ اگر اس کو آپ دو حصوں میں تقسیم کر دیں اور ایک حصہ میں نقل اور ڈی ایم سی پر بات کریں اور اس کے بعد دوسرا حصہ یہ ہو کہ اس میں Legally کونسی Amendments کرنی چاہئیں؛ تو میرے خیال میں زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس کی دو رپورٹیں بن سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ آپ Recommendations لاء ریفارمز کمیٹی کو کر دیں گے اور دوسری رپورٹ ہاؤس میں آجائے گی۔

جناب بشیر احمد بلور: دوسری ہاؤس میں آجائے گی اور لاء ریفارمز کمیٹی جب وہ رپورٹ تیار کرکے بھیجے گی تو پھر اس پر ہاؤس میں بات کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

آوازیں: ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے جو کچھ عرض کیا ہے اس کمیٹی کے حوالے سے، وہ ہاؤس کو منظور ہے۔

(تحریک منظور ہوگئی۔)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ Call Attention Notices کو تمام ٹرمز آف ریفرنس کے ساتھ ریفر کر دی گئی ہے۔ Thank you very much. The sitting is adjourned till 9.30 a.m on Tuesday, the 29th September, 1998.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 29 ستمبر 1998 تک کیلئے ملتوی ہو گیا۔)